والدین کو
ستانے والوں کا انجام
نبی کریم ﷺ نے فرمایا
ماں باپ کے ستانے کے علاوہ تمام گناہ ایسے ہیں جن میں سے اللہ تعالیٰ جس کو چاہتے ہیں معاف فرما دیتے ہیں، اور ماں باپ کو ستانے کا گناہ ایسا ہے کہ اس گناہ کے کرنے والے کو اللہ تعالیٰ موت سے پہلے دنیا (والی زندگی ہی) میں سزا دے دیتے ہیں۔

Aawami News
Urdu Daily Ranchi-Kolkata-Patna
Website : www.live7tv.com
Group Editor : *Aziz Burney*
अवामी न्यूज़
روزنامہ
عوامی نیوز
کوئی بھی مشورہ یا شکایت کیلئے رابطہ کریں
directoraawaminews@gmail.com
بے باک صحافت کا علمبردار
₹5/- only
کوئی بھی خبر، تصویر، اطلاع، اعلان ہمیں اس واٹس ایپ نمبر پر ارسال کریں
9102122786
شادی، سالگرہ اور بچوں کی سالگرہ کی تصویر ہمیں Email کریں

Titas FOOTWEAR

Pages-08 ● 205 :شمارہ ● 13 :جلد ● KOLKATA ● Saturday, 1st August 2026 ● RNI No. WBURD/2014/56804 ● E-mail- News: aawaminewskolkata@gmail.com, Advt : kolkataadvt@gmail.com, Ph. 033-46034477 / 40651166, Fax : 033-4062-8332 ● بمطابق ۱۷ رصفر المظفر ۱۴۴۸ھ ● سنیچر، یکم راگست ۲۰۲۶ء ● کلکتہ

چین کے صدر جن پنگ ہندستان آئیں گے
'برکس' اجلاس میں مودی سے بغل گیر ہوں گے

نئی دہلی، 31رجولائی: برکس سمیلن میں شرکت کرنے کے لئے چین کے صدر شی جن پنگ ہندستان آسکتے ہیں۔ آئندہ ستمبر میں یہ اجلاس دہلی میں ہوگا۔ ابھی اہم خبروں میں اس کے چرچے ہو رہے ہیں۔ وزیراعظم مودی کی دعوت پر چین کے صدر یہاں آئیں گے۔ آخری بار 2029 میں وہ یہاں آئے تھے۔ اس کے مطابق گولدان کے بعد یہ ان کا ہندستان سفر پہلا مانا جاتا ہے۔ 13 ستمبر کو نئی دہلی میں بھارت کی قیادت میں ''برکس'' اجتماعی ملکوں کی اعلیٰ کانفرنس ہوگی۔ پچھلی بار مودی نے چین کے صدر کو اس اجلاس میں شرکت کرنے کی دعوت دی تھی۔ 25واں ایس سی او اجلاس سے وقت نکال کر دونوں آپسی مشورے میں بیٹھے تھے۔ اسی آپسی مشاورت کے بعد میں دونوں ملکوں کے درمیان بھائی چارگی بھی بڑھا۔ اس کے بعد ہی وزیر خارجہ کی طرف سے ایک پریس کانفرنس میں اس کی توجیحات بھی کر دی گئی۔ یہ کہا گیا کہ مودی حکومت نے اس بڑے اجلاس 'برکس' میں چین کے صدر شی جن پنگ کو بھی شریک ہونے کی دعوت دی ہے۔ مودی کی دعوت پر چین کے صدر نے بھی اپنی طرف سے اس دعوت کا خیر مقدم کیا ہے، اتنا ہی نہیں 'برکس' اجلاس میں شامل ہونے کے لئے روس کے صدر پوتن بھی مندوبین میں شامل ہوں گے۔

کرناٹک کے کانگریسی وزیر اعلیٰ شیوکمار ہیں دولت میں اول
شوبھندو ادھیکاری دولت کے معاملے میں بالکل پست

کرناٹک، 31رجولائی: ملک کے وزیر اعلیٰ کے دھن دولت کا جب اعلان ہوا تو فوجداری معاملے میں ملوث اور تعلیمی استعداد کو لے کر ایک ایسی بات سامنے آئی جو حیرت و استعجاب سے بھی بڑھ کر تھی۔ یہ معلومات اے ڈی آر غیر جانب دار محاسبہ ادارہ ایسوسی ایشن فار ڈیموکریٹک ریفارمس اور نیشنل الیکشن واچ نے بہم پہنچائی۔ اس رپورٹ کے ذریعہ ملک کے سارے وزیر اعلیٰ کی انہوں نے دھن دولت، ان پر فوج داری معاملات کے علاوہ اور بھی کئی حیرت انگیز معلومات سامنے آئیں۔ رپورٹ میں واضح طور پر جو سامنے آیا اس کے مطابق اس وقت ہندستان کے سب سے زیادہ امیر و کبیر وزیر اعلیٰ ڈی کے شیوکمار ہیں ان کے اعلان شدہ کل ملکیت کا تخمینہ 1,413.8 کروڑ کے قریب ہے۔ وہ خود بھی ایک نامی گرامی کاروباری ہیں۔ لمبے عرصے سے کانگریس پارٹی سے جڑے ہوئے ہیں۔ عوامی رابطے میں بھی انہوں نے کانگریس کی طرف سے نمایاں کام انجام دیا ہے۔ ابھی وہ کرناٹک کے وزیر اعلیٰ ہیں۔ دوسرے نمبر پر دھن دولت کی کثرت وزیر اعلیٰ این چندرا بابو نائیڈو کا نام چمک رہا ہے۔ چندرا بابو نائیڈو سیاست کے ساتھ ایک اول درجے کے کاروباری بھی ہیں۔ کئی کاروباران کے نام سے چل رہے ہیں۔ کئی بار وہ آندھرا پردیش کے وزیر اعلیٰ بھی ہوئے ہیں۔ ابھی وہ این ڈی اے کے چمکدار چہرے ہیں۔ تیسرے نمبر پر جوزف تھل پتی وجے، ابھی وہ تامل ناڈو کے وزیر اعلیٰ ہیں۔ پردۂ سیمیں پر بھی ان کا نام روشن ہے۔ ان کی کئی فلمیں تو بلاک ووسٹر بھی ثابت ہوئی ہیں۔ انہوں نے جو حلف نامہ داخل کیا ہے اس کے مطابق ان کے دھن و دولت کا تخمینہ 648 کروڑ کے آس پاس ہے۔ سیاست میں آنے کے بعد انہوں نے فلمی دنیا کو خیر باد کہہ دیا ہے۔ (باقی صفحہ 5 پر)

این سی پی آئی پارلیمنٹ کے کرنٹ میں تیر رہی ہے! مودی کے دربار میں 'دلنگر کی تلاش'

نئی دہلی 31 جولائی: ایک کہاوت ہے، 'پنڈلی کو دیکھنا'۔ یہ جاتا ہے اور آتا ہے۔ اب ترنمول سے جلاوطن این سی پی آئی ممبران اسمبلی اس مسئلہ میں پھنس گئے ہیں۔ وہ نہ تو ترنمول کے طور پر پارلیمانی حلقہ میں کام کرنے کے قابل ہیں اور نہ ہی وہ این ڈی اے کے ساتھی کے طور پر نئی شناخت کے طور پر ابھرنے کے قابل ہیں۔ کیونکہ لوک سبھا اسپیکر نے ابھی تک این سی پی آئی ممبران پارلیمنٹ کے بارے میں کوئی (باقی صفحہ 5 پر)

صرف میں ہی نہیں ایک اور منتری بھی نشانے پر
جیش کی سازش پر شوبھندو کا انکشاف

کولکاتا، 31رجولائی: بردوان سے جیش محمدی کا ایک دہشت گرد حیم منڈل گرفتار ہوا۔ اس سنگین معاملے کو وزیر اعلیٰ نے ذرا تفصیل سے بتایا۔ انہوں نے کہا کہ صرف میں ہی نہیں ہوں، جیش کے اسکین میں اور بھی کئی ہیں۔ ان میں سے امیش راؤ بھی ہیں۔ قومیاتی تحفظ سے متعلق روک پر وہ زیادہ بول نہیں پائے۔ جمعرات کو بردوان کے رینازنس رہائش سے حیم منڈل کو گرفتار کیا گیا جیش محمدی کا ایک (باقی صفحہ 5 پر)

پاکستان: کوئلہ کان میں زوردار دھماکہ
40 مزدوروں کی موت، 10 افراد اب بھی ملبہ میں پھنسے

کراچی، 31رجولائی: پاکستان کے صوبہ بلوچستان واقع ایک کوئلے کی کان میں جمعرات کو ہونے والے زوردار دھماکہ میں کم از کم 40 مزدور ہلاک ہو گئے، جبکہ 10 دیگر مزدور ملبے میں اب بھی پھنسے ہوئے ہیں۔ قبل میں 18 مزدوروں کی ہلاکت سے متعلق خبر جاری کی گئی تھی، لیکن جمعہ کے روز حکام نے تازہ جانکاری میں بتایا کہ ہلاکتوں کی تعداد بڑھ کر 40 ہو چکی ہے۔ حکام کے مطابق پھنسے ہوئے مزدوروں کی حالت تشویش ناک ہونے کا خدشہ ہے اور انہیں نکالنے کے لیے امدادی کارروائی جاری ہے۔ سرکاری کان انسپکٹر غنی بلوچ نے بتایا کہ بلوچستان کی راجدھانی کوئٹہ کے مضافاتی علاقے میں واقع کان میں میتھین گیس جمع ہونے کی وجہ سے یہ دھماکہ ہوا۔ حکام اور صوبائی ڈیزاسٹر مینجمنٹ ایجنسی نے ایک بیان میں کہا کہ اس جان لیوا دھماکہ کے چند گھنٹوں بعد 7 مزدوروں کی لاشیں برآمد کی گئیں اور بعد میں امدادی کارکنوں کو مزید 11 لاشیں ملیں۔ ریسکیو مہم آگے بڑھنے کے بعد ہلاکتوں کی یہ تعداد 18، اور پھر 40 تک (باقی صفحہ 5 پر)

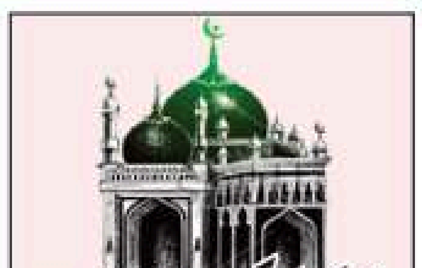

حَیَّ عَلَی الصَّلٰوۃ
الصَّلٰوۃُ خَیْرٌ مِّنَ النَّوْمِ
(اول وقت)
برائے کولکاتا و مضافات
01 / اگست 2026

فجر	3 بج کر 40 منٹ
طلوع آفتاب	5 بج کر 07 منٹ
ظہر	11 بج کر 42 منٹ
عصر	4 بج کر 19 منٹ
مغرب	6 بج کر 23 منٹ
عشاء	7 بج کر 38 منٹ

مندرجہ ذیل شہروں میں اضافہ کریں:
بردوان 2 منٹ ، رانی گنج 5 منٹ، آسنسول 5 منٹ ، دھنباد 8 منٹ، پرولیا 8 منٹ ۔

242 گاڑیاں، کھاتوں میں 93 کروڑ روپے ممتا کی حمایت کے بغیر ناممکن شبھیندو نے ’ٹولو‘ کے خلاف سخت کارروائی کا وعدہ کیا

کولکاتا: 31 جولائی (عوامی نیوز سروس) اتنی بڑی دولت جمع کرنا راتوں رات ممکن نہیں۔ پردے کے پیچھے سابق وزیراعلیٰ ممتا بنرجی بھی شامل تھیں۔ شبھیندو ادھیکاری نے یہ ریمارکس بیر بھوم کے ’اسٹون بیرن‘ ٹولو کی بدعنوانی کو بے نقاب کرتے ہوئے کہے۔ جمعہ کو ایک پریس کانفرنس کے دوران انہوں نے تولو سے اب تک ضبط کیے گئے اثاثوں کی تفصیل بتائی اور اس بدعنوانی میں ملوث ہر ایک کے خلاف سخت کارروائی کا انتباہ دیا۔

ٹولو منڈل کے بہت بڑے اثاثوں کی تفصیلات بتاتے ہوئے، شبھیندو نے کہا، ”ہم نے ٹولو منڈل کے مختلف کھاتوں میں 93 کروڑ روپے منجمد کر دیے ہیں۔ اس کے علاوہ، ہم نے 268 گرام سونا، 400 گرام چاندی، اور 63 گرام کے ساتھ 53 لاکھ نقد رقم ضبط کر لی ہے۔ ہم نے 83 ٹرک اور ڈمپر اور کل 242 گاڑیاں بھی ضبط کیں جن میں BMW اور Audis بھی شامل ہیں۔“ شبھیندو نے مزید کہا، ”کل 21 جائیدادوں کی نشاندہی کی گئی ہے، جن میں سات گھر، ایک فارم ہاؤس، دو پیٹرول پمپ، ایک پارکنگ کی سہولت، اور دو اسٹون کرشر شامل ہیں۔ مجموعی طور پر 300 بیگھہ جائیداد کو ضبط کیا جا رہا ہے۔“

شبھیندو نے واضح انتباہ دیا کہ بدعنوانی کے ماسٹر مائنڈز کو بخشا نہیں جائے گا۔ انہوں نے کہا، ”میں اصل مجرموں کا سراغ لگانے کے لئے جو کچھ کرنا پڑے گا وہ کروں گا۔ ممتا بنرجی کی حکومت کے تعاون کے بغیر اتنی بڑی بدعنوانی نہیں ہو سکتی تھی۔ یہ بدعنوانی ایک طویل عرصے سے چل رہی ہے، اور بہت سے لوگ اس میں ملوث ہیں، یہ ایک دن کا معاملہ نہیں ہے۔ میری ریاست میں جو کچھ ہوتا ہے اس کے لئے میں ذمہ دار نہیں ہوں، لیکن اس کے بعد جو کارروائی کی گئی وہ معاملہ ہے، جس میں وہ دولت کی لوٹ مار کا معاملہ ہے۔“

کیا یہ سب کچھ اوپر کے حکم کے بغیر نہیں ہوتا، اس میں ملوث پولیس یا ڈسٹرکٹ مجسٹریٹ کے خلاف کارروائی کی جائے گی۔ دریں اثنا، ٹولو مفرور ہے۔ وزیراعلیٰ کا کہنا ہے کہ ٹولو بیرون ملک فرار ہو گیا اور 4 مئی کے بعد روپوش ہو گیا۔ ریاستی پولیس کی تعریف کرتے ہوئے، شبھیندو نے اس اعتماد کا اظہار کیا کہ تفتیش کار ٹولو کا سراغ لگا لیں گے۔

زندگی کاغذی کارروائی سے زیادہ قیمتی ہے: ہائی کورٹ نے غیر رشتہ دار کی طرف سے گردے عطیہ کرنے پر ایک تاریخی فیصلہ جاری کیا

کولکاتا: 31 جولائی (عوامی نیوز سروس) کیا خون ہی سب کچھ ہے؟ بعض اوقات، ایک غیر رشتہ دار ناقابل یقین حد تک قریب ہو سکتا ہے۔ خاص طور پر جب اس عمل میں زندگی بچانے جیسی عظیم چیز شامل ہو۔ اس کو ذہن میں رکھتے ہوئے، کلکتہ ہائی کورٹ نے گردے کے عطیہ سے متعلق ایک تاریخی ہدایت جاری کی۔

درخواست گزار سنیتا کھارا تھیں۔ اس کے شوہر، چنٹو، گردے کی مکمل خرابی کا شکار تھے، جس کی وجہ سے ٹرانسپلانٹ ہی واحد آپشن رہ گیا تھا۔ اس کی بیماری کی خبر سن کر، روپا ساہا، جو اس خاندان کے سابق ڈرائیور کی بیوی تھی، مدد کے لیے آگے بڑھی۔ اس نے مجسٹریٹ کو بیمار چنٹو کو اپنا ایک گردہ عطیہ کرنے کی اپنی رضاکارانہ خواہش سے آگاہ کیا۔ تاہم، ’آتھورائزیشن کمیٹی‘ نے اعتراض اٹھایا، یہ نوٹ کرتے ہوئے کہ عطیہ دینے والے اور وصول کنندہ کا آپس میں کوئی تعلق نہیں تھا اور ان کے جاننے والے کے کوئی دستاویزی ثبوت نہیں تھے۔ نتیجتاً، چندہ کی منظوری روک دی گئی، جس سے چنٹو کی بیوی کو ہائی کورٹ سے رجوع کرنا پڑا۔ وکیل اریترا ابا سو اور میتری رائے نے عدالت میں ان کی نمائندگی کی۔

کیس کی سماعت جسٹس کرشنا راؤ کی عدالت میں ہوئی۔ جمعرات کو، روپا کی اپنی گردہ عطیہ کرنے کی خواہش ظاہر کرنے والی ایک ویڈیو ریکارڈنگ عدالت میں پیش کی گئی۔ روپا نے کہا کہ وہ پریمانند مہاراج کی تعلیمات سے متاثر ہیں اور انسانی جان بچانے کو مذہبی اور انسانی فریضہ کے طور پر دیکھتے ہیں۔ معاملے کا جائزہ لینے کے بعد، عدالت نے مشاہدہ کیا کہ روپا اور بیمار چنٹو کے خاندان 15-2014 سے ایک دوسرے کو جانتے تھے۔ اس وقت، روپا کا شوہر چنٹو کے ڈرائیور کے طور پر کام کرتا تھا، اور چنٹو اور اس کی بیوی نے روپا کے گھر کی گھریلو گرمائش کی تقریب میں بھی شرکت کی تھی۔ اس طرح، ان کا بحران کے وقت ایک دوسرے کے ساتھ کھڑا ہونا بالکل فطری ہے۔ گردے کا عطیہ صرف اس لیے غیر قانونی نہیں ہے کہ فریقین قریبی رشتہ دار نہیں ہیں۔ تمام رشتوں کو دستاویزات کے ذریعے ثابت نہیں کیا جا سکتا۔ عدالت نے زور دے کر کہا کہ ’آتھورائزیشن کمیٹی‘ کا کردار اس بات کی تحقیقات کرنا ہے کہ آیا گردے کے تبادلے میں کوئی مالی لین دین شامل ہے اور اس بات کی تصدیق کرنا کہ عطیہ واقعی رضاکارانہ ہے۔ تاہم، رشتے کے حوالے سے دستاویزی ثبوت کی کمی کو زندگی بچانے کی راہ میں رکاوٹ بننے کی اجازت نہیں دی جا سکتی۔ جسٹس راؤ نے کمیٹی کو ہدایت دی ہے کہ وہ اگلے ہفتے کے اندر اس معاملے پر نیا فیصلہ کرے۔ کلکتہ ہائی کورٹ کے حکم سے مریض کے اہل خانہ کو کچھ راحت محسوس ہو رہی ہے۔

لال بازار لاک اپ میں جدید سی سی ٹی وی نگرانی کا نظام نصب، ہر سرگرمی پر 24 گھنٹے نظر رکھی جائے گی

کولکاتا: 31 جولائی (عوامی نیوز سروس) کولکاتا پولیس نے اپنے مرکزی ہیڈکوارٹر لال بازار کے مرکزی لاک اپ میں نگرانی کے نظام کو مزید مؤثر اور شفاف بنانے کیلئے جدید سی سی ٹی وی کیمرے نصب کر دیے ہیں۔ اس اقدام کا مقصد زیرِ حراست افراد کی حفاظت کو یقینی بنانا لاک اپ کے اندر ہونے والی تمام سرگرمیوں کی مسلسل نگرانی کرنا اور پولیس کی جوابدہی میں اضافہ کرنا ہے۔

پولیس کے اعلیٰ افسران کے مطابق نئے کیمرے لاک اپ کے مختلف حصوں میں نصب کیے گئے ہیں اور یہ چوبیس گھنٹے بلا تعطل ریکارڈنگ کریں گے۔ اس سے لاک اپ کے اندر ہونے والی ہر اہم سرگرمی محفوظ رہے گی، جسے ضرورت پڑنے پر متعلقہ افسران دیکھ سکیں گے۔

افسران کا کہنا ہے کہ اگر دورانِ حراست کسی قیدی کی جانب سے شکایت سامنے آتی ہے کسی ناخوشگوار واقعے کی اطلاع ملتی ہے یا کسی پولیس اہلکار کے طرزِ عمل پر سوال اٹھایا جاتا ہے تو سی سی ٹی وی فوٹیج کی مدد سے حقائق کا غیر جانبدارانہ جائزہ لیا جا سکے گا۔ اس سے نہ صرف زیرِ حراست افراد کے حقوق کے تحفظ میں مدد ملے گی بلکہ فرض شناس پولیس اہلکار بھی بے بنیاد الزامات سے محفوظ رہ سکیں گے۔

کولکاتا پولیس کے مطابق ریکارڈ شدہ فوٹیج کو ضرورت پڑنے پر محکمانہ تحقیقات تفتیشی عمل اور عدالتی کارروائی میں ثبوت کے طور پر بھی استعمال کیا جا سکے گا۔ اس اقدام سے حراستی مراکز میں شفافیت احتساب اور انسانی حقوق کے تقاضوں پر مزید مؤثر انداز میں عمل درآمد ممکن ہوگا۔ پولیس ذرائع کے مطابق یہ منصوبہ لال بازار ہیڈکوارٹر میں جدید ٹیکنالوجی کے استعمال کو فروغ دینے کی وسیع حکمتِ عملی کا حصہ ہے۔ اس سے قبل بھی کولکاتا پولیس مختلف شعبوں میں نگرانی اور سکیورٹی کو بہتر بنانے کے لیے جدید ڈیجیٹل نظام متعارف کرا چکی ہے۔ نئی سی سی ٹی وی تنصیب کو بھی اسی سلسلے کی ایک اہم کڑی قرار دیا جا رہا ہے۔

”صرف انڈے ہی نہیں، مچھلی بھی بعد میں فراہم کی جائے گی“ مڈ ڈے میل پر نشیت کا اہم بیان

شمالی بنگال: 31 جولائی (عوامی نیوز سروس) یہ صرف انڈے نہیں ہے۔ مستقبل قریب میں مڈ ڈے میل میں مچھلی کو بھی شامل کیا جائے گا۔ شمالی بنگال کی ترقی کے ریاستی وزیر نسیت پرمانک نے یہ اہم پیغام دیا۔ کل سے شروع ہو رہے ہیں۔ ہفتہ، اگست کے پہلے دن ISKCON کولکاتا کے اسکولوں کو دوپہر کا کھانا فراہم کرے گا۔ ابتدائی طور پر یہ معلوم ہوا تھا کہ طلبہ کو سبزی خور کھانا پیش کیا جائے گا۔ بعد میں، ریاستی حکومت نے ایک بڑا اعلان کیا کہ طلباء کو الگ سے انڈے بھی فراہم کیے جائیں گے۔ یہ اعلان کیا گیا تھا کہ یہ انڈے طلباء کو سیلف ہیلپ گروپس (SHGs) کے ذریعے فراہم کیے جائیں گے۔ اس اعلان کے بعد نسیت پرمانک کے بیان کو باخبر مبصرین نے انتہائی اہم سمجھا ہے۔

وزیر نے کوچ بہار میں شمالی بنگال ترقیاتی محکمہ کے دفتر میں صحافیوں سے ملاقات کی۔ طلباء کے مڈ ڈے میل میں انڈوں کی فراہمی کے بارے میں پوچھے جانے پر، نسیت نے کہا، ”طلبہ کے دوپہر کے کھانے میں انڈے فراہم کیے جائیں گے۔ وزیر اعلی شبھیندو ادھیکاری نے ایک بہترین اعلان کیا ہے۔ بائیں بازو کے اور نام نہاد ’سیکولر‘ ناقدین جو یہ دعوی کر رہے تھے کہ طلباء پروٹین اور غذائیت کی کمی کا شکار ہوں گے، اب انڈوں کی قدرتی کمی کیوں ہے؟ بعد میں بھی فراہم کیا جائے گا۔“ انہوں نے مزید کہا، ”ریاستی حکومت جہاں ضروری ہو وہاں غذائیت سے بھرپور خوراک شامل کرنے پر غور کرے گی۔“

تاہم وزیر نے یہ نہیں بتایا کہ یہ مچھلی کب فراہم کی جائے گی یا طلباء کو کون پکائے گا۔ ریاست میں حکومت کی تبدیلی اور بی جے پی کے اقتدار میں آنے کے بعد، ترنمول دور کی کئی پالیسیوں میں تبدیلی کی گئی۔ حکومت نے اعلان کیا کہ ISKCON اب سے اسکولی طلباء کو دوپہر کا کھانا فراہم کرے گا۔ چونکہ ISKCON سبزی خور کھانا پیش کرتا ہے، اس لیے سوال پیدا ہوا: کیا اب طلباء کو انڈے نہیں پیش کیے جائیں گے؟ ابتدائی دوپہر کے کھانے کے مینو میں صرف سبزی خور کھانا بتایا گیا ہے۔ بعد میں حکومت نے اعلان کیا کہ انڈے بھی فراہم کیے جائیں گے۔

چند روز قبل ایک پریس کانفرنس میں اعلان کیا گیا تھا کہ طلباء کے لیے مڈ ڈے میل میں انڈوں کی فراہمی بند نہیں کی جائے گی۔ جیسا کہ اس نے کہا، ”اسکون اسکولوں میں صحت بخش، پروٹین سے بھرپور کھانا پیش کرے گا۔ مزید برآں، ہم سیلف ہیلپ گروپس (SHGs) کے ذریعے الگ سے پروٹین سے بھرپور انڈے فراہم کرنے کا انتظام کر رہے ہیں، اس بات کو یقینی بناتے ہوئے کہ طلباء کو مکمل، پروٹین سے بھرپور خوراک ملے۔“

پوربی ریلوے

کھلا ٹنڈر نوٹس نمبر: ایم سی-60-آئی ایم ایس-پی کے آر-2026 بتاریخ: 29.07.2026ء

ای-ٹنڈرس مطلوب ہے بذریعہ سینئر ڈویژنل میکانیکل انجینئر (کو-آرڈی) پوربی ریلوے، ہوڑہ، ڈی آر ایم بلڈنگ نزد: ریلوے اسٹیشن، ہوڑہ-711101 سے مندرجہ ذیل کام کے لئے، **کام کا نام:** اتحادی مینجمنٹ نظام طرز کی بنیاد پر آئی ایس او 9001:2025، آئی ایس او 14001:2025، آئی ایس او 45001:2018، آئی ایس او 50001:2018 اور 5 ایس قرارداد پاکوڑ ڈپو کے ماتحت ہوڑہ ڈویژن، پوربی ریلوے کے 3 برسوں کے لئے، **ٹنڈر کی لاگت:** 1,13,724.28 روپے، **زر بیعانہ برائے ادائیگی:** 2,300/- روپے، **ٹھیکہ کی مدت:** 36 مہینے، کام آغاز کی تاریخ سے۔ **آن لائن ٹنڈر جمع کرنے کے لئے تفصیلات ویب سائٹ پر: www.ireps.gov.in**۔ **بڈ بند ہونے کی تاریخ و وقت:** 20.08.2026 کو 14.00 بجے تک

(HWH-246/2026-27)

ٹنڈر نوٹس دستیاب ہیں ویب سائٹ پر بھی:
www.er.indianrailways.gov.in/www.ireps.gov.in

Follow us at : @EasternRailway @easternrailwayheadquarter

ایک ماہ کے بچے کو مبینہ طور پر زہر دینے کی کوشش کرنے والی خاتون گرفتار

کھڑگپور: 31 جولائی (عوامی نیوز سروس) ضلع مغربی میدنی پور کے نارائن گڑھ تھانہ علاقے میں مبینہ طور پر ایک ماہ کے بچے کو زہر دے کر قتل کرنے کی کوشش کے الزام میں ایک خاتون کو گرفتار کیا گیا ہے۔ عدالت کی ہدایت کے بعد گرفتاری عمل میں لائی گئی، اور ملزم کو بعد میں مناسب عدالت میں پیش کیا گیا۔ پولس ذرائع کے مطابق، اس واقعہ کی شکایت چند ماہ قبل نارائن گڑھ پولیس اسٹیشن میں درج کی گئی تھی۔ شکایت کنندہ نے الزام لگایا کہ ملزم خاتون نے اپنی انگلی میں زہریلی چیز لگا کر اپنے رشتہ دار کے ایک ماہ کے بچے کو پلائی جس سے بچے کی طبیعت اچانک بگڑ گئی تاہم بروقت طبی امداد ملنے پر بچہ بچ گیا اور اب اس کی حالت مستحکم بتائی جاتی ہے۔ واقعے کے بعد معاملہ عدالت میں چلا گیا۔ سماعت کے دوران عدالت نے پولیس کو ضروری قانونی کارروائی شروع کرنے کی ہدایت کی۔ عدالت کے حکم کی تعمیل کرتے ہوئے نارائن گڑھ پولیس نے ملزم خاتون کو گرفتار کر کے عدالت میں پیش کیا، پولیس نے کہا کہ تفتیش ابھی جاری ہے۔ کیس کے تمام پہلوؤں کا بغور جائزہ لیا جا رہا ہے، تحقیقات کے نتائج اور جمع ہونے والے شواہد کی بنیاد پر مزید قانونی کارروائی کی جائے گی۔

اس واقعہ سے علاقے میں خوف و ہراس پھیل گیا ہے، مکینوں نے مبینہ طور پر شیر خوار بچے کی جان لینے کی کوشش پر تشویش کا اظہار کیا ہے۔

شمس الزماں انصاری مشن کا NEET کے لیے انٹرنس ٹسٹ کا پہلا مرحلہ مکمل

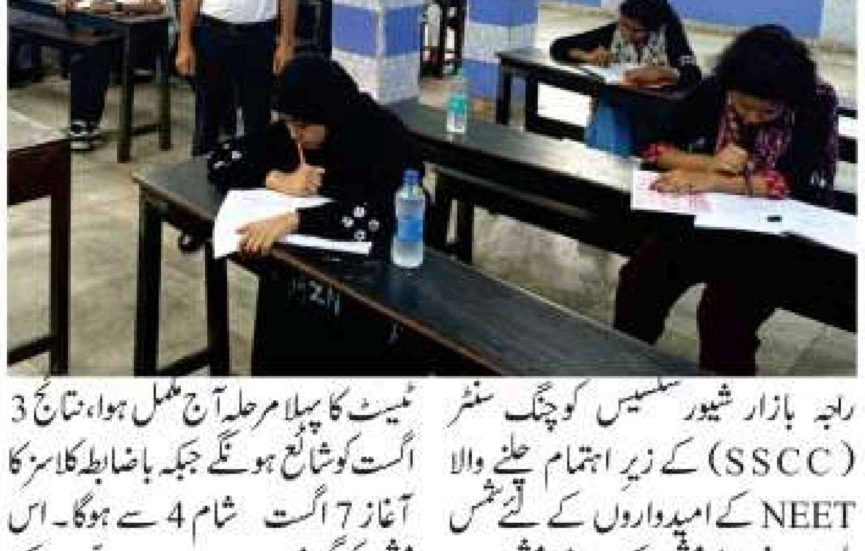

راجہ بازار شیور سکسیس کوچنگ سنٹر (SSCC) کے زیر اہتمام چلنے والا NEET کے امیدواروں کے لئے شمس الزماں انصاری مشن ایک جامع مشن ہے جسکے تحت منتخب امیدواروں کو سال بھر NEET کی مفت تعلیم و تربیت دی جاتی ہے۔ شہر کے قابل اور ماہر اساتذہ کرام کی خدمات حاصل ہیں جنمیں ڈاکٹر عبد المنان خان، ڈاکٹر امریندر کمار، ڈاکٹر محمد ثاقب اور ڈاکٹر شبیر علی کے نام شامل ہیں۔ سیشن 2026-27 کا انٹرنس ٹیسٹ کا پہلا مرحلہ آج مکمل ہوا، نتائج 3 اگست کو شائع ہونگے جبکہ باضابطہ کلاسز کا آغاز 7 اگست شام 4 سے ہوگا۔ اس مشن کو گزشتہ 2016 سے ملت کے محسن، سابق MMIC شمس الزماں انصاری بخوبی چلا رہے ہیں۔ اگر اہلِ ثروت اس کار خیر میں اپنا تعاون پیش کرینگے تو یقیناً کایا پلٹ ہو سکتی ہے۔ امتحان مرکز کے نگراں کے طور پر ڈاکٹر محمد ثاقب، سکریٹری اور ڈاکٹر محمد نفیس شریک تھے۔ (محمد انتخاب عالم: صدر)

’سیباشرے‘ کیمپ میں جنین کی جنس کے تعین کیلئے USG مشین کا استعمال، نوداکھلی کلینک کا لائسنس منسوخ

جنوبی 24 پرگنہ: 31 جولائی (عوامی نیوز سروس) ضابطوں کی خلاف ورزی کی گئی۔ ایک USG مشین کو نرسنگ ہوم سے ’سیباشرے‘ کیمپ میں لے جایا گیا، جہاں اسے مبینہ طور پر جنین کی جنس کا تعین کرنے کے لیے استعمال کیا گیا۔ اس الزام کی بنیاد پر ضلع صحت انتظامیہ نے جنوبی 24 پرگنہ کے نوداکھلی میں ’جبن آروگیہ الٹراسونوگرافی اینڈ جینیٹک کلینک‘ کا لائسنس منسوخ کر دیا ہے۔

ڈائمنڈ ہاربر سے ترنمول کے ایم پی ابھیشیک بنرجی نے پچھلی ترنمول حکومت کے دور میں مفت طبی خدمات فراہم کرنے کے لیے ’سیباشرے‘ کیمپس قائم کیے تھے۔ حکومت کی تبدیلی کے بعد ان کیمپوں پر بے شمار الزامات سامنے آئے۔ ’سیباشرے‘ سہولت قائم کرنے کے لیے ایک ریزورٹ پر قبضے کے حوالے سے الزامات سامنے آئے۔ مزید برآں، دھماکہ خیز الزامات - طبی غفلت اور مسخ کرنے سے لے کر جنین کی جنس کے تعین تک - سامنے آنے لگے۔ اس کے بعد ابھیشیک بنرجی کے خلاف بشنو پور سمیت کئی تھانوں میں شکایتیں درج کرائی گئیں۔ شبھیند وادھیکاری نے بھی قانون ساز اسمبلی میں ’سیباشرے‘ کے بارے میں بیانات دیے ہیں، اور دعویٰ کیا ہے کہ ’سیباشرے‘ کے نام پر ہونے والی اموات کے لیے ابھیشیک ذمہ دار ہیں۔ رپورٹس بتاتی ہیں کہ اس سلسلے میں ان کے خلاف سخت کارروائی کی جا سکتی ہے۔

اس کے درمیان، جنوبی 24 پرگنہ کے چیف میڈیکل آفیسر آف ہیلتھ (سی ایم او ایچ) کی قیادت میں ایک ٹیم نے حال ہی میں نوداکھلی کے زندگی آروگیہ اسپتال کا دورہ کیا۔ انہوں نے الٹراسونوگرافی مشین کی دستاویزات دیکھنے کی درخواست کی لیکن حکام کاغذات پیش کرنے میں ناکام رہے۔ نرسنگ ہوم کی انتظامیہ نے بتایا کہ مشین کو پولیس نے قبضے میں لے لیا ہے اور فی الحال اسے ڈائمنڈ ہاربر پولیس اسٹیشن کے *ملخانہ* (شواہد کے ذخیرہ کرنے والے کمرے) میں رکھا گیا ہے۔ الزام یہ ہے کہ اس مخصوص مشین کا استعمال ’سیباشرے‘ کیمپ میں کیا گیا تھا۔ نتیجتاً، ضلعی صحت انتظامیہ نے کلینک کا لائسنس منسوخ کر دیا اور حکام کو حکم دیا کہ وہ اسے ڈسٹرکٹ ہیلتھ آفیسر کے حوالے کر دیں۔ نرسنگ ہوم میں کسی بھی قسم کے میڈیکل ٹیسٹ یا معائنے پر پابندی لگاتے ہوئے ہدایات جاری کی گئی ہیں جب تک کہ تفتیش مکمل نہیں ہو جاتی۔

نیشنل فیڈریشن آف GIO (NFGIO) نے ملک گیر آگاہی مہم کا آغاز کیا: ”خواتین کو اپنانے کی طرف“

کولکاتا: 31 جولائی (ساجد پرویز) جماعت اسلامی ہند مغربی بنگال کے لڑکیوں کے ونگ یعنی گرلس اسلامک ارگنائزیشن کی جانب سے یکم اگست سے 31 اگست تک ایک مہم کا آغاز کیا جا رہا ہے جس کا عنوان خواتین کو اپنانے کی طرف ہے۔ اس مہم کی جانکاری کے سلسلے میں آج گرلس اسلامک ارگنائزیشن کے ریاستی دفتر کمیدان بگان میں ایک پریس کانفرنس کا اہتمام کیا گیا جس میں ڈاکٹر صبا تاج، منظورہ خاتون، نعیمہ خاتون، مبشرہ معروف، مجیبدن شیخ وغیرہ موجود تھیں۔

بین الاقوامی تنظیموں کے حالیہ مشاہدات سے پتہ چلتا ہے کہ سوشل میڈیا پر خوبصورتی کے غیر حقیقی معیارات، منفی صنفی دقیانوسی تصورات، اور دوسروں سے خود کا موازنہ کرنے کا رجحان نوعمر لڑکیوں اور نوجوان خواتین کی خود اعتمادی، ذہنی تندرستی، تعلیم اور مستقبل کے کیریئر کے انتخاب کو بری طرح متاثر کر سکتا ہے۔

اس مہم کا مقصد تقسیم پیدا کرنا نہیں ہے۔ بلکہ یہ خواتین کے فطری وقار، شناخت، عزت نفس، ذہنی تندرستی، تعلیم، مہارت، خاندان، پیشہ ورانہ زندگی اور سماجی ذمہ داری پر مثبت اور تعمیری بات چیت کو فروغ دینے کی کوشش کرتا ہے۔ ہمارا ماننا ہے کہ عورت جتنے بھی کردار ادا کرتی ہے۔ ایک طالب علم، بیٹی، بہن، پیشہ ور، کاروباری، گھریلو ساز، بیوی، ماں، یا سماجی کارکن کے طور پر۔ اس کا وقار، صلاحیت، اور مثبت شراکتیں یکساں طور پر قابل قدر ہیں۔

”نسائیت کو اپنانا“ ایک طرز زندگی تجویز کرنے کی پہل نہیں ہے۔ اس کے بجائے، یہ ایک سماجی بیداری کا اقدام ہے جو خواتین کے خود اعتمادی، زندگی کے بارے میں ایک متوازن نقطہ نظر، ذہنی تندرستی، اقدار، خاندانی بندھن، سماجی شرکت، اور مثبت قیادت کی حوصلہ افزائی کرتا ہے۔

مہم کے ایک حصے کے طور پر ملک گیر سمپوزیم، سیمینارز، ورکشاپس، پینل ڈسکشنز، اسٹڈی سرکلز، پروفیشنل میٹنگز، کارنر میٹنگز، ریڈنگ سرکلز اور مختلف بیداری پروگرامز کا انعقاد کیا جائے گا۔ ان اقدامات کے ذریعے اسکول، کالج اور یونیورسٹی کی طالبات، کام کرنے والی خواتین کے درمیان بامعنی مکالمے، باہمی سیکھنے اور مثبت سماجی روابط کو فروغ دینا ہے۔ اس بات کا اظہار خیال گرلس اسلامک ارگنائزر اور جماعت اسلامی ہند شعبہ خواتین کی ذمہ داران نے ایک پریس کانفرنس میں اس بات کا اظہار خیال کیں۔

سونا اور چاندی کی قیمت میں آج پھر ہوئی گراوٹ، خریداروں کے لیے بہترین موقع

سونا اور چاندی کی قیمتوں میں گراوٹ کا سلسلہ ایک بار پھر شروع ہو گیا ہے۔ جمعرات کو پھسلنے کے بعد ہفتے کے آخری کاروباری دن جمعہ کو بھی ملٹی کموڈیٹی ایکسچینج یعنی ایم سی ایکس پر سونے اور چاندی کی قیمتیں ٹوٹ گئی ہیں۔ چاندی کی قیمت میں تو اچانک بڑی گراوٹ آئی ہے اور اب یہ اپنی بلند ترین سطح سے مزید سستی ہو گئی ہے۔ دوسری جانب سونے کی فیوچر قیمت بھی مارکیٹ کھلتے ہی گر گئی ہے۔ ایم سی ایکس پر ایک کلو چاندی کی قیمت گزشتہ بند قیمت کے مقابلے میں ایک ہی جھٹکے میں 1,429 روپے فی کلوگرام کم ہو گئی۔ جمعرات کو فیوچر ٹریڈنگ ختم ہونے پر 4 ستمبر کی ایکسپائری والی ایک کلو چاندی کی قیمت 2,19,967 روپے پر بند ہوئی تھی اور جمعہ کو مارکیٹ کھلتے ہی یہ 2,18,538 روپے فی کلوگرام پر آ گئی۔ جمعہ کو چاندی کی قیمت میں ابتدائی گراوٹ کے بعد ایک کلو چاندی کی قیمت 29 جنوری کی اپنی بلند ترین سطح یعنی 4,20,048 روپے کے مقابلے میں اب 2,01,510 روپے تک سستی مل رہی ہے۔ وہیں یکم جولائی سے لے کر مہینے کے آخری دن تک چاندی کی قیمتوں میں گراوٹ پر نظر ڈالیں تو یہ قیمتی شئے 11,846 روپے فی کلوگرام تک پھسل چکی ہے۔ جولائی ماہ کی پہلی تاریخ کو چاندی کی قیمت 2,30,384 روپے تھی۔ دوسری طرف ایم سی ایکس میں سونے کی قیمت پر نظر ڈالیں تو جمعہ کو مارکیٹ کھلتے ہی اس قیمتی زرد شئے کی قیمت بھی چاندی کے ساتھ قدم سے قدم ملاتے ہوئے پھسل گئی۔ فیوچر ٹریڈنگ میں 5 اگست کی ایکسپائری والا 10 گرام 24 قیراط سونا جمعرات کو 1,43,232 روپے پر بند ہوا تھا اور مارکیٹ کھلتے ہی آج 1,42,253 روپے پر آ گیا۔ یعنی سونا 979 روپے فی 10 گرام سستا ہو گیا۔ سونے کی قیمت میں بھی فیوچر ٹریڈنگ کے دوران اپنی بلند ترین سطح سے تیزی سے گراوٹ دیکھی گئی ہے۔ چاندی کی طرح ایم سی ایکس گولڈ ریٹ بھی 29 جنوری کو پہلی بار 2 لاکھ روپے کی تاریخی سطح کو پار کر گیا تھا، لیکن اس کے بعد سونے کی قیمت بھی مسلسل گرتی چلی گئی۔ موجودہ قیمت کا موازنہ کریں تو سونا اپنی بلند ترین سطح سے تقریباً 60,000 روپے فی 10 گرام سستا مل رہا ہے۔

ای ایم یو ٹرینیں سیالدہ اور گھٹیاری شریف کے درمیان

زبردست بھیڑ سے نمٹنے کے لئے برائے تہوار ”عرس“ برائے حضرت پیر سید مبارک علی غازی“ جو کہ منعقد ہوگا بروز 03/04.08.2026 کو نزد گھٹیاری شریف اسٹیشن میں، ایک جوڑی اضافی ای ایم یو اسپیشل ٹرینیں چلیں گی حسب فی اوقات جس کی نشاندہی حسب ذیل میں کردی گئی ہے:

ڈاؤن ای ایم یو اسپیشل: تاریخ	آمد	روانگی	اسٹیشن	اپ ای ایم یو اسپیشل: آمد	روانگی	تاریخ
03.08.26	-	23.40	سیالدہ ↓	04.55	-	04.08.26
	23.50	23.51	بالی گنج	04.41	04.42	
04.08.26	00.09	00.10	سونارپور	04.20	04.21	
	00.35	-	گھٹیاری شریف ↑	-	03.56	

مذکورہ ای ایم یو اسپیشل ٹرینیں رکیں گی تمام اسٹیشنوں میں اسی روٹ میں دونوں سمتوں سے

ڈویژنل ریلوے منیجر، سیالدہ

پوربی ریلوے

Follow us at: @EasternRailway @easternrailwayheadquarter

خواتین پولس کی نئی وردی میں دیوی درگا کا فوٹو اور ترشول کا لوگو

کولکاتا، 31 رجولائی: (عوامی نیوز سروس) کولکاتا پولس نے خواتین کی حفاظت کو مزید مضبوط بنانے کے لیے ایک اہم قدم اٹھایا ہے۔ خواتین کی اسکواڈ گشتی ٹیم درگا تحفظ اسکواڈ کے لیے ایک نیا یونیفارم ڈیزائن کیا گیا ہے جو سیکورٹی کے ساتھ ساتھ ہندستانی ثقافت اور طاقت کی علامتوں کو بھی ظاہر کرے گا۔ نئی یونیفارم پر رنگ، ڈیزائن اور علامات کو خواتین میں اعتماد اور مجرموں میں قانون کا خوف پیدا کرنے کے لیے ڈیزائن کیا گیا ہے۔ پولس کا کہنا ہے کہ اس تبدیلی کا مقصد صرف یونیفارم کو تبدیل کرنا نہیں ہے بلکہ خواتین کے تئیں حساسیت اور تحفظ کا مضبوط پیغام بھی دینا ہے۔ کولکاتا پولس ہیڈکوارٹر حکام کے مطابق درگا تحفظ اسکواڈ کے لیے نیا یونیفارم گلابی اور نارنجی کے امتزاج میں بنایا جائے گا۔ یونیفارم کا اگلا اور پچھلا حصہ گلابی جبکہ بارڈرز، کالر اور بٹن نارنگی رنگ کے ہوں گے۔ خاص طور پر یونیفارم کے اگلے اور پچھلے حصے میں دیوی درگا کا چہرہ اور اس کی تین آنکھوں سے نکلنے والا ترشول ہوگا۔ اس کے علاوہ، اسکواڈ کے ارکان کو کولکاتا پولس کے لوگو والے نئے گلابی ہیلمٹ دیے جائیں گے۔ یہ وہی تمام خواتین اسکواڈ گشتی ٹیم ہیں جسے پہلے نربھیا کہا جاتا تھا۔ اب اس کا نام بدل کر درگا تحفظ دستہ رکھ دیا گیا ہے۔ پہلے اس کے ارکان پولس کی معیاری قمیض اور پینٹ تھی لیکن اب انہیں یونیفارم کے اوپر خصوصی واسکٹ یا تہبند پہننا ہوگا۔ اس واسکٹ میں بیرونی اور اندرونی دونوں جیبیں ہوں گی جس سے ڈیوٹی کے دوران ضروری اشیاء کو ذخیرہ کرنا آسان ہو جائے گا۔ حکام کا کہنا ہے کہ یونیفارم کے رنگ بھی خاص اہمیت رکھتے ہیں۔ گلابی ہمدردی اور حساسیت کی علامت ہے، جبکہ نارنگی امن، ہمت اور مثبت توانائی کا اظہار کرتا ہے۔ پولس کا خیال ہے کہ یہ رنگ یہ پیغام دیں گے کہ اسکواڈ کے ارکان مصیبت میں گھری خواتین کی مدد کے لیے ہمہ وقت تیار ہیں اور خواتین کے خلاف جرائم پر سخت کارروائی کریں گے۔ فی الحال 110 نئی یونیفارم کے لیے آرڈر دیا گیا ہے، جس کی لاگت تقریباً 2.75 لاکھ روپے ہے۔ دریں اثنا 80 نئے ہیلمٹ کی قیمت تقریباً 1.08 لاکھ روپے ہوگی۔ تمام ہیلمٹ گلابی ہوں گے اوران پر کولکاتا پولس کا سرکاری نشان ہوگا۔

ودیاساگر پل 2 اگست کو 8 گھنٹے کیلئے پھر بند

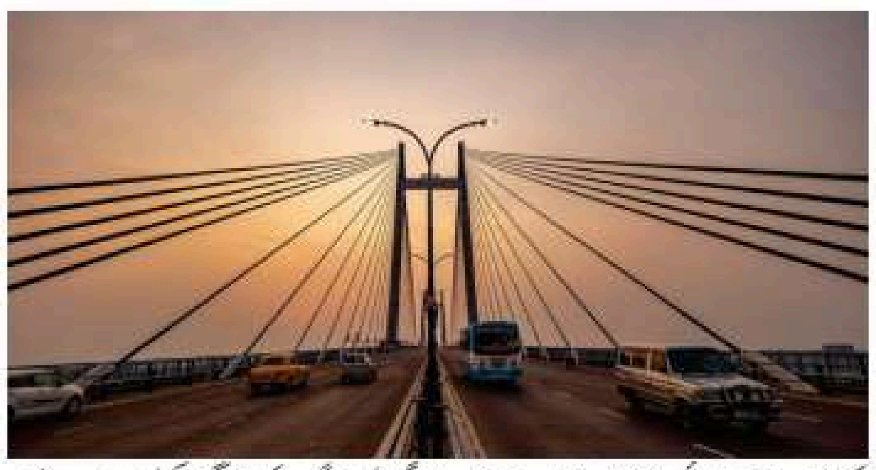

کولکاتا، 31 رجولائی: (عوامی نیوز سروس) ودیا ساگر پل 2 اگست کو 8 گھنٹے کیلئے بند رہے گا۔ کولکاتا پولس نے ایک سرکاری نوٹیفکیشن جاری کیا ہے جس میں کہا گیا ہے کہ ودیا ساگر سیتو (دوسرا ہگلی پل) پر 2 اگست 2026 (اتوار) کو صبح 6 بجے سے دوپہر 2 بجے تک ہر قسم کی گاڑیوں کی نقل و حرکت پر مکمل پابندی ہوگی۔ یہ فیصلہ پل کی مرمت اور بحالی کے کام کی محفوظ تکمیل کو یقینی بنانے کے لیے کیا گیا ہے۔ نوٹیفکیشن کے مطابق ہگلی ریور برج کمشنر پل کی مرمت اور بحالی کا کام کریں گے، جس میں اسٹے کیبلز، ہولڈنگ ڈاؤن کیبلز اور بیرنگ کی تبدیلی شامل ہے۔ اس وجہ سے کسی بھی گاڑی کو پل پر اس دوران چلنے کی اجازت نہیں ہوگی۔ کولکاتا پولس نے مطلع کیا ہے کہ ودیا ساگر برج کی طرف آنے والی گاڑیوں کو مختلف مقامات سے موڑ دیا جائے گا۔ اے جے سی بوس روڈ، کے پی سے آنے والی گاڑیاں روڈ، خضر پور اور دیگر راستوں کو ہوڑہ برج، اسٹرینڈ روڈ، سینٹ جارج گیٹ روڈ، ریڈ روڈ اور دیگر متبادل راستوں کی طرف موڑ دیا جائے گا۔ ضرورت پڑنے پر دوسری بڑی سڑکوں پر بھی ٹریفک ڈائیورشن نافذ کیا جائے گا۔ کولکاتا پولس نے لوگوں سے اپیل کی ہے کہ وہ 2 اگست کو سفر کرنے سے پہلے ٹریفک انتظامات کے بارے میں معلومات حاصل کریں اور متبادل راستوں کا استعمال کریں، تاکہ غیر ضروری جام اور تکلیف سے بچا جاسکے۔

پیپر لیک کیس کی سماعت کی برق رفتاری کیلئے فاسٹ ٹریک کورٹ کا قیام: ہائی کورٹ

کولکاتا، 31 رجولائی: (عوامی نیوز سروس) کلکتہ ہائی کورٹ میں ایک خصوصی فاسٹ ٹریک عدالت قائم کی گئی ہے تاکہ پبلک امتحانات میں پیپر لیک ہونے اور دیگر بے ضابطگیوں سے متعلق معاملات کی سماعت میں تیزی لائی جاسکے۔ یہ اقدام عوامی امتحانات (غیر منصفانہ ذرائع کی روک تھام) ایکٹ میں کی جانے والی ترامیم کے مطابق ہے، جس کا مقصد پیپر لیک جیسے معاملات کو بروقت نمٹانے کو یقینی بنانا ہے۔ نئے نظام کے تحت پیپر لیک ہونے اور امتحانات میں منظم دھوکہ دہی کے مقدمات کی ترجیحی بنیادوں پر سماعت کی جائے گی۔ ایک مقررہ مدت کے اندر تحقیقات مکمل کرنے اور اپیلوں کو جلد نمٹانے کے لیے بھی انتظامات کیے گئے ہیں۔

حکومت کا خیال ہے کہ پیپر لیک کو اب دھوکہ دہی کے ایک سادہ کیس کے طور پر نہیں بلکہ ایک منظم جرم کے طور پر دیکھا جانا چاہیے۔ واضح ہو کہ نیٹ 2024 امتحان میں پیپر لیک معاملے کی سماعت کے دوران سپریم کورٹ نے تسلیم کیا کہ سوالیہ پرچہ لیک ہوا تھا اور اس سے کچھ امیدواروں کو فائدہ ہوا تھا۔ تاہم عدالت نے ملک بھر میں دوبارہ امتحان کا حکم نہیں دیا کیونکہ پورے امتحانی نظام سے سمجھوتہ کرنے کے لیے ناکافی شواہد موجود تھے۔ سپریم کورٹ نے احتساب اور مجرمانہ تحقیقات کی ضرورت پر بھی زور دیا۔ NEET پیپر لیک کی تحقیقات کے دوران، مرکزی تفتیشی بیورو (سی بی آئی) نے کئی ریاستوں میں کارروائی کی ہے اور مجرمانہ سازش، دھوکہ دہی اور دیگر دفعات کے تحت کئی ملزمین کے خلاف چارج شیٹ داخل کی ہے۔ یہ خیال کیا جاتا ہے کہ فاسٹ ٹریک عدالتوں کے قیام سے ایسے مقدمات کے حل میں تیزی آئے گی اور قصورواروں کو جلد سے جلد سزا کو یقینی بنانے میں مدد ملے گی۔

جعلی دستاویزات پیش کرنے والے امیدواروں کے خلاف سخت کارروائی کا حکم

کولکاتا، 31 رجولائی: (عوامی نیوز سروس) کلکتہ ہائی کورٹ میں NEET امتحان کے نمبروں کے معاملے میں نیٹ کا ایک بڑا فراڈ سامنے آیا ہے۔

نیشنل ٹیسٹنگ ایجنسی (این ٹی اے) پر کم نمبر دینے کا الزام لگا کر عدالت سے رجوع کرنے والے امیدوار کی جانب سے جمع کرائے گئے کاغذات جعلی ثابت ہوئے۔ جمعہ کو جسٹس امریتا سنگھ نے ہدایت دی کہ اگر این ٹی اے چاہے تو قانون کے مطابق دھوکہ دہی کے ملزم امیدوار کے خلاف تعزیری کارروائی کر سکتا ہے۔ عدالت کے حکم پر این ٹی اے کی رپورٹ جمع کروانے کے بعد معلوم ہوا کہ درخواست گزار نے جعلی او ایم آر شیٹس اور جعلی اسکور کارڈز جمع کر کے اصل نمبر چھپانے کی کوشش کی۔ این ٹی اے کے وکیل نے کہا کہ ایک درخواست گزار نے تین مختلف نتائج جمع کرائے، جس میں 2025 کا جعلی اسکور کارڈ بھی شامل تھا۔

این ٹی اے نے کہا کہ امتحان دینے والے کے خلاف قانونی کارروائی کرنے کے علاوہ اسے اگلے تین سال تک امتحان میں بیٹھنے کی اجازت نہیں دی جائے گی۔ ایک اور امتحان دینے والے نے 370 نمبروں کی تعداد میں تضاد کا الزام لگایا، لیکن امتحانی ادارے نے اسے مکمل طور پر جعلی ثابت کیا۔ عدالت سے سزا کے خوف سے امتحان دینے والے نے مقدمہ واپس لینے کی درخواست دے دی۔ نیٹ فراڈ کے اس واقعے نے عدالتی نظام کو ہلا کر رکھ دیا ہے۔ پورے معاملے کی جانچ کرنے کے بعد جسٹس امریتا سنگھ نے تبصرہ کیا کہ جعلی دستاویزات کا استعمال کر کے عدالت کو دھوکہ دینے کی کوشش کی گئی۔ انہوں نے مقدمات خارج کرتے ہوئے ملزمان کے خلاف سخت قانونی کارروائی کا حکم دیا۔ درخواست گزاروں کے وکلاء اپنے موکلوں کے اس نیٹ فراڈ کی وجہ سے انتہائی بے چین ہیں۔ ان میں سے بہت سے لوگ اس مسئلے پر بحث نہیں کرنا چاہتے۔ حالات اس نہج پر پہنچ چکے ہیں کہ سینئر وکلاء اپنے جونیئرز کو مقدمات واپس لینے کے لیے بھیج رہے ہیں۔ وکلاء کے ایک حصے کے مطابق ان جعلی دستاویزات کو جمع کرانے کے پیچھے دو اہم مقاصد ہو سکتے ہیں۔ پہلا، سوالیہ پرچہ لیک تنازعہ کے درمیان مرکزی حکومت کی شبیہ کو داغدار کرنا۔ دوسرا، وہ طلبہ جنہوں نے ہچکچاتے ہوئے اپنے گھر والوں کے دباؤ میں میڈیکل داخلہ کا امتحان دیا وہ بدعنوانی کا حوالہ دے کر اپنی ناکامی کو چھپانے کی کوشش کر رہے ہیں۔

پوجا سے پہلے کولکاتا کے پارکنگ میں بڑی تبدیلی، یکم ستمبر سے قواعد توڑنے پر جرمانہ

کولکاتا، 31 رجولائی: (عوامی نیوز سروس) ریاستی حکومت شہر کے پارکنگ سسٹم کو بہتر بنانے کے لیے درگا پوجا سے پہلے ایک بڑا قدم اٹھانے جا رہی ہے۔ کولکاتا میونسپل کارپوریشن کے علاقے میں قانونی پارکنگ کو نشان زد کرنے کا کام پہلے ہی شروع ہو چکا ہے۔ یکم ستمبر سے مقررہ پارکنگ کی جگہوں سے باہر پارکنگ کرنے پر جرمانے عائد کیے جائیں گے۔ اس کے ساتھ ساتھ شہر کو صاف ستھرا رکھنے کے لیے مالی جرمانے کا بھی منصوبہ بنایا گیا ہے۔ چاہے آپ سڑک پر گندگی پھینکیں یا تھوکیں۔ واضح ہو کہ میونسپل اور شہری ترقی کے وزیر اگنی مترا پال نے جمعہ کو کہا کہ کولکاتا کے پارکنگ سسٹم کو جدید اور شفاف بنانے کے لیے پولس اور متعلقہ محکموں کے ساتھ کئی میٹنگیں کی گئی ہیں۔ کولکاتا میونسپل کارپوریشن کے علاقے میں تقریباً 15,000 قانونی پارکنگ کی جگہوں کی پہلے ہی نشاندہی کی جا چکی ہے۔ ان تمام پارکنگ کی جگہوں کو نئے ٹینڈرز کے تحت لایا جائے گا۔ کارپوریشن ان لوگوں کو شناختی کارڈ اور مخصوص کپڑے فراہم کرے گی جو پارکنگ کے انتظام کے ذمہ دار ہوں گے، تاکہ عام لوگ قانونی کارکنوں کو آسانی سے پہچان سکیں۔ انہوں نے کہا کہ پارکنگ سسٹم کو ڈیجیٹل بنانے کے لیے بھی آج کئی اقدامات کیے گئے ہیں۔ ریاستی حکومت بہت جلد ایک نئی پارکنگ ایپ شروع کرنے کا منصوبہ بنا رہی ہے۔ پارکنگ فیس اس ایپ کے ذریعے آن لائن جمع کی جا سکتی ہے۔ اس کے علاوہ شہر میں پارکنگ کی کونسی جگہیں خالی ہیں۔ اس بارے میں بھی معلومات حقیقی وقت میں دستیاب ہوں گی۔ اس سے ٹریفک کے ہجوم کو کسی حد تک کم کیا جا سکتا ہے۔ حکومتی اعداد و شمار کے مطابق شہر میں تقریباً چار ہزار پارکنگ ایریاز ہیں، جن سے حکومت کو فی الحال کوئی ریونیو نہیں ملتا۔ آج بتایا گیا کہ ان کی بھی شناخت ہوگئی ہے۔ ضرورت کے مطابق مستقبل میں ان علاقوں کو ٹینڈر کے تحت لایا جائے گا۔ وزیر بلدیات نے بارہا خبردار کیا ہے کہ یکم ستمبر سے اگر کوئی کار مقررہ پارکنگ ایریا کے باہر کھڑی کی گئی تو پولس اس پر جرمانہ عائد کرے گی۔ تجارتی گاڑیوں کے معاملے میں جرمانے کی رقم نسبتاً زیادہ ہے۔ سڑک پر گندگی پھینکنے یا تھوکنے پر بھی جرمانے کے اصول کو نافذ کرنے کا منصوبہ ہے۔ انہوں نے کہا کہ اس معاملے میں پولس کے ذریعے جرمانہ وصول کرنے کی تجویز وزیر اعلیٰ کو بھیجی جائے گی۔ ریاستی حکومت شہر کے بنیادی ڈھانچے کو ترقی دینے کے لیے روبی اور ڈلہوزی علاقوں میں پیدل چلنے والوں کی سہولت کے لیے دو فٹ اوور برج بنانے کا منصوبہ بنا رہی ہے۔ ٹریفک کی بھیڑ کو کم کرنے کے لیے مدر فلائی اوور کے بعد ایک اور نئے فلائی اوور کی منصوبہ بندی کی جا رہی ہے جس سے کولکاتا، نیوٹاؤن اور راجرہاٹ کے درمیان فاصلہ کم ہو جائے گا۔

تسلیمہ نسرین کی 20 سالہ جلاوطنی ختم، کولکاتا واپسی

کولکاتا، 31 رجولائی: (عوامی نیوز سروس) تسلیمہ نسرین نے تقریباً 20 سال بعد ہندستان کی سرزمین پر قدم رکھا ہے۔ وہ اس بات پر بہت خوش ہیں۔ انہوں نے کہا کہ کولکاتا واپس آنا اپنے وطن واپسی کے مترادف ہے۔ واضح ہو کہ 2005 میں ان کے خلاف مظاہرے ہوئے، 2007 میں ان کے خلاف فتویٰ جاری کیا گیا۔ نتیجتاً انہیں کولکاتا چھوڑنا پڑا۔ خیال رہے کہ بنگلہ دیشی مصنفہ تسلیمہ نسرین تقریباً دو دہائیوں کے بعد کولکاتا واپس پہنچی ہیں۔ وہ جلاوطن کر دی گئی تھی۔ نومبر 2007 کے بعد یہ ان کا پہلا دورہ ہے۔ وہ اپنی سوانح عمری کی ریلیز کے موقع پر کولکاتا کے رابندر سدن میں ایک ادبی تقریب میں شرکت کریں گی۔ مغربی بنگال کے وزیر اعلیٰ اور بھارتیہ جنتا پارٹی (بی جے پی) کے رہنما شوبھندو ادھیکاری کی بھی اس تقریب میں شرکت متوقع ہے۔

نسرین کی واپسی کی تمام پچھلی اپیلیں بار بار مسترد کر دی گئیں، اور نئی تشکیل شدہ ریاستی حکومت نے ان کی طویل تاخیر سے واپسی کو منظوری دے دی۔ سوشل میڈیا پر گردش کرنے والی تصاویر میں تسلیمہ نسرین کو کولکاتا کے نیتا جی سبھاش چندر بوس انٹرنیشنل ایئرپورٹ پر اترتے ہوئے دیکھا گیا۔ پہنچنے پر عہدیداروں نے ان کا پرتپاک استقبال کیا۔ ایک رپورٹ کے مطابق کولکاتا میں اترنے سے پہلے نسرین نے امید ظاہر کی تھی کہ یہ سفر آزادی اظہار کی اہمیت اور اختلافی آوازوں کے تحفظ کی تصدیق کرے گا۔ انہوں نے کہا کہ کولکاتا واپس آ کر ایسا لگا جیسے میں اپنے ملک میں واپس آ رہی ہوں۔

غور طلب ہے کہ 2003 میں ان کی سوانح عمری ڈو کھونڈیتو کی اشاعت نے ایک بڑے تنازع کو جنم دیا۔ کتاب سے مبینہ طور پر مذہبی جذبات کو ٹھیس پہنچی۔ لانچ کے بعد شہر میں پرتشدد مظاہرے پھوٹ پڑے، جس کی وجہ سے اس وقت کی حکومت نے مغربی بنگال میں کتاب کی تقسیم پر پابندی لگا دی۔ 2005 میں کلکتہ ہائی کورٹ نے اس پابندی کو کالعدم قرار دیتے ہوئے کہا کہ کتاب کا مقصد مذہبی جذبات کو بھڑکانا نہیں تھا اور حکومت کا فیصلہ بلا جواز تھا۔ اس وقت کولکاتا میں بنیاد پرست گروہ مبینہ طور پر اس کے اور کتاب کے خلاف متحرک ہونا شروع ہوئے۔ تاہم 2007 میں کولکاتا میں دوبارہ احتجاج شروع ہوا، انتہا پسند گروہوں نے اسے شہر سے نکالنے کا مطالبہ کیا۔ بالآخر حکومت کو سیکیورٹی وجوہات کی بنا پر انہیں نکالنے پر مجبور ہونا پڑا۔ کچھ مذہبی گروہوں نے بھی ان کے خلاف فتویٰ جاری کرتے ہوئے ان کی ملک بدری کا مطالبہ کیا تھا۔ وسیع پیمانے پر بدامنی اور ہنگامہ آرائی کے بعد، نسرین کو بالآخر نومبر 2007 میں ملک چھوڑنے پر مجبور کیا گیا۔

بغیر ٹینڈر کے ایسکون کو ذمہ داری دی گئی

مڈ ڈے میل ورکرز یونین ہائی کورٹ سے رجوع

کولکاتا، 31 رجولائی: (عوامی نیوز سروس) حکومت بنانے کے بعد وزیر اعلیٰ شوبھندو ادھیکاری نے واضح طور پر کہا تھا کہ اس بار ریاست کے اسکولوں میں مڈ ڈے میل کی ذمہ داری اسکون کو دی جائے گی۔ پہلے مرحلے میں اسکون کو کولکاتا سے ملحقہ اسکولوں کی ذمہ داری دی جائے گی۔ بعد میں اسے ریاست کے دیگر اضلاع میں بھی ذمہ داری دی جائے گی۔ یہاں تک کہ حالیہ اعلان کے مطابق، ISKCON کولکاتا کے اسکولوں میں کل یعنی یکم اگست سے مڈ ڈے میل کی ذمہ داری لے گا۔ تاہم ریاست کی مڈ ڈے میل ورکرز یونین نے ہائی کورٹ سے رجوع کیا ہے اور الزام لگایا ہے کہ اسکون کو مڈ ڈے میل کی ذمہ داری بغیر ٹنڈر کے دی جائے گی۔ اس اعلان کے بعد سے ریاست بھر میں بحث چھڑ گئی ہے۔ اپوزیشن کا دعویٰ ہے کہ طلبہ کے لیے پروٹین کا بنیادی ذریعہ انڈے اب سے دستیاب نہیں ہوں گے۔ حالانکہ وزیر اعلیٰ نے واضح طور پر کہا ہے کہ اگر اسکون کو ذمہ داری دی جاتی ہے تو بھی مڈ ڈے میل میں انڈے فراہم کیے جائیں گے۔ اسی طرح کل یعنی یکم اگست سے ISKCON کولکاتا کارپوریشن کے علاقے میں تمام سرکاری اور سرکاری امداد یافتہ اسکولوں کو مڈ ڈے میل کا کھانا فراہم کرے گا۔ فی الحال یہ منصوبہ ایک پائلٹ پروجیکٹ کے طور پر شروع کیا جا رہا ہے۔ کامیاب ہونے کی صورت میں اسے پوری ریاست میں شروع کیا جائے گا۔ تاہم جمعہ کو مغربی بنگال مڈ ڈے میل ورکرس یونین کی جانب سے وکیل رتنکر داس کے ذریعہ دائر کیس کی سماعت جسٹس کرشنا راؤ کی عدالت میں ہوئی۔ دریں اثنا 8 جولائی کو ایک وکیل نے اس سلسلے میں ہائی کورٹ کے قائم مقام چیف جسٹس تپبرتا چکرورتی اور جسٹس پارتھو سارتھی چٹرجی کی ڈویژن بنچ میں مقدمہ دائر کیا۔ لیکن اس وقت، بنچ نے کہا کہ اسکون کو مڈ ڈے میل کی تفویض کے بارے میں کوئی نوٹیفکیشن جاری نہیں کیا گیا تھا۔ وزیر اعلیٰ کے اعلان کی بنیاد پر عدالت اس معاملے میں مداخلت نہیں کر سکتی۔ لیکن آج جسٹس کرشنا راؤ نے واضح کیا کہ 8 جولائی کے کیس کو جوڑتے ہوئے آج کے کیس کی سماعت اگست میں ہوگی۔ اس سلسلے میں مغربی بنگال مڈ ڈے میل ورکرز یونین کی جنرل سکریٹری مدھویتا بنرجی نے میڈیا کے سامنے کھڑے ہو کر کہا کہ اسکون کو بغیر ٹینڈر کے اس طرح مڈ ڈے میل کی ذمہ داری نہیں دی جا سکتی۔ یہ دراصل غیر قانونی ہے۔ ریاستی حکومت کو یہ حق نہیں ہے کہ وہ کسی بھی پروجیکٹ کو اس طرح کسی پرائیویٹ کمپنی کو دے دے۔ ہم امید کرتے ہیں کہ عدالت میں اس کے خلاف لڑتے رہیں گے۔ اب جج نے کہا کہ ان دونوں مقدمات کو یکجا کر کے سماعت اگست میں ہوگی۔

ترنمول کانگریس پارٹی خاتمے کے دہانے پر: دلیپ گھوش

کولکاتا، 31 رجولائی: (عوامی نیوز سروس) وزیر دلیپ گھوش نے طنزیہ انداز میں کہا کہ ترنمول کانگریس پارٹی ختم ہونے کے دہانے پر ہے۔ جمعہ کی صبح نامہ نگاروں کا سامنا کرتے ہوئے دلیپ گھوش نے کہا کہ ترنمول کانگریس پارٹی الجھن میں ہے، لیڈر کنفیوز ہیں، یہاں تک کہ ان کی پارٹی کا لیڈر بھی کنفیوز ہے۔ پارٹی اب معدومیت کے دہانے پر ہے۔ کارکنان اور حامی اب انتہائی شک میں ہیں۔ وہ کس طرف جائیں گے۔ لوک سبھا سے کلیان بنرجی اور اسمبلی سے کنال گھوش کی معطلی کے بارے میں دلیپ گھوش نے کہا کہ کنال گھوش انقلابی بننا چاہتے ہیں۔ وہ پہلی بار ایم ایل اے بنے ہیں۔ جس گروپ کی وہ قیادت کر رہے ہیں، اس میں کوئی ان کے پیچھے نہیں ہے، وہ واحد لیڈر ہیں۔ وہ پارٹی میں ایک اور گروپ سے آپس میں لڑ رہے ہیں۔ دلیپ نے مزید کہا کہ کلیان بنرجی کی بیماری نئی نہیں ہے، بلکہ پرانی ہے۔ پہلے وہ پارٹی کے اندر جھگڑوں میں پھنس گئے، خواتین ایم پیز کے ساتھ بے عزتی کا برتاؤ کیا۔ اس حوالے سے اسپیکر کے پاس کئی شکایتیں درج کی گئی ہیں۔ پارٹی آہستہ آہستہ ختم ہو رہی ہے۔

کارپوریشن کے ریکارڈ چیک کیے بغیر فلیٹ گرانے پر ہائی کورٹ کا تعمیر نو کا حکم

کولکاتا، 31 رجولائی: (عوامی نیوز سروس) کولکاتا کارپوریشن نے فلیٹ کو گرانے سے پہلے دستاویزات کی تصدیق نہیں کی تھی۔ ریکارڈ چیک کیے بغیر غلطی سے فلیٹ گرا دیا گیا۔ کولکاتا ہائی کورٹ نے اس واقعہ میں کولکاتا کارپوریشن کو پھٹکار لگائی ہے۔ کارپوریشن نے اب یہ کہہ کر معاملہ رفع دفع کر دیا ہے کہ وہ کارپوریشن کے اپنے ریکارڈ کی جانچ کیے بغیر انہدام کا حکم دیا۔ 'اس کے نوٹس میں نہیں آیا'۔ ہائی کورٹ نے مشاہدہ کیا ہے کہ یہ عمل انتہائی شرمناک ہے۔ جج نے فلیٹ کی تعمیر نو کے لیے کے ایم سی کے لیے وقت کی حد بھی مقرر کر دی ہے۔ جسٹس راجہ باسو چودھری کی بنچ نے کہا کہ میونسپل حکام نے گرانے سے پہلے ریکارڈ کی جانچ نہ کر کے 'انتہائی لاپروائی' کا مظاہرہ کیا ہے۔ اس لیے کے ایم سی کو فوری طور پر فلیٹ تعمیر کرنا چاہیے۔ کلکتہ ہائی کورٹ نے KMC کو 8 ہفتوں کے اندر فلیٹ کی گرنے والی چھت کو دوبارہ تعمیر کرنے کا حکم دیا ہے۔ خیال رہے کہ حال ہی میں کارپوریشن نے کولکاتا کے آنند پالیت روڈ پر رہائشی کمپلیکس کی چوتھی منزل پر واقع تاپس مجمدار کے فلیٹ کو منہدم کر دیا۔ انہوں نے کلکتہ ہائی کورٹ کو بتایا کہ کے ایم سی نے ان کے منظور شدہ G+4 مکان کی چھت کو گرا دیا ہے۔ الزام تھا کہ ڈیولپر نے غیر قانونی طور پر بالائی منزل تعمیر کی تھی۔ کیس کی سماعت کے دوران کے ایم سی نے کہا کہ منظوری 2014 میں ختم ہو گئی تھی، اس لیے پانچویں منزل کو گرایا گیا۔ لیکن عدالت نے کہا کہ انہدام کے حکم میں اس وجہ کا ذکر نہیں کیا گیا۔ بعدازاں بلدیہ نے حلف نامے میں نئی دلیل دی۔ عدالت نے مدعی سے کہا کہ وہ مناسب فورم میں معاوضے کے دعوے کے ساتھ شکایت درج کریں۔

ایس آئی آر میں ووٹر لسٹ سے نام ہٹانے پر راشن نہیں روکا جا سکتا: ہائی کورٹ کا حکم

کولکاتا، 31 رجولائی: (عوامی نیوز سروس) کلکتہ ہائی کورٹ نے ان تمام افراد کے لیے فوری طور پر راشن شروع کرنے کا حکم دیا جن کے نام ووٹر لسٹ سے ہٹائے گئے ہیں اور جن کا راشن روک دیا گیا ہے۔ عدالت کے عبوری حکم کے نتیجے میں اس شخص کا راشن فائدہ فی الحال باقی رہے گا۔ ریاستی حکومت سے کہا گیا ہے کہ وہ اس معاملے کی اگلی سماعت میں اپنا موقف بیان کرے۔ جسٹس ہیرنموئے بھٹاچاریہ کے مطابق ووٹر لسٹ سے نام ہٹانے کا مطلب یہ نہیں ہے کہ وہ شخص سرکاری راشن حاصل کرنے کے لیے نااہل ہو جاتا ہے۔ بنچ نے یہ بھی اشارہ کیا کہ شہری کے غذائی تحفظ کے حق اور پی ڈی ایف کے ساتھ ووٹ دینے کے حق کے درمیان کوئی براہ راست تعلق نہیں ہے۔ عدالت نے کہا کہ اس معاملے پر بڑے پیمانے پر غور کرنے کی ضرورت ہے۔ ووٹر لسٹ اور راشن سسٹم دو بالکل مختلف انتظامی عمل ہیں۔ مدعی نے الزام لگایا کہ ایس آئی آر کے عمل میں اس کا نام ووٹر لسٹ سے نکال دیا گیا۔ اس کے بعد انہیں راشن کی دکان سے اطلاع دی گئی کہ راشن کی سہولت بند کر دی جائے گی۔ اس خوف سے اس نے ہائی کورٹ سے رجوع کیا۔ اس کے پیش نظر عدالت نے ریاست کو ہدایت دی ہے۔ قانونی برادری کے مطابق اس فیصلے سے ریاست کے ان لاکھوں لوگوں کے راشن کے بارے میں خدشات کم ہوں گے جن کے نام ایس آئی آر کی وجہ سے ووٹر لسٹ سے نکالے گئے تھے۔

پانچ جنوبی اضلاع میں شدید بارش، شمال میں تباہی

کولکاتا، 31 رجولائی: (عوامی نیوز سروس) سمندری طوفان سے خلیج بنگال پر ایک گہرا کم دباؤ بن گیا۔ اس کی وجہ سے جنوبی بنگال میں زبردست بارش ہوئی۔ تاہم اس کا اثر ابھی کچھ کم ہوا ہے۔ کم دباؤ چھتیس گڑھ کی طرف بڑھ گیا ہے۔ تاہم مانسون کی بارشوں میں کوئی کمی نہیں آئی۔ جنوب میں تقریباً ہر جگہ بارش کا سلسلہ مزید چند روز تک جاری رہے گا۔ علی پور محکمہ موسمیات نے شمال میں موسلا دھار بارش کی وارننگ جاری کی ہے۔ جمعہ کو شمالی 24 پرگنہ، جنوبی 24 پرگنہ، مرشد آباد، ندیا، بیر بھوم، مغربی بردوان میں بارش کا امکان ہے۔ اس کے ساتھ ایک دو مقامات پر 30 سے 40 کلومیٹر فی گھنٹہ کی رفتار سے تیز ہوائیں چل سکتی ہیں۔ اس کے بعد اگلے منگل تک جنوبی بنگال میں کہیں بھی گرج چمک کے ساتھ طوفان کی کوئی وارننگ نہیں ہے۔ تاہم منگل سے کچھ اضلاع میں موسلا دھار بارش (7 سے 11 سینٹی میٹر) دوبارہ شروع ہو سکتی ہے۔ اس فہرست میں بیر بھوم، مرشد آباد شامل ہیں۔ بدھ سے جنوبی 24 پرگنہ، مشرقی مدنی پور اور مشرقی بردوان میں موسلا دھار بارش کا امکان ہے۔ کولکاتا میں کوئی نئی وارننگ جاری نہیں کی گئی ہے۔ تاہم تیز ہواؤں میں ہلکی بارش ہو سکتی ہے۔ وہ بارش مانسون کے محور کے اثر کی وجہ سے ہوگی۔ کم دباؤ کی وجہ سے سمندر اب پرسکون ہے۔ ماہی گیروں کے لیے کوئی الگ وارننگ نہیں ہے۔ اگلے ہفتے شمالی بنگال میں ایک اور تباہی کا امکان ہے۔ جمعہ کو جلپائی گوڑی، علی پوردوار، کوچ بہار، شمالی دیناج پور میں موسلا دھار بارش ہو سکتی ہے۔ اتوار سے شمال کے ایک بڑے حصے میں شدید بارش کی وارننگ دی گئی ہے۔ محکمہ موسمیات نے دارجلنگ، جلپائی گوڑی، علی پوردوار کے لیے اورنج الرٹ جاری کیا ہے۔ منگل کو بارش میں مزید اضافہ ہوگا۔ مالدہ اور جنوبی دیناج پور سمیت تمام شمالی اضلاع میں موسلا دھار بارش کی پیش گوئی کی گئی ہے۔ چھتیس گڑھ کے مغربی حصے میں اب بھی گہرا دباؤ ہے۔ مانسون کا محور راجستھان سے لے کر مدھیہ پردیش تک اس افسردگی سے گزر چکا ہے۔ آخر میں، یہ اوڈیشہ سے ہوتے ہوئے خلیج بنگال تک پھیلا ہوا ہے۔ سطح سمندر سے اس کی اونچائی 1.5 کلومیٹر ہے۔ اس کی وجہ سے خلیج بنگال سے پانی کے بخارات کی بڑی مقدار زمین میں داخل ہو رہی ہے۔ جنوبی بنگال میں بارش کا سلسلہ جاری رہے گا۔ تاہم اگلے چند دنوں میں شمالی بنگال میں بھاری سے بہت بھاری بارش کا امکان ہے۔ جمعہ کی صبح کولکاتا میں کم سے کم درجہ حرارت 2.1 ڈگری سیلسیس تھا جو معمول سے 0.5 ڈگری زیادہ تھا۔ جمعرات کو شہر میں زیادہ سے زیادہ درجہ حرارت 29.4 ڈگری سیلسیس تھا جو معمول سے 3.1 ڈگری کم تھا۔

پلاسٹک کے متبادل کے طور پر گروبا بیٹ پر ودیاساگر یونیورسٹی اور بی ایس آئی کے سائنسدانوں کی اہم دریافت

کولکاتا، 31 رجولائی: (عوامی نیوز سروس) جب پوری دنیا پلاسٹک اور مصنوعی فائبر کی آلودگی کا شکار ہے، بنگالی سائنسدانوں نے امید کی کرن دکھائی ہے۔ گروبا بیٹ کا نام ودیا ساگر یونیورسٹی آف پچھم مدنی پور اور بوٹینیکل سروے آف انڈیا کے مشترکہ مطالعہ میں سامنے آیا ہے۔

سائنسدانوں کا کہنا ہے کہ اس گنے سے حاصل ہونے والا قدرتی فائبر مستقبل میں پلاسٹک اور مصنوعی ریشوں کا ایک بہترین ماحول دوست متبادل بن سکتا ہے۔ ان کا اہم تحقیقی مقالہ پہلے ہی عالمی شہرت یافتہ سائنس جرنل نیچر میں شائع ہو چکا ہے۔ فی الحال صنعتی شعبے میں کاربن فائبر یا گلاس فائبر جیسے مصنوعی مواد کی بہت زیادہ مانگ ہے۔ لیکن جس طرح ایسے مصنوعی ریشوں کو بنانے کے لیے بہت زیادہ توانائی درکار ہوتی ہے، وہ ماحول کے لیے بھی بہت نقصان دہ ہیں۔ یہ مواد موسمیاتی تبدیلی اور پلاسٹک کی آلودگی جیسے خوفناک مسائل کے پیچھے بڑا کردار ادا کرتا ہے۔ ماحولیات اور انسانی صحت کو مدنظر رکھتے ہوئے سائنسداں کافی عرصے سے مناسب قدرتی متبادل کی تلاش میں ہیں۔ ودیا ساگر یونیورسٹی کے شعبہ نباتیات اور جنگلات کے سینئر پروفیسر امل کمار منڈل کی قیادت میں محققین کی ایک ٹیم اس مقصد کے لیے انتھک محنت کر رہی تھی۔ پروفیسر منڈل کے علاوہ اس تحقیقی ٹیم میں یونیورسٹی کے محقق رونی ساہا اور بوٹینیکل سروے آف انڈیا کے سائنسداں دیویندر سنگھ اور راہول دیب برمن شامل تھے۔ انہوں نے اصل میں یہ گروبا درخت یا چھڑی شمالی بنگال کے کوچ بہار ضلع سے جمع کی تھی۔ کھجور کے خاندان کا یہ پودا جنوبی اور جنوب مشرقی ایشیا کے مختلف اشنکٹبندیی علاقوں میں پایا جاتا ہے۔ اب تک یہ عام طور پر فرنیچر یا دستکاری کے لیے استعمال ہوتا تھا۔ یہ حقیقت ہے کہ اس میں اعلیٰ قسم کے قدرتی ریشے چھپے ہوتے ہیں۔ یہ بات سائنسدانوں کو اب تک معلوم نہیں تھی۔ پروفیسر امل کمار منڈل کے مطابق آلودگی کو روکنے کے لیے قدرتی اور قابل تجدید ریشوں کا استعمال بڑھانے کا کوئی متبادل نہیں ہے۔ ان ریشوں سے تیار کردہ پولیمر کمپوزائٹس پہلے ہی جدید شعبوں جیسے ہوائی جہاز، آٹوموبائل، طبی آلات اور پیکیجنگ صنعتوں میں کامیابی سے استعمال ہو رہی ہیں۔ اس کے نتیجے میں ایسے قدرتی ریشوں کی مانگ بین الاقوامی مارکیٹ میں بھی بڑھ رہی ہے۔ دوسری جانب سائنسداں دیویندر سنگھ کے مطابق گروبا رتن کا مصنوعی ریشوں کے متبادل کے طور پر استعمال مستقبل میں دنیا بھر میں گرین ٹیکنالوجی اور پائیدار صنعتی ترقی کے لیے ایک نئی سمت دکھا سکتا ہے۔ سائنسدانوں کو امید ہے کہ یہ دریافت مستقبل میں انسانی معاشرے کیلئے واقعی اچھے نتائج لائے گی۔

روزنامہ عوامی نیوز
کولکاتا | سنیچر، یکم اگست ۲۰۲۶ء

چینی میزائل لانچرز ایران کے لئے ہانگ کانگ کی کمپنی سے معاہدہ ہوا

امریکہ اور ایران کے درمیان نفرت کی چنگاری اب شعلے کی شکل اختیار کر چکی ہیں۔ ایک طرف جہاں ایران پر دھڑلے کے ساتھ بم برسا رہا ہے وہیں اس کالے پالک اسرائیل شہر خموشاں غزہ پٹی جسے اسرائیل نے طویل وعریض قبرستان میں تبدیل کر دیا ہے۔ وہاں وہ اب بھی اپنی ستم گری سے باز نہیں آرہا ہے اور بدھ کے روز اسرائیل کے حملے میں چار افراد مع دو کمسن بچے ہلاک ہوئے ہیں۔ اس سلسلے میں یہ نکتہ سامنے آیا ہے کہ جب کبھی بھی حریص ٹرمپ کے ایران کے ساتھ جنگ بندی میں اپنا فائدہ نظر آیا ہے اور اس نے جنگی پروگرام کو عارضی طور پر موقوف کیا ہے، اس کے ساتھ ہی اسرائیلی وزیر اعظم اور دشمن انسانیت نیتن یاہو فوراً امریکہ جا کر ٹرمپ سے ملتا ہے اور اسے طعنہ دینے سے بھی باز نہیں آتا کہ ایران کے خلاف جنگ موقوف کی ہے جب کہ ایران کا دعویٰ ہے کہ اس نے امریکہ کی چودھراہٹ کا خاتمہ کر دیا ہے اور ٹرمپ یہ سن کر آپے سے باہر ہو کر فوراً بمباری کرنے کا حکم صادر کر دیتا ہے، ابھی ایک ہفتہ قبل ٹرمپ کی بات پاسداران اسلام ایرانی وزیر دفاع سے ہوئی تھی اور دونوں کے درمیان یہ طے پایا تھا کہ اب ایران کے ساتھ جنگ کو روک دینا ضروری ہے اور امریکہ نے دو دنوں تک اپنے اس فیصلے کو برقرار رکھا اور یہ صورت حال دیکھ کر نیتن یاہو کو آگ لگ گئی اور اس نے فوراً پہنچ کر ٹرمپ کے خلاف ذلت آمیز فقرے دہرائے اور جب ٹرمپ نے خونخوار نظروں سے نیتن یاہو کا تیا پانچہ کرنے کے لئے غرایا تو نیتن یاہو نے فوراً کہہ دیا یہ سب ایرانی پاسداران اسلام کے فوجی جنرل کہہ رہے ہیں کہ انہوں نے امریکہ کو اس کی اوقات یاد دلا دی، اور ٹرمپ فوراً اپنی الٹی کھوپڑی کے ذریعہ ایران کو تباہ و برباد کرنے پر آمادۂ جنگ ہے اور اس وقت امریکہ خاص طور پر چین پر آگ بگولہ ہو رہا ہے کیوں کہ ایران کو اسی ہفتے چین سے ایک بڑے سمندری جہاز میں بھر کر 400 ایئر ڈیفنس میزائل لانچرز مل رہے ہیں اور چین کی طرف سے ملنے والا یہ تحفہ امریکی بمبار طیاروں کے پرخچے اڑا کر رکھ دے گا۔ ایران اس چینی میزائل لانچر کے لئے 60 سے 70 ملین ڈالر ادا کرے گا لیکن اس میزائل لانچر کے ذریعہ ایران کی طاقت میں زبردست اضافہ ہوگا۔ اس وقت ایران بیک وقت امریکہ اور اسرائیل کے ساتھ جنگ کرتے ہوئے امریکہ کے ہمدرد چند اسلامی ممالک کو بھی شدید دھمکی دے دی ہے کہ جو بھی ملک امریکہ کے معاون ملک کا کردار ادا کرے گا اسے ایران کی زبردست نفرت کا سامنا کرنا پڑے گا کیوں کہ ایران نہ تو امریکہ کو پسند کرتا ہے اور نہ ہی اس کی جی حضوری کرنے والوں کو برداشت کرے گا۔

ابھی ایران اور چین کے درمیان جو دفاعی معاہدہ ہوا ہے وہ 300 سے 400 مین- پورٹیبل ایئر ڈیفنس (MAN PADS) ہے جس میں چینی ساخت کے کیو ڈبلیو-12 اور ایف این-16 میزائل شامل ہیں۔ ایران کے ساتھ یہ جنگی معاہدہ ہانگ کانگ نژاد باؤشینگ گروپ کی پیرنٹ کمپنی کے ساتھ ایران کا ہوا ہے جو براہ راست اس میزائل لانچرس کی سپلائی ایران کو کرے گا اور دنیا کی کوئی طاقت اسے روک نہیں سکتی۔ اس سلسلے میں جب ایران کے سنیئر کمانڈر پاسدارانِ اسلام سے پوچھا گیا کہ اس ہانگ کانگ کی کمپنی سے چینی ساخت کے میزائل لانچر کی خریداری کا مشورہ کس نے دیا، جس پر کہا گیا کہ اب تو دنیا کے بازاروں میں اسلحہ بازار بھی کھل کر اپنی مارکیٹنگ کر رہا ہے تو پھر یہاں کون سی پابندی ہے۔ اس معاہدہ کے سلسلے میں البتہ چینی وزیر خارجہ نے کہا کہ اس وقت جیسی باتیں سامنے آرہی ہیں اس میں سچائی نام کی نہیں ہے۔ چین نے ہمیشہ قیام امن کی وکالت کی ہے اور اس کی دلی خواہش ہے کہ دنیا میں قیام عالمی امن ہو اور کسی بھی ملک کو کسی سے خطرہ نہ رہے لیکن یہ دیکھنے کو ملتا ہے کہ چند ممالک قیام عالمی امن کے بجائے عالمی سطح پر تیسری عالمگیر جنگ چھڑ جائے۔ بیجنگ کے زونگ کیانگ باؤشینگ گروپ نے اس معاملے میں کوئی تبصرہ نہیں کیا، چونکہ ایران کئی مہینوں سے مسلسل امریکہ اور اسرائیل سے مشترکہ طور پر جنگ کر رہا ہے اور جس طرح کے میزائلس اسرائیل استعمال کر رہا ہے وہ بہت ہی خطرناک ہے اور ایسے خطرناک میزائلوں کا سامنا کرنے اور اسے فضا میں مار کر بے جان کر دینے والے میزائل لانچرس چین کی طرف سے ایران کو ملنا طے ہے اور اسی پوائنٹ سے امریکہ کے لئے لمحہ فکریہ ہے اور امریکہ تو یہ پوچھنے کا بھی حق کھو چکا ہے کہ وہ چین سے پوچھے کہ ایران کو وہ مسلح کیوں کر رہا ہے اور اگر امریکہ نے یہ سوال چین سے کیا تو وہ اسی انداز میں جواب دے گا کہ جب امریکہ نے روس کے خلاف یوکرین کو اور غزہ پٹی کے مظلومین کے خلاف اسرائیل نوازی کیوں کی اور امریکہ کے پاس اس کا کوئی بھی جواب نہیں ہوگا۔ (خ الف ف)

محمد رفیع: وہ لازوال آواز جو نسل در نسل سامعین کے دلوں میں زندہ ہے

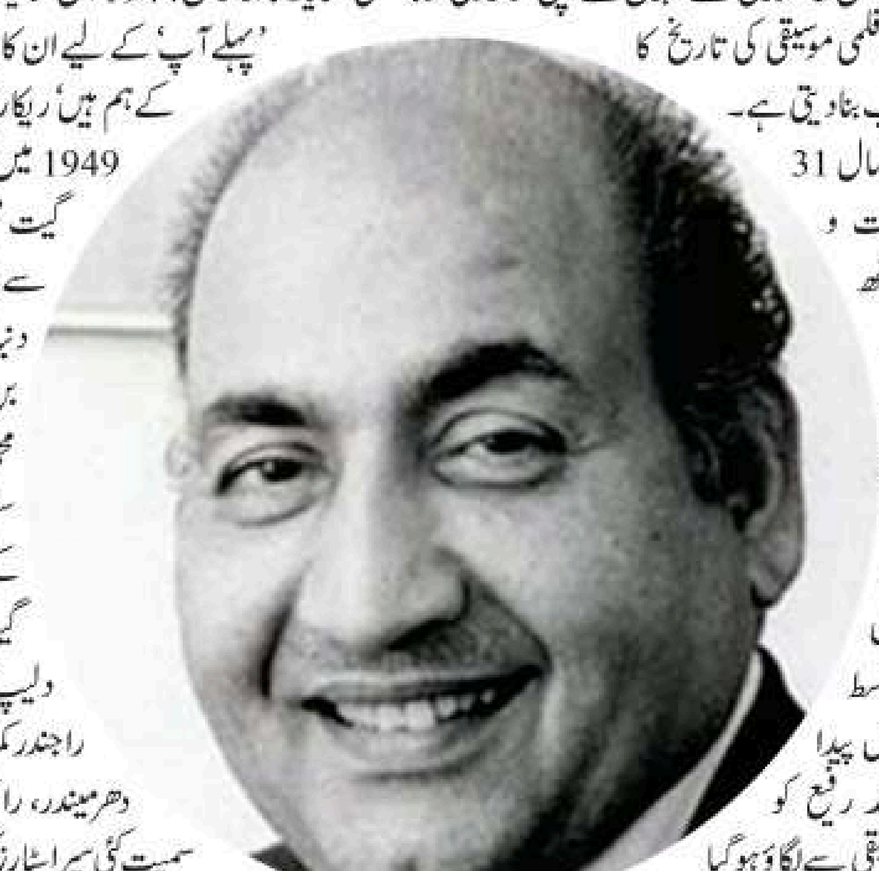

نئی دہلی 31 جولائی: برصغیر کے عظیم ترین پلے بیک گلوکاروں میں شمار ہونے والے محمد رفیع کی آواز آج بھی کروڑوں سامعین کے دلوں میں اسی طرح گونجتی ہے جیسے کئی دہائیاں پہلے گونجتی تھی۔ محبت، درد، خوشی، روحانیت، وطن پرستی، غزل، قوالی اور رومانوی نغموں کو جس خوبصورتی سے انہوں نے اپنی آواز دی، وہ انہیں ہندوستانی فلمی موسیقی کی تاریخ کا ایک لازوال باب بنا دیتی ہے۔ ان کی برسی ہر سال 31 جولائی کو عقیدت و احترام کے ساتھ منائی جاتی ہے۔

24 دسمبر 1924 کو پنجاب کے ضلع امرتسر کے گاؤں کوٹلہ سلطان سنگھ میں ایک متوسط مسلم خاندان میں پیدا ہونے والے محمد رفیع کو بچپن ہی میں موسیقی سے لگاؤ ہو گیا تھا۔ ایک فقیر کی پرسوز آواز نے ان کے دل میں گائیکی کا شوق پیدا کیا۔ ان کے بڑے بھائی حمید نے اس شوق کی حوصلہ افزائی کی اور انہیں موسیقی کی باقاعدہ تعلیم دلانے کا فیصلہ کیا۔

رفیع نے لاہور میں استاد عبدالواحد خان سے موسیقی کی تربیت حاصل کی، جبکہ کلاسیکی موسیقی کے اسرار غلام علی خان سے سیکھے۔ ان کی زندگی کا پہلا اہم موڑ اس وقت آیا جب وہ اپنے بھائی کے ساتھ کے ایل سہگل کا پروگرام سننے گئے۔ بجلی کی خرابی کے باعث سہگل نے گانے سے انکار کر دیا تو منتظمین نے نوجوان رفیع کو اسٹیج پر گانے کا موقع دیا۔ محض 13 برس کی عمر میں پیش کی گئی اس پرفارمنس نے حاضرین کو متاثر کر دیا، جن میں موسیقار شیام سندر بھی شامل تھے۔ انہوں نے رفیع کو ممبئی آنے کی دعوت دی۔

شیام سندر کی موسیقی میں محمد رفیع نے پنجابی فلم 'گل بلوچ' کے لیے زینت بیگم کے ساتھ اپنا پہلا فلمی گانا 'سوہنیے نی ہیرئے نی' گایا۔ بعد ازاں 1944 میں موسیقار نوشاد کی ہدایت میں فلم 'پہلے آپ' کے لیے ان کا پہلا ہندی نغمہ 'ہندوستان کے ہم ہیں' ریکارڈ ہوا۔ تاہم اصل کامیابی 1949 میں فلم 'دلاری' کے لازوال گیت 'سہانی رات ڈھل چکی' سے ملی، جس کے بعد وہ فلمی دنیا کے صفِ اول کے گلوکار بن گئے۔

محمد رفیع نے اپنے طویل فنی سفر میں تقریباً 700 فلموں کے لیے 26 ہزار سے زائد گیت گائے۔ انہوں نے دلیپ کمار، دیو آنند، شمی کپور، راجندر کمار، ششی کپور، راج کمار، دھرمیندر، راجیش کھنہ اور امیتابھ بچن سمیت کئی سپر اسٹارز کو اپنی آواز دی۔ ہر اداکار کی شخصیت کے مطابق اپنی آواز میں تبدیلی لانے کی غیر معمولی صلاحیت ان کی سب سے بڑی خصوصیات میں شمار کی جاتی ہے۔

رفیع اپنی شائستگی، عاجزی اور خوش اخلاقی کے لیے بھی فلمی دنیا میں مشہور تھے۔ اگرچہ لتا منگیشکر کے ساتھ انہوں نے بے شمار مقبول نغمے گائے، لیکن رائلٹی کے مسئلے پر دونوں کے درمیان اختلاف پیدا ہو گیا۔ لتا منگیشکر گلوکاروں کو رائلٹی ملنے کی حامی تھیں، جبکہ رفیع کا موقف تھا کہ معاوضہ ملنے کے بعد رائلٹی کا مطالبہ مناسب نہیں۔ اس اختلاف کے باعث دونوں نے کئی برس تک ایک ساتھ گانا نہیں گایا، تاہم اداکارہ نرگس کی کوششوں سے یہ دوری ختم ہوئی اور دونوں نے دوبارہ مشترکہ گیت ریکارڈ کیے۔

ہندی کے علاوہ محمد رفیع نے مراٹھی، پنجابی، تلگو اور دیگر زبانوں میں بھی اپنی آواز کا جادو جگایا۔ ان کی بے مثال خدمات کے اعتراف میں انہیں 6 فلم فیئر ایوارڈ اور 1965 میں پدم شری سے نوازا گیا۔

دلچسپ بات یہ ہے کہ محمد رفیع کو فلمیں دیکھنے کا زیادہ شوق نہیں تھا، لیکن وہ اداکار امیتابھ بچن کی اداکاری کے مداح تھے۔ فلم 'دیوار' دیکھنے کے بعد وہ امیتابھ سے بے حد متاثر ہوئے۔ 1980 میں فلم 'نصیب' کے مشہور گیت 'چل چل میرے بھائی' میں امیتابھ بچن کے لیے گانا ان کے لیے ایک یادگار لمحہ تھا۔ شمی کپور، دھرمیندر اور فلم 'شعلے' بھی ان کی پسندیدہ فلموں اور فنکاروں میں شامل تھے۔

30 جولائی 1980 کو انہوں نے فلم 'آس پاس' کے گیت 'شام کیوں اداس ہے دوست' کی ریکارڈنگ مکمل کی۔ ریکارڈنگ کے بعد انہوں نے موسیقار لکشمی کانت پیارے لال سے غیر معمولی انداز میں اجازت لے کر رخصت ہونے کی بات کی، جس پر وہ حیران رہ گئے۔ اگلے ہی دن، 31 جولائی 1980 کو محمد رفیع دل کا دورہ پڑنے سے اس دنیا سے رخصت ہو گئے۔ چار دہائیاں گزرنے کے باوجود محمد رفیع کی آواز کی مٹھاس، ان کے گیتوں کی دلکشی اور ان کی شخصیت کی سادگی آج بھی موسیقی کے شائقین کے لیے مشعلِ راہ ہے۔ یہی وجہ ہے کہ انہیں نہ صرف ہندوستان بلکہ پورے برصغیر میں ہر دور کا ایک عظیم اور ناقابلِ فراموش گلوکار مانا جاتا ہے، اور ان کی آواز نسل در نسل سامعین کے دلوں میں ہمیشہ زندہ رہے گی۔

''ثُلاثی'' اور ''منظوم خودنوشت سوانح حیات'' کا شاعر حمایت علی شاعرؔ

انجینئر محمود اقبال

حمایت علی شاعرؔ نے جدید اردو شاعری میں ''ثُلاثی'' کے فن کو ایجاد کیا ہے۔ ''ثُلاثی'' کیا ہے؟ یقیناً، آپ نے رباعی اور قطعات ضرور سنے اور پڑھے ہوں گے، جو چار مصرعوں کے ہوتے ہیں۔ اس کے برعکس، حمایت علی شاعر کی افتادِ کرم سے اردو شاعری میں ''ثُلاثی'' کا اضافہ ہوا ہے، جس میں تین مصرعے ہوتے ہیں۔ یہ عربی لفظ ''ثلاثہ'' سے نکلا ہے۔ جس کا مطلب ہے، تین۔ اس صنف میں شاعر اپنے خیالات، جذبات، تجربات یا فلسفہ کو صرف تین مصرعوں میں اس انداز سے پیش کرتا ہے کہ ایک مکمل اور بامعنی تاثر پیدا ہو۔ اختصار، گہرائی، جامعیت اور معنویت اسکی نمایاں خصوصیات ہیں۔ شاعر اس میں عشق، فطرت، انسانی زندگی، اخلاق، معاشرت، تصوف، اور فلسفہ جیسے متنوع موضوعات پر اپنا خیال یا کلام پیش کرتا ہے۔ عموماً، تیسرا مصرع پوری ''ثلاثی'' کا حاصلِ کلام یا مرکزی نکتہ پیش کرتا ہے۔ ثُلاثی کم الفاظ میں گہرا مفہوم ادا کرنے کی صلاحیت رکھتی ہے۔ حمایت علی شاعر کی کچھ ''ثلاثیاں'' ملاحظہ ہوں۔

سورج تھا سر بلند، تو محوِ نیاز تھے
سورج ڈھلا تو، دل کی سیاہی تو دیدنی
کوتاہ قامتوں کے بھی سائے دراز تھے

اس ثُلاثی میں شاعر جس چیز کی طرف اشارہ کر رہا ہے، وہ ہے ''ابن الوقت''۔ ایک اور ثُلاثی ملاحظہ ہو۔

جنگل کا خوں خوار درندہ، کل تھا میرا ہمسایہ
اپنی جان بچانے، میں جنگل سے شہر میں آیا
شہر میں بھی ہے میرے خون کا پیاسا اک چوپایہ

اسثُلاثی میں شاعر جس نکتہ کی طرف اشارہ کر رہا ہے، وہ ہے ''کرسی''۔ سیاسی؟

پسند آرہی ہے آپ کو حمایت علی شاعر کی ثلاثیاں؟ تو پھر ایک اور ہو جائے۔ یہ ثلاثی بیجا 'نمائش' پر ہے۔

قرآن، خدا، رسول ہے سب کی زباں پر
ہر لفظ آج، یوں ہے معانی سے بے نیاز
لکھی ہو جیسے، نام کی تختی مکان پر

حمایت علی شاعر نے 93 سال کی بھرپور زندگی جی ہے۔ وہ 14 جولائی، 1926 کو اورنگ آباد (آج کل، سنبھاجی نگر)، بھارت میں پیدا ہوئے تھے اور ٹورنٹو، کینڈا میں 15 جولائی، 2019 کو داعی اجل کو لبیک کہا۔ ان کا پیدائشی نام میر حمایت علی ہے۔ تخلص انہوں نے 'شاعر' چنا تھا۔ اور آگے چل کر وہ ادبی دنیا میں ''حمایت علی شاعر'' کے نام سے مشہور ہوئے۔ اورنگ آباد میں ابتدائی تعلیم کے بعد وہ حیدرآباد دکن منتقل ہوئے تھے۔ جہاں ان کی ملاقات ایک باوقار خاتون معراج نسیم سے ہوئی اور 1949 میں دونوں نے حیدرآباد میں شادی کر لی۔ 52 سال کی طویل رفاقت کے بعد انکی اہلیہ معراج نسیم 2001 میں ٹورنٹو، کینڈا میں انتقال کر گئیں۔ لیکن گزرنے سے پہلے شاعر کو ایک، دو، تین نہیں بلکہ پورے آٹھ بچے عطا کئے۔ جن میں چار بیٹے اور چار بیٹیاں ہیں۔ انکے بچوں کے بارے میں ہمیں زیادہ معلومات نہیں ملیں۔ صرف تین بیٹوں کے نام کا پتہ چلا جن میں روشن خیال، اوج کمال اور بلند اقبال شامل ہیں۔ ایک بات نوٹ کی آپ نے؟ لگتا ہے شاعر نے بچوں کے نام بھی شاعرانہ رکھے ہیں؟ دیرینہ ساتھی اور اپنی نصف بہتر کے گزرنے کا شاعر کے دل پر کیا اثر ہوا؟ دلچسپ کہانی ہے۔ ''ثلاثی'' کے بعد اردو ادب میں ایک اور منفرد فن کا اضافہ ہوا ہے۔ وہ کیا ہے؟ آگے چل کر اس کا مزا لیتے ہیں، لیکن اس سے پہلے ہم انکی ہجرت کے بارے میں جان لیتے ہیں کہ وہ کیوں مجبور ہوئے اپنا پیدائشی وطن چھوڑنے پر؟

حمایت علی شاعر نے تقسیم ہند کے بعد 1951 میں قریب 25 سال کی عمر میں پاکستان ہجرت کی تھی۔ بتایا جاتا ہے کہ تقسیم ہند کے بعد دکن کی سیاسی صورتحال اور کمیونسٹ کارکنوں کے خلاف کاروائیوں سے وہ تشویش میں مبتلا ہو گئے تھے۔ پہلے وہ ممبئی گئے اور وہاں سے کراچی، پاکستان۔ ہجرت سے پہلے وہ آل انڈیا ریڈیو سے وابستہ تھے۔ ہجرت کے بعد نامساعد حالات میں کراچی یونیورسٹی سے ایم اے اردو کی ڈگری بھی حاصل کی۔ نئی سرزمین پر معاشی پریشانیوں کا شکار تو ہونا ہی تھا؟ لیکن شاعر نے ہمت نہیں ہاری اور انکی نصف بہتر معراج نسیم نے ان کا بھرپور ساتھ نبھایا۔ ریڈیو پاکستان، کراچی سے اپنی ادبی اور نشریاتی زندگی کا آغاز کیا۔ جہاں انہوں نے ایک شاعر، ڈرامہ نگار، نغمہ نگار اور ریڈیو آرٹسٹ کی حیثیت سے نمایاں خدمات انجام دیں اور شہرت پائی۔ ریڈیو میں مختلف ذمہ داریاں انجام دینے کے ساتھ ساتھ، ساٹھ کے عشرے میں انھوں نے پاکستان کی فلمی دنیا ''لالی ووڈ'' میں بطور گیت کار بھی قدم رکھا اور بہت سے ایوارڈ بھی اپنے سینے پر سجائے۔

حمایت علی شاعر کے کئی تحقیقی کارناموں میں اردو ادب میں غزل کے آغاز سے لے کر عصر حاضر تک غزل کے بدلتے اسلوب اور روایات کے ساتھ ساتھ شعرائے کرام کے انداز پر بھی تفصیلی روشنی ڈالنا شامل ہے۔ آپ نے پی ایچ ڈی کے سلسلے میں اپنا مقالہ ''پاکستان میں اردو ڈرامہ''، سندھ یونیورسٹی (حیدرآباد) سے جمع کروایا۔ نہایت عالم فاضل شاعر۔ آپ کے ڈراموں کا مجموعہ ''فاصلے'' کے عنوان سے طبع ہوا۔ آپ کی ایک اور تصنیف ''شکست کی آواز'' میں منظوم ڈرامے شامل ہیں۔ حمایت علی شاعر سندھ یونیورسٹی میں درس و تدریس سے بھی وابستہ رہے اور رٹائرمنٹ کے بعد ریڈیو پاکستان سے وابستہ ہو گئے۔ بعد ازاں امریکا چلے گئے۔ 1950ء میں آپ کا شعری مجموعہ ''گھن گھرج''، بھارت سے شائع ہوا تھا۔ آپ ''نو'' عدد شعری مجموعوں کے خالق ہیں۔ ان میں سے واحد گیتوں کا مجموعہ ''سرگم'' ہے۔ دیگر مجموعوں میں ''آگ میں پھول''، ''مٹی کا قرض''، ''تشنگی کا سفر'' اور ''ہارون کی آواز'' شامل ہیں۔ حمایت علی شاعر نے اردو کے مختلف شعرا کا انتخاب ''دو دِ چراغ محفل'' کے عنوان سے شائع کیا۔ دو دِ چراغ محفل، اردو کا ایک بہت اچھا محاورہ ہے، جس کا مطلب ایسا شخص جو اپنی ذات کو دوسروں کی بھلائی کے لئے قربان کر دے۔ لفظی معنی ہیں، ''محفل کے چراغ کا دھوں''۔ شیخ ایاز کے بارے میں ایک جامع تحقیق ''شیخ ایاز'' کے عنوان سے ہی جو اسی عنوان سے شائع ہوئی۔ 1979ء میں آپ کی دوسری تحقیق ''اردو نعتیہ شاعری کے 700 سال'' ہندوستان سے شائع ہوئی۔ ''برزخ'' آپ کے نثری ڈراموں پر مبنی کتاب کا نام ہے۔ شعر و شاعری کے علاوہ آپ صحافت، ادارت، درس و تدریس، فلم سازی، ہدایت کاری اور نغمہ نگاری سے بھی منسلک رہے۔ آپ نے حیدرآباد سندھ میں دو اخباروں میں بھی ملازمت کی جن کے نام ''جناح'' اور ''منزل'' تھے۔ ساتھ ہی آپ نے حیدرآباد سندھ میں ''ارژنگ'' کے نام سے ایک ثقافتی ادارہ بھی قائم کیا تھا۔ حمایت علی شاعر نے دو فلمیں ''لوری'' اور ''گڑیا'' بھی بنائیں۔ اور فلم ''آنچل'' اور ''دامن'' کے لیے نغمہ نگاری پر آپ کو 'نگار ایوارڈز' سے بھی نوازا گیا تھا۔

حمایت علی شاعر اردو ادب کے ممتاز شاعر، ادیب، ڈرامہ نگار اور نغمہ نگار تھے۔ ان کا شمار جدید اردو شاعری کے اہم تخلیق کاروں میں ہوتا ہے۔ ان کی شاعری میں محبت، انسان دوستی، وطن سے محبت، روحانیت اور سماجی شعور نمایاں موضوعات ہیں۔ انہوں نے غزل، نظم، گیت، ملی نغمے، ڈرامے اور فلمی گیت بھی لکھے ہیں۔ حمایت علی شاعر نے اردو نظم اور غزل دونوں میں منفرد اسلوب اختیار کیا۔ ان کے ملی نغمے اور فلمی گیت بھی پاکستان میں بے حد مقبول ہوئے ہیں۔ ان کی زبان سادہ مگر پُراثر ہے، اور ان کے کلام میں موسیقیت نمایاں نظر آتی ہے۔

حکومت پاکستان نے انہیں ان کی ادبی خدمات کے اعتراف میں صدارتی ''تمغۂ حسنِ کارکردگی'' سے نوازا تھا۔ جسے انگریزی میں ''پرائیڈ آف پرفارمنس'' کہتے ہیں۔ انہیں متعدد ادبی اداروں کی جانب سے بھی اعزازات اور انعامات ملے ہیں۔ ایک ہزار نو سو نانوے میں شاعر کو [مخدوم محی الدین انٹرنیشنل ایوارڈ'' سے بھی نوازا گیا تھا، جو دہلی میں پیش کیا گیا تھا۔ محبت اور انسانی جذبات کی گہری عکاسی، قومی جذبہ اور وطن سے محبت، کلاسیکی روایت اور جدید احساسات کا حسین امتزاج، رواں، مترنم اور دل نشین زبان۔ ان کا ایک معروف شعر ملاحظہ ہو:

یہ کیا ضرور ہے کہ، جسے ہم کہیں سحر
وہی سحر ہو، جسے رات مانتے ہیں لوگ

حمایت علی شاعر کا شمار اُن ادیبوں میں ہوتا ہے جنھوں نے اردو شاعری، ملی نغموں اور فلمی گیتوں کے ذریعے کئی دہائیوں تک اردو ادب کو مالا مال کیا۔ ان کی تخلیقات آج بھی ادب کے شائقین میں مقبول ہیں۔ حمایت علی شاعر کی ادبی خدمات بہت وسیع ہیں۔ ان کی شاعری، کتابیں اور ملی و فلمی نغمے آج بھی اردو ادب کا قیمتی سرمایہ سمجھے جاتے ہیں۔ ان کی اہم تصانیف میں، آگ میں پھول، جوان کا پہلا شعری مجموعہ ہے، جسے بہت پذیرائی ملی تھی۔ مٹی کا قرض، تشنگی کا سفر، حرف حرف روشنی اور کلیات شاعر، جو ان کی شاعری کا جامع مجموعہ ہے۔ حمایت علی شاعر نے پاکستانی فلموں کے لیے بھی یادگار گیت لکھے ہیں۔ ان کے مشہور نغمے ہیں۔ جاگ اٹھا ہے سارا وطن، نہ چھڑا سکو گے دامن، جب رات ڈھلی، ہر قدم پر نت نئے سانچے میں ڈھل جاتے ہیں لوگ، تجھ کو معلوم نہیں وغیرہ۔ حمایت علی شاعر کے چند معروف اشعار ملاحظہ ہوں۔

کس طرح انتقام لیا، اپنے آپ سے
تجھ سے وفا نہ کی، تو کسی سے وفا نہ کی

ایک اور ملاحظہ ہو:

پھر مری آس بڑھا کر مجھے مایوس نہ کر
حاصلِ غم کو خدارا، غمِ حاصل نہ بنا

شاعر کا ایک اور شاہکار رومانٹک شعر حاضر خدمت ہے۔

آج اے دل لب ور خسار کی باتیں ہی سہی
وقت کٹ جائے گا کچھ پیار کی باتیں ہی سہی

پہلی ہجرت کے بعد شاعر نے اپنے پیدائشی وطن کو بھولا نہیں تھا۔ ہر سال دو سال بعد وہ بھارت، خصوصاً، اورنگ آباد کے چکر لگاتے رہتے تھے۔ ''آئینہ در آئینہ''، منظوم خودنوشت ہے، ثلاثی کے بعد حمایت علی شاعر کی یہ ایک اور اختراع ہے۔ اکثر سوانح حیات نثر میں پڑھنے کو ملتے ہیں، لیکن شاعر نے شاعری کے ذریعہ ایک اور تجربہ کیا اور بہت کامیاب رہے۔ آپ نے اکثر ضرور سنا ہوگا کہ ''ہر کامیاب مرد کے پیچھے عورت کا ہاتھ ہوتا ہے''۔ یہ کہاوت شاعر کی زندگی کی حقیقی کہانی کی طرح ہے۔ آپ نے یہ محاورہ بھی ضرور سنا ہوگا کہ ''ایک جان دو قالب'' شاعر اور انکی ''غزل'' محترمہ معراج نسیم کی جوڑی ایک جان دو قالب کی طرح، کیا نہیں تھی؟ آئینہ در آئینہ، جو منظوم خودنوشت ہے، جس میں شاعر نے اپنی ''غزل'' کو کس طرح یاد کیا ہے ملاحظہ ہو

میں کچھ نہ کہوں اور یہ چاہوں کہ مری بات
خوشبو کی طرح اڑ کے ترے دل میں اتر جائے

''رب نے بنا دی جوڑی''؟ فلمی نام اور گیت ہے۔ ہاں فلم سے یاد آیا، شاعر نے آگے چل کر جب اولاد بڑی ہونے لگی تو اپنی اہلیہ کے مشورہ پر فلمی دنیا سے کنارہ کشی بھی کر لی تھی۔ ''بیوی ہو تو ایسی''؟ محترمہ معراج نسیم کا کردار ایک وفادار شریک حیات، صابر ساتھی اور شاعر کی زندگی کے استحکام کا مرکز بن کر سامنے آتا ہے۔ بیکل اُتساہی نے کہا تھا:

نشہ و کیف غزل، حُسن غزل، جانِ غزل
آ تجھے گیت کا اندازِ ترنم، دے دوں

جون ایلیا نے کہا تھا:

بہت نزدیک آتی جا رہی ہو
بچھڑنے کا ارادہ کر لیا کیا

شاعر کی دوستی اور تعلقات اپنے ہم عصر شاعروں اور دانشوروں سے بھی بہت اچھے رہے، جن میں فیض احمد فیض، محبتوں اور محنتوں کا دکنی شاعر مخدوم محی الدین، علی سردار جعفری، کیف آعظمی وغیرہ شامل ہیں۔ آپ نے ایک بات اور نوٹ کی ہوگی کہ ہم نے مضمون کی ہیڈنگ میں ''بھرپور'' زندگی کا شوشہ استعمال کیا ہے۔ پورا مضمون پڑھنے کے بعد کیا آپ ہم سے متفق ہیں؟ حمایت علی شاعر، 93 برس کی عمر میں ''بھرپور'' زندگی جی کر 15 جولائی 2019ء کو کینیڈا کے شہر ٹورانٹو میں بعارضہ قلب رحلت فرما گئے تھے، جہاں وہ اپنے بیٹے بلند اقبال کے پاس مقیم تھے۔ شاعر کا اقبال یقیناً، بلند ہے۔ چلتے چلتے شاعر کا ایک اور رومانوی شعر حاضر ہے۔

چاہت کا سفر ہو، نہ کوئی حرف لبوں پر
دل سوچ کے رکھوں میں تری راہ کو تک جائے

ای سی ایل کان کن کام سے گھر واپسی کے دوران حادثے میں جاں بحق، معاوضے کی مانگ پر احتجاج

آسنسول: 31/ جولائی، (عوامی نیوز سروس): ایک ای سی ایل ملازم، جو کولیری کی کان میں کام کرنے کے بعد گھر لوٹ رہا تھا، سڑک حادثے میں ہلاک ہوگیا۔ اس واقعہ کے بعد ای سی ایل کے سنگرام علاقے میں جے کے نگر کولیری کمپلیکس میں کشیدگی اور ہنگامہ ہوگیا، مزدور یونینوں نے متوفی کے اہل خانہ کو مناسب معاوضہ اور نوکری دینے کا مطالبہ کرتے ہوئے احتجاج کیا حادثہ کیسے ہوا؟ ہلاک ہونے والے کان کن کا نام 48 سالہ سبل ماجھی تھا۔ وہ جموڑیہ کے بیچ پور علاقے کا رہنے والا تھا کام سے گھر لوٹتے ہوئے، وہ نیشنل ہائی وے-19 (NH-19) پر سنگرام گیٹ کے سامنے ایک نامعلوم گاڑی سے ٹکرا گیا، جس سے وہ شدید زخمی ہو گیا مقامی لوگوں اور پولیس نے اسے پہلے آسنسول ضلع اسپتال لے گئے جہاں ان کی حالت بگڑنے پر اسے درگاپور کے ایک پرائیویٹ اسپتال لے جایا جا رہا تھا لیکن راستے میں ہی اس کی موت ہو گئی۔ واقعہ کی اطلاع ملتے ہی مختلف مزدور تنظیموں کے قائدین اور کارکنان جے کے نگر کولیری کے سامنے جمع ہو گئے۔ بائیں بازو کی مزدور تنظیموں CITU، BMS، HMS، INTUC، INTTUC اور KKSC سمیت کئی تنظیموں نے مشترکہ طور پر احتجاج کیا مظاہرین کا کہنا تھا کہ چونکہ ڈیوٹی سے گھر واپس آتے ہوئے ملازم کی موت ہوئی اس لیے انتظامیہ ای سی ایل مرنے والوں کے لواحقین کو مناسب معاوضہ اور ایک فرد کو نوکری دی جائے۔ انتظامیہ کی یقین دہانی کے بعد صورتحال معمول پر آگئی۔ واقعہ کی اطلاع ملتے ہی پولیس جائے وقوعہ پر پہنچ گئی، مزدور یونینوں اور کولیری انتظامیہ کے درمیان بات چیت کی انتظامیہ کی جانب سے مناسب کارروائی اور ضروری اقدامات کی یقین دہانی کے بعد احتجاج ختم کر دیا گیا اور حالات معمول پر آگئے۔

چوری کے الزام میں سی سی ٹی وی فوٹیج کی بنیاد پر دو خواتین گرفتار

آسنسول: 31/ جولائی، (عوامی نیوز سروس): درگاپور کے کوکنسا تھانہ علاقے کے پریاگ راج علاقے میں صبح ایک گھر سے ایک بیگ چوری ہوگیا۔ سی سی ٹی وی فوٹیج میں دو خواتین کو، ایک بچے کو اپنی بانہوں میں اٹھائے ہوئے، دروازہ کھول کر بیگ لے کر فرار ہوتے ہوئے دکھایا گیا اس کے بعد گھر کے مالک نے سی سی ٹی وی فوٹیج کے ساتھ پولیس سے رابطہ کیا اور واقعہ کی اطلاع دی۔ پولیس نے فوٹیج کو محفوظ کرلیا ہے۔ انہیں مختلف مقامات پر بھیج دیا گیا۔ دریں اثنا، دونوں خواتین کو پکڑا گیا چوراہا بازار میں پہنچ گئیں۔ ٹریفک گارڈ پولیس کی توجہ سے نہ بچ سکیں۔ سی سی ٹی وی فوٹیج کی بنیاد پر ڈیوٹی پر تعینات پولیس نے ان کی شناخت کر کے گرفتار کرلیا۔ اطلاع ملنے پر کوکنسا تھانے کی پولیس جائے وقوعہ پر پہنچی اور دونوں خواتین کو پوچھ گچھ کے لیے تھانے لے گئی۔ جس کے گھر میں چوری کی واردات ہوئی وہاں کی ایک خاتون نے بتایا کہ چوری شدہ بیگ میں نقدی، اے ٹی ایم کارڈ اور کئی اہم کاغذات تھے۔ اگرچہ ملزمہ خواتین کو پکڑ لیا گیا ہے لیکن تاحال مسروقہ بیگ برآمد نہیں ہوسکا ابتدائی تفتیش کے بعد پولیس کو شبہ ہے کہ یہ خواتین دیگر افراد کے ساتھ مل کر اس واقعے میں ملوث ہوسکتی ہیں۔ پولیس نے دونوں خواتین سے پوچھ گچھ کی ہے اور پورے معاملے کی تحقیقات کر رہی ہے۔

اسٹیل انڈسٹری بزنس میٹنگ میں سرمایہ کاری پر تبادلہ خیال

آسنسول: 31/ جولائی، (عوامی نیوز سروس): مغربی بنگال میں اسٹیل انڈسٹری کی توسیع اور مغربی بنگال میں نئی سرمایہ کاری کو راغب کرنے کے لیے درگاپور کے فارچیون ہوٹل میں ایک عظیم الشان اسٹیل انڈسٹریل بزنس میٹ کا انعقاد کیا گیا۔ سائوتھ بنگال فیڈریشن آف کامرس اینڈ انڈسٹری (ایس بی ایف سی آئی) درگاپور چیپٹر اور رانی گنج انڈسٹریز اینڈ ٹریڈرز ایسوسی ایشن کے اشتراک سے منعقد اس تقریب میں 80 سے زائد اسٹیل کمپنیوں اور صنعتی اداروں کے نمائندوں نے شرکت کی۔ اس تقریب کے مہمان خصوصی ڈاکٹر اجے پودار، ریاستی پی ڈبلیو ڈی وزیر، اور تاپس رائے، عوامی کاروباری اداروں اور صنعتی تعمیر نو کے وزیر تھے۔ دونوں وزراء نے ریاست میں صنعتی ترقی اور اسٹیل کی صنعت کو فروغ دینے کے حکومت کے عزم کا اعادہ کیا۔ وزیر تاپس رائے نے کہا کہ درگاپور مغربی بنگال کا اسٹیل کیپٹل ہے اور خام مال، سڑک اور ریل رابطے کی دستیابی کی وجہ سے سرمایہ کاری کے بے پناہ امکانات پیش کرتا ہے۔ انہوں نے کہا کہ ریاستی حکومت صنعت کی حوصلہ افزائی کے لیے بجلی کے نرخوں میں ریلیف، سنگل ونڈو اسکیم اور دیگر مراعات فراہم کرے گی۔ یہ کلسٹرز اور دیگر ضروری سہولیات فراہم کر رہا ہے۔ دریں اثنا، ڈاکٹر اجے پودار نے بتایا کہ اس طرح کے کاروباری اجلاس حکومت اور صنعت کے درمیان براہ راست رابطہ قائم کرتی ہے، جس سے MSMEs سے لے کر اسٹیل کے بڑے یونٹس تک سب کو فائدہ پہنچے گا اور صنعتی ترقی کو ایک نئی تحریک ملے گی۔ میٹنگ میں صنعتکار شنکر لال ماونڈیا، اجے کھیتان، پون ماونڈیا، درگاپور انڈسٹریز ایسوسی ایشن کے انیل اگروال، ایس بی سی ایف آئی درگاپور کے راکیش بھاٹو، رانی گنج انڈسٹریز اینڈ ٹریڈرز ایسوسی ایشن کے راجندر پرساد چودھری، ایم ایل اے چندر شیکھر بنرجی اور ایم ایل اے لکھن گھورائی کے ساتھ عوامی نمائندے اور کئی صنعتکاروں نے شرکت کی اس دوران صنعت کے نمائندوں نے حکومت کے سامنے بجلی کے نرخوں میں کمی، لاجسٹک اخراجات میں کمی، خام مال کی بلاتعطل فراہمی کو یقینی بنانے اور برآمدات کے فروغ کے مطالبات رکھے رانی گنج انڈسٹریز اینڈ ٹریڈرز ایسوسی ایشن کے راجندر پرساد چودھری اور درگاپور انڈسٹریز ایسوسی ایشن کے انیل اگروال نے کہا کہ ریاستی حکومت کی صنعت دوست پالیسیوں سے اسٹیل کے شعبے میں مثبت ماحول پیدا ہوا ہے۔ انہوں نے یقین ظاہر کیا کہ مغربی بنگال اگلے تین سے چار سالوں میں ملک میں اسٹیل پیدا کرنے والی سرفہرست تین ریاستوں میں سے ایک بن سکتا ہے۔

کلٹی بلاک کانگریس کا مظاہرہ

آسنسول: 31/ جولائی، (عوامی نیوز سروس): کلٹی بلاک کانگریس نے آسنسول میونسپل کارپوریشن ہیڈکوارٹر پہنچ کر کلٹی سمیت پورے میونسپل علاقے میں بہتر شہری خدمات اور مختلف عوامی مسائل کے حل کا مطالبہ کرتے ہوئے ایک میمورنڈم پیش کیا میٹنگ کے دوران کلٹی بلاک کانگریس صدر سکانتا داس نے کہا کہ آسنسول میونسپل کارپوریشن میں ترنمول کانگریس کے دور حکومت میں بڑے پیمانے پر بدعنوانی ہوئی تھی انہوں نے الزام لگایا کہ کلٹی بورو آفس میں ٹیکس کی رقم کے غبن سے لے کر خود مدد گروپوں کے ذریعے اسکول یونیفارم کی تیاری تک بڑے پیمانے پر بے ضابطگیاں اور بدعنوانی ہوئی ہیاس وقت کے میئر بیدھان اپادھیائے نے ان معاملات کی تحقیقات کا حکم دیا تھاضلع مجسٹریٹ سے شکایت درج کرائی گئی۔ اس وقت انہیں یقین دلایا گیا تھا کہ پولیس کیس درج کیا جائے گا لیکن آج تک کوئی ٹھوس کارروائی نہیں کی گئی انہوں نے مطالبہ کیا کہ پارکنگ کے انتظامات کے لیے جلدازجلد ایک جائز ٹینڈر کا عمل شروع کیا جائے تاکہ بازار میں آنے والوں کو کوئی پریشانی نہ ہو۔ کانگریس قائدین نے یہ بھی کہا کہ ریاست میں بی جے پی کی ڈبل انجن حکومت اور میونسپل کارپوریشن میں ایڈمنسٹریٹر کی تقرری کے باوجود عوام کو ضروری شہری خدمات کا فقدان انتظامی ناکامی کا ثبوت ہے انہوں نے انتباہ دیا کہ اگر مسائل کو جلد حل نہیں کیا گیا تو کانگریس ایک بڑی عوامی تحریک شروع کرے گی۔

ایس ٹی ایف نے جموڑیہ سے غیر قانونی اسلحہ ڈیلر خیر العالم کو گرفتار کیا

آسنسول: 31/ جولائی، (عوامی نیوز سروس): مغربی بردوان ضلع کے جموڑی علاقے میں غیر قانونی ہتھیاروں کے خلاف ایک بڑے کریک ڈاؤن میں اسپیشل ٹاسک فورس (ایس ٹی ایف) نے ایک مبینہ اسلحہ ڈیلر کو گرفتار کیا ہے اس کارروائی سے علاقے میں کہرام مچ گیا ہے۔ گرفتار ملزم کے قبضے سے دو غیر قانونی اسلحہ اور ایک راؤنڈ گولہ بارود برآمد ہوا اطلاعات کے مطابق، اسپیشل ٹاسک فورس (ایس ٹی ایف) کو ایک خفیہ اطلاع ملی کہ جموڑیہ پولیس اسٹیشن کے تحت کیندا کے بیلباد بس اسٹینڈ کے قریب ایک نوجوان غیر قانونی ہتھیار کے ساتھ موجود ہیاطلاع پر کارروائی کرتے ہوئے ایس ٹی ایف کی ٹیم نے فوراً علاقے کو گھیرے میں لے لیا اور چھاپہ مارا۔ آپریشن کے دوران 24 سالہ خیر العالم چودھری کو حراست میں لے لیا گیا تلاشی کے دوران اس کے پاس سے دو غیر قانونی آتشیں اسلحہ اور ایک راؤنڈ گولہ بارود برآمد ہوا۔ پولیس کے مطابق گرفتار ملزم پنڈیشور تھانہ علاقہ کے دلور باندھ علاقہ کا رہنے والا ہے۔ ابتدائی تحقیقات سے پتہ چلتا ہے کہ وہ اسلحے کی اسمگلنگ کے ایک بڑے نیٹ ورک سے منسلک ہوسکتا ہیاس کا تعین کرنے کے لیے اسپیشل ٹاسک فورس (ایس ٹی ایف) اب ملزم سے اچھی طرح سے تفتیش کر رہی ہے اچھی طرح پوچھ گچھ کر کے پولیس یہ جاننے کی کوشش کر رہی ہے کہ یہ ہتھیار کہاں سے لائے گئے اور کس کو پہنچائے جانے تھے۔ تفتیش کے بعد ملزم کو جموڑیہ تھانے لایا گیا، جہاں ضروری قانونی کارروائیاں مکمل کی گئیں اس کے بعد اسے سہ پہر ضلعی عدالت میں پیش کیا گیا جہاں پولیس نے مزید تفتیش کے لیے ضروری قانونی کارروائی شروع کی۔ تفتیشی ایجنسیوں کا خیال ہے کہ یہ گرفتاری اسلحے کے ایک بڑے نیٹ ورک کو بے نقاب کرنے میں اہم ثابت ہوسکتی ہے۔ ایس ٹی ایف کیس میں ملوث دیگر افراد کی شناخت اور گرفتاری کے لیے بھی تحقیقات کو بڑھا رہی ہے مزید گرفتاریوں کے لیے بھی تفتیش جاری ہے انتظامیہ نے واضح کیا ہے کہ اسلحے کے غیر قانونی کاروبار میں جو بھی ملوث ہوا اس کے خلاف سخت کارروائی جاری رہے گی۔

☆☆

رانی گنج ٹریفک پولس کی قومی شاہراہ 19 پر بیداری مہم

آسنسول: 31/ جولائی، (عوامی نیوز سروس): اکثر سڑک حادثات پر قابو پانے اور ٹریفک سیفٹی کے بارے میں لوگوں میں بیداری بڑھانے کے مقصد سے رانی گنج ٹریفک محکمہ نے ایک خصوصی عوامی بیداری مہم شروع کی ہے یہ مہم مغربی بردوان ضلع انتظامیہ کی طرف سے منعقدہ روڈ سیفٹی جائزہ اجلاس کے فوراً بعد شروع کی گئی۔ مہم کے ایک حصے کے طور پر، ٹریفک پولیس نے پیدل چلنے والوں، مقامی لوگوں اور ڈرائیوروں کو سڑک کی حفاظت کے قوانین کے بارے میں مطلع کرنے کے لیے رانی سیر موڑ کے قریب NH-19 پر مائیکروفون کا استعمال کیا۔ پولیس نے لوگوں پر زور دیا کہ وہ قومی شاہراہ پر غیر مجاز اور خطرناک کٹ آؤٹ سے گزرنے کے بجائے صرف نامزد انڈر پاس استعمال کریں۔ ٹریفک حکام نے بتایا کہ NH-19 پر گاڑیاں تیز رفتاری سے سفر کرتی ہیں۔ اس لیے وقت بچانے کے لیے کٹ آؤٹ کے ذریعے سڑک عبور کرنا جان لیوا ثابت ہوسکتا ہے۔ حادثات سے بچنے کے لیے انڈر پاس استعمال کرنے کی اپیل انہوں نے کہا کہ زیادہ تر سڑک حادثات معمولی غفلت کی وجہ سے ہوتے ہیں جنہیں ٹریفک قوانین پر عمل کر کے آسانی سے روکا جاسکتا ہے۔ غور طلب ہے کہ آسنسول میں ضلع انتظامیہ کی عمارت میں ایک میٹنگ ہوئی جس کی صدارت ڈسٹرکٹ مجسٹریٹ ایس پنابلم نے کی، جس میں نیشنل ہائی وے اتھارٹی، پولس انتظامیہ اور متعلقہ محکموں کے افسران موجود تھے۔ میٹنگ میں NH-19 پر حادثات کی وجوہات، خطرناک مقامات اور سڑک کے حفاظتی اقدامات کا تفصیلی جائزہ لیا گیا۔ عہدیداروں نے بتایا کہ سڑک کی حفاظت کے لیے عوامی بیداری سب سے مؤثر اقدام ہے۔

بی جے پی یوا مورچہ لیڈر اور ٹریفک پولس کے درمیان مبینہ جھڑپ

آسنسول: 31/ جولائی، (عوامی نیوز سروس): مغربی بردوان ضلع کے ہری پور بازار میں پنڈیشور ٹریفک پولیس کے ذریعہ چلائی گئی ہیلمٹ چیکنگ مہم کے دوران بی جے پی یووا مورچہ جموڑیہ کے لیڈر دیواشیش دوبے اور ٹریفک پولیس کے درمیان مبینہ جھڑپ کا ویڈیو سوشل میڈیا پر تیزی سے وائرل ہو رہا ہے تاہم وائرل ویڈیو کی آزادانہ طور پر تصدیق نہیں ہوسکی اطلاعات کے مطابق ہیلمٹ چیکنگ مہم کے دوران ٹریفک پولیس نے بغیر ہیلمٹ کے دو پہیہ گاڑی چلانے والے دیواشیش دوبے کو روکا اور ٹریفک قوانین کی خلاف ورزی پر چالان جاری کیا۔ بتایا جاتا ہے کہ چالان کی کارروائی کے دوران پولیس اور دیواشیش دوبے کے درمیان جھگڑا ہوا۔ ایک راہگیر نے اس واقعے کو فلمایا اور اسے سوشل میڈیا پر شیئر کیا، جو تیزی سے وائرل ہوگیا وائرل ویڈیو کی صداقت کی آزادانہ طور پر تصدیق نہیں کی گئی ہے اور نہ ہی اس معاملے میں ٹریفک پولیس یا پولیس انتظامیہ کی جانب سے کوئی سرکاری بیان جاری کیا گیا ہے۔

قاضی نذرول یونیورسٹی میں مستقل اردو فیکلٹی کی مانگ، انجمن ترقی اردو ہند کی وائس چانسلر کو عرضداشت

آسنسول: 31/ جولائی، (عوامی نیوز سروس): انجمن ترقی اردو ہند ضلع پچھم بردوان آسنسول کے چند ممبروں محمد سجاد حسین، غلام رسول، محمد شکیل احمد، محمد ساجد انصاری اور محمد سلیمان پر مشتمل ایک وفد قاضی نذرل یونیورسٹی کے وائس چانسلر پروفیسر اوپندو پادھیا؟ سے ملاقات کرنے کے لئے یونیورسٹی گئے۔ ماسٹر سلیمان سکریٹری انجمن نے بتایا کہ وائس چانسلر نے وفد کا استقبال خندہ پیشانی کے ساتھ کیا وفد نے دوران گفتگو وائس چانسلر سے کہا کہ انجمن ترقی اردو ہند ضلع پچھم بردوان آسنسول کے ذمہ داران یونیورسٹی کے قیام سے ہی اردو اور اردو طالب علموں کے حق کے لئے مطالبہ کرتی رہی ہے انجمن کے مطالبہ کا ہی نتیجہ ہے کہ قاضی نذرل یونیورسٹی کے کیمپس میں اردو ایم-ایشعبہ قائم ہوا ہمارا دوسرا اور اہم مطالبہ یہ ہے کہ یونیورسٹی کیمپس میں مستقل اردو فیکلٹی قائم کیا جائےاب تک جزوی لکچرار سے اردو شعبہ زندہ رکھا گیا ہے وائس چانسلر نے ہمارا مطالبہ بغور سننے کے بعد کہا کہ میں بھی چاہتا ہوں کہ اردو کے لئے مستقل بحالی ہو لیکن فنڈ کی کمی کی وجہ سے مذکورہ شعبہ متاثر ہو رہا ہے موصوف نے واضح کیا کہ جس کورس میں داخلہ فیس زیادہ ہے اس رقم سے جزوی لکچرار کی تنخواہ ادا کی جارہی ہے نیز بجلی بل اور صفائی عملہ کی تنخواہ بھی۔ وائس چانسلر نے وعدہ کیا کہ میں آپ لوگوں کا مطالبہ اعلی عہدداروں تک ضرور پہنچاؤں گا اور میری بھی کوشش ہوگی کہ جلد سے جلد اردو فیکلٹی قائم ہوجائے وائس چانسلر نے وفد کو خود سے دروازے تک الوداع کہنے کے بعد کہا کہ آپ لوگ برابر آتے رہیں۔

☆☆

روپنارائن پور میں بیرونی شرپسندوں پر بدامنی پھیلانے کا الزام

آسنسول: 31/ جولائی، (عوامی نیوز سروس): یہ الزام سامنے آیا ہے کہ مغربی بردوان ضلع کے سالان پور پولیس اسٹیشن کے تحت بی-2، سیکٹر-3، روپنارائن پور پھاڑی میں واقع ہندوستان کیبلز کوارٹرس کے علاقے میں دیرینہ پرامن ماحول کو درہم برہم کیا گیا ہے۔ مقامی لوگوں کا کہنا ہے کہ کچھ افراد علاقے میں مسلسل بدامنی پھیلا رہے ہیں اور باہر سے سماج دشمن عناصر کو لا کر کشیدگی کا ماحول بنا رہے ہیں مقامی باشندوں کے مطابق، وہ ہندوستان کیبلز کوارٹرز میں تقریباً 40 سالوں سے سکون سے رہ رہے ہیں۔ تاہم گزشتہ ایک ماہ سے کچھ رہائشی مسلسل تنازعات اور بدامنی پیدا کر رہے ہیں۔ ان کا الزام ہے کہ حالات کو خراب کرنے اور علاقے میں ہجوم جمع کرنے کے لیے باہر کے لوگوں کو بلایا جارہا ہےجس سے تشدد اور جھڑپوں کے متعدد واقعات رونما ہو رہے ہیں علاقہ مکینوں کا کہنا ہے کہ ان واقعات کی وجہ سے پورے علاقے میں خوف کی فضا چھائی ہوئی ہے اور عام لوگ دہشت کے سائے میں زندگی گزارنے پر مجبور ہیں۔ انہوں نے الزام لگایا کہ کچھ مقامی افراد اور باہر کے سماج دشمن عناصر کی سرگرمیاں علاقے کے امن وسلامتی کو درہم برہم کر رہی ہیں اس واقعہ کے حوالے سے اہل علاقہ نے پولیس انتظامیہ سے فوری مداخلت اور ملزمان کے خلاف سخت قانونی کارروائی کا مطالبہ کیا ہے تاکہ علاقے میں امن بحال ہو اور عام شہری محفوظ ماحول میں رہ سکیں۔

تنظیم آواز نے عظیم افسانہ نگار اور مصنف منشی پریم چند کو یاد کیا

آسنسول: 31/ جولائی، (عوامی نیوز سروس): مذہبی اور لسانی اقلیتوں کی تنظیم آواز نے دوسرے ہم خیال تنظیموں کے ساتھ مل کر آسنسول کے جموڑیہ بازار میں سیدھو کانو مجسمہ کے پاس عظیم افسانہ نگار اور مصنف منشی پریم چند کوان کی ایک سو پینتالیس ویں یوم پیدائش کے موقع پر خراج عقیدت پیش کیا واضح ہو کہ منشی پریم چند جن کا اصلی نام دھنپت رائے تھا کی پیدائش بنارس کے قریب لمہی گاؤں میں اکتیس جولائی 1880 کو ہوئی تھی آپ نے کچھ دنوں تک نواب رائے کے نام سے لکھنا شروع کیا 1907 میں سوز وطن پر انگریزی حکومت کی پابندی کے بعد آپ کے دوست دیا نارائین نے آپ کو منشی پریم چند کے نام سے لکھنے کا مشورہ دیا اور اس کے بعد سے دھنپت رائے منشی پریم چند کے نام سے مشہور زمانہ مصنف ہوگئے۔ آج تک دنیا اسی نام سے جانتی ہے۔ آپ کی سینکڑوں تصانیف ہیں جو سماج کے ٹھیکہ داروں کو آئینہ دکھاتی ہیں 1921 میں نوکری سے استعفیٰ دے کر آپ مہاتما گاندھی کے عدم تعاون تحریک میں شامل ہوگئے۔ اس موقع پر موجود لوگوں نے منشی پریم چند کو گلہائے عقیدت پیش کیا پروگرام کے کنوینر جناب بکاش یادو نے نقابت کی اور صدارت کے فرائض انجام دے کر محفل کو کامیاب بنایا اس موقع پر جموڑیہ میونسپلٹی کے سابق کاؤنسلر جناب بھرت پاسوان، آواز جموڑی ٹاؤن کمیٹی کے سکریٹری جناب محمد ظہیر، پروگرام کنوینر جناب بکاش یادو اور آواز پچھم بردوان ضلع کمیٹی کے سکریٹری جناب نعمان اسفر خان نے سامعین کو خطاب کیا مقررین نے منشی پریم کی تصانیف میں سے کء ایک تصانیف خصوصاً حج اکبر کا تذکرہ کیا۔ بعد میں بکاش یادو نے حاضرین کا شکریہ ادا کر کے پروگرام کے اختتام کا اعلان کیا۔

بقیہ صفحہ اول کی

بقیہ: کرناٹک کے کانگریسی

یہ سارے تو دھن دولت کے سمراٹ تھے اب نچلے طبقے میں آتے ہیں کشمیر کے وزیر اعلیٰ عمر عبداللہ 55.24 لاکھ، دوسرے نمبر پر بنگال کے وزیر اعلیٰ شوبھندو ادھیکاری جن کی کل جائیداد 85.87 لاکھ، سالانہ آمدنی 17.38 لاکھ 2026 میں وزیر اعلیٰ کی کرسی سنبھال لی ہے۔

بقیہ: صرف میں ہی نہیں

کارکن تھا۔ گرفتار ہونے والے کے پاس سے شوبھندو کے اسفار کی ساری خبریں بھی تھیں۔ جیش محمدی کا وہ دہشت گرد جمیم شوبھندو پر حملے کرنے کی سازش رچ رہا تھا۔ دہشت گرد پارٹی کا اس میں پورا ہاتھ بھی تھا۔ اب صرف شوبھندو ہی نہیں جیش کے نرغے میں اور بھی کئی اہم شخصیتیں ہیں۔ نبانو کے ایک پریس کانفرنس میں شوبھندو نے پوری بات کھل کر بتادی۔ یہ بھی ظاہر کردیا کہ ان کے ایم او ایس امیش راؤ بھی ہدف میں ہیں۔ اب وہ آئندہ پریس کانفرنس کر کے ساری بات ایس ٹی ایف کے گوش گزار کریں گے۔

آسنسول میں ماحولیاتی تحفظ کیلئے منفرد پہل 13 اسکولوں کے طلبہ کے ساتھ سیڈ بال کیمپ

آسنسول 31 جولائی (عوامی نیوز سروس) درخت لگانے کی مہم کے درمیان، این جی اوراودھا ٹرسٹ نے ماحولیاتی تحفظ کی ایک منفرد پہل شروع کی ہے، جس میں آسنسول کے 13 اسکولوں کے طلبہ شامل ہیں۔ طلباء نے مختلف درختوں کے بیجوں کو مٹی میں لپیٹ کر سیڈ بالز بنائیں انہیں لپیٹ کر 'سیڈ بالز' تیار کی گئیں۔ یہ سیڈ بالز آسنسول-بردوان اور آسنسول-دھنباد ریلوے لائنوں پر چلنے والی ٹرینوں سے ریلوے لائن کے دونوں طرف پھینکی جائیں گی توقع ہے کہ یہ بیج مون سون کے دوران اگیں گے اور ریلوے لائن کے ساتھ ہریالی بڑھانے میں مدد کریں گیاس مہم کی ذمہ داری ایک این جی او نے لی ہے، جوان سیڈ بالز کو ٹرینوں کے ذریعے تقسیم کرے گی اس موقع پر آسنسول کے نانی گوپال اسکول میں ایک خصوصی پروگرام کا انعقاد کیا گیا ریاستی شہری ترقیات کے وزیر اگنی مترا پال مہمان خصوصی تھی این جی او کے صدر آنند سنگھ، آسنسول اسکول انسپکٹر وویک رائے اور دیگر معززین بھی موجود تھے۔ وزیر اگنی مترا پال نے طلباء کے اختراعی اور ماحول دوست اقدام کی تعریف کرتے ہوئے کہا کہ اس طرح کی کوششیں معاشرے میں ماحولیاتی تحفظ کے بارے میں بیداری پیدا کرنے میں اہم کردار ادا کرتی ہیں۔ انہوں نے اس اقدام کے لیے این جی او کی بھی تعریف کی۔ آنند سنگھ نے بتایا کہ کیمپ میں سرکاری اور نجی دونوں طرح کے 13 اسکولوں کے طلباء نے حصہ لیا۔ کل 700 سیڈ بالز تیار کی گئیں۔

بقیہ: این سی پی آئی پارلیمنٹ

فیصلہ نہیں لیا ہے۔ حالانکہ این ڈی اے نے زبانی طور پر انہیں شراکت دار تسلیم کیا ہے۔ اس کے باوجود سدیپ بنرجی، ستابدی رائے پارلیمنٹ میں تیر رہے ہیں۔ بیر بھوم کے ایم پی نے جمعہ کو وزیر اعظم نریندر مودی سے ملاقات کی، ان کے مسائل کے فوری حل کی خواہش کی۔ اس نے کھل کر اپنے مسائل بتائے۔

جمعہ کی دوپہر ستابدی رائے پارلیمنٹ میں وزیر اعظم کے دفتر گئے اور مودی سے ملاقات کی۔ اس نے بنیادی طور پر دو مسائل پر بات کی۔ سب سے پہلے، NCPI کا مستقبل اب بھی غیر یقینی ہے۔ ایک طرف وہ این ڈی اے کا حصہ بن کر اپنے پارلیمانی حلقہ میں کوئی کام نہیں کر پا رہے ہیں۔ جو لوگ اب تک ترنمول کارکن کے طور پر اپنے پیروکاروں کے طور پر جانے جاتے تھے وہ شدید شکوک وشبہات میں ہیں کیونکہ وہ یہ نہیں سمجھتے کہ ان کا تعلق کس پارٹی سے ہے۔ دوسری طرف، وہ بی جے پی کا حصہ ہونے کے باوجود کام کرنے کے قابل نہیں ہیں۔ شتابدی نے مودی سے ان مسائل کے جلد حل کی اپیل کی ہے۔

شتابدی رائے نے کہا۔ اس نے بنیادی طور پر دو مسائل پر بات کی۔ سب سے پہلے، NCPI کا مستقبل اب بھی غیر یقینی ہے۔ ایک طرف وہ این ڈی اے کا حصہ بن کر اپنے پارلیمانی حلقہ میں کوئی کام نہیں کر پا رہے ہیں۔ جو لوگ اب تک ترنمول کارکن کے طور پر اپنے پیروکاروں کے طور پر جانے جاتے تھے وہ شدید شکوک وشبہات میں ہیں کیونکہ وہ یہ نہیں سمجھتے کہ ان کا تعلق کس پارٹی سے ہے۔ دوسری طرف، وہ بی جے پی کا حصہ ہونے کے باوجود کام کرنے کے قابل نہیں ہیں۔ شتابدی نے مودی سے ان مسائل کے جلد حل کی اپیل کی ہے۔

اور دوسرا مسئلہ شتابدی کے اپنے علاقے کا ہے۔ ایم پی نے مودی کے ساتھ بیر بھوم میں کئی رکے ہوئے پروجیکٹوں پر تبادلہ خیال کیا۔ ذرائع کے مطابق وزیر اعظم نے ان مسائل کو غور سے سنا۔ انہوں نے انہیں حل کی یقین دہانی کرائی۔ تاہم، انہوں نے NCPI کے مستقبل پر زور دیا۔ کیونکہ اس دوران پارٹی کے 20 ممبران اسمبلی میں سے دو یا تین کے کیمپ بدلنے کی قیاس آرائیاں زور پکڑ چکی ہیں اور اس کو لے کر کنفیوژن بھی ہے۔ اس صورتحال میں شتابدی رائے نے وزیر اعظم کی عدالت میں جا کر اپیل کی۔ اس سے قبل سدیپ بنرجی نے بھی وزیر اعظم سے ملاقات کی تھی اور این سی پی آئی پر اپنی پوزیشن واضح کرنے کا مطالبہ کیا تھا۔

بقیہ: پاکستان: کوئلہ کان میں

پہنچ گئی۔ غنی بلوچ نے بتایا کہ امدادی کارروائی اس وقت تک جاری رہے گی جب تک کہ پھنسے ہوئے تمام مزدوروں کا پتہ نہیں چل جاتا۔ انہوں نے یہ بھی اشارہ دیا کہ حکام کا خیال ہے مرنے والوں کی تعداد مزید بڑھ سکتی ہے۔

غنی بلوچ نے کہا کہ میتھین گیس کے دھماکوں کے بعد کسی کے زندہ ملنے کے امکانات کم ہو جاتے ہیں کیونکہ آکسیجن کی سطح صفر ہو جاتی ہے، اور امدادی کارکن بھی کان کے اندر احتیاط سے آگے بڑھ رہے ہیں۔ بلوچ کے مطابق حکام اب تک نکالی جا چکی لاشوں کو تدفین کے لیے ان کے اہل خانہ کے حوالے کر رہے ہیں۔ جو مزدور اب بھی ملبہ میں پھنسے ہوئے ہیں، ان کے رشتہ دار بے چینی سے خبر کا انتظار کر رہے ہیں۔ اس درمیان بلوچستان کے کان اور معدنیات کے وزیر شعیب نوشروانی نے کا بیان بھی سامنے آگیا ہے۔ انھوں نے کہا ہے کہ امدادی ٹیمیں انتہائی مشکل حالات میں اپنا کام کر رہی ہیں۔ انہوں نے وعدہ بھی کیا کہ صوبائی حکومت جاری امدادی کارروائی میں پوری طاقت لگا دے گی۔ نوشروانی نے متاثرین کے رشتہ داروں سے تعزیت کرتے ہوئے کہا کہ صوبائی حکومت دھماکہ میں ہلاک ہونے والے ہر مزدور کے خاندان کو 5,00,000 پاکستانی روپے (تقریباً 1,800 امریکی ڈالر) کا معاوضہ دے گی۔ انھوں نے جانکاری دیتے ہوئے بتایا کہ حکام دھماکہ کے سبب کی مکمل تحقیقات کریں گے اور مستقبل میں ایسے حادثات کو روکنے کے لیے کان کنی سے متعلق حفاظتی اقدامات کا جائزہ لیں گے۔

کوئلہ کان کنوں کی ایک لیبر یونین نے خدشہ ظاہر کیا کہ یہ دھماکہ لاپروائی کی وجہ سے ہوا اور ذمہ دار لوگوں کے خلاف کارروائی کا مطالبہ کیا۔ پاکستان سنٹرل مائنز لیبر فیڈریشن نے ایک بیان میں حکومت سے حفاظتی قوانین کو سختی سے نافذ کرنے اور کان کی حفاظت سے متعلق قوانین کی خلاف ورزی کرنے والی کمپنیوں کے خلاف سخت کارروائی کرنے کی اپیل کی۔

قابل ذکر ہے کہ پاکستان کی کوئلہ کان کنی صنعت میں جان لیوا حادثات عام ہیں۔ خاص طور پر بلوچستان میں، جہاں کئی کانوں میں ہوا کی آمد ورفت کا مناسب انتظام، گیس کی نگرانی کا نظام اور حفاظت کے دیگر بنیادی انتظامات موجود نہیں ہیں۔ کان میں کام کرنے والے مزدور اور لیبر گروپ طویل عرصے سے کان مالکان پر حفاظتی قوانین نافذ نہ کرنے یا حفاظت کے لیے ضروری سامان فراہم نہ کرنے کا الزام لگاتے رہے ہیں۔ خطرات اور کم اجرت کے باوجود بلوچستان میں ہزاروں کان کن اپنی روزی روٹی کے لیے کوئلہ صنعت پر انحصار کرتے ہیں۔ بلوچستان پاکستان کا سب سے بڑا لیکن سب سے کم ترقی یافتہ صوبہ ہے، جہاں بے روزگاری اور غربت بڑے پیمانے پر ہے۔

☆☆

’آپ کی حکومت اپنی ہی زبان سے پلٹ گئی ہے‘، طلبا پر کارروائی کے خلاف کھڑگے نے پی ایم مودی پر کیا حملہ

نئی دہلی 31 جولائی: راجیہ سبھا میں قائد حزب اختلاف اور کانگریس صدر ملکارجن کھڑگے نے نوجوانوں کی تحریک کے دوران پولیس کارروائی اور اس کے بعد مظاہرین کے خلاف درج کیے جا رہے مقدمات کو پیش نظر رکھتے ہوئے وزیر اعظم نریندر مودی اور مرکزی حکومت پر سخت حملہ کیا ہے۔ کھڑگے نے وزیر اعظم مودی کو براہ راست مخاطب کرتے ہوئے کہا ہے کہ حکومت نوجوانوں کو دبانے کے لیے لاٹھی، ڈنڈے اور پیلیٹ گن کے استعمال کے بعد اب ان کے خلاف جس طرح انتقامی کارروائی کر رہی ہے، وہ قابل قبول نہیں ہے۔ ملکارجن کھڑگے نے سوشل میڈیا پلیٹ فارم ’ایکس‘ پر جاری تازہ پوسٹ میں لکھا ہے کہ ”نریندر مودی جی، 10 دن پہلے، آپ کی حکومت نے نوجوانوں کا لاٹھی، ڈنڈے اور پیلیٹ گن سے استحصال کیا۔ جب طلبا نے اپنی تحریک واپس لے لی تو اب حکومت بدلے کی نیت سے ان کے خلاف ایف آئی آر درج کروا رہی ہے اور انہیں زبردستی حراست میں لے رہی ہے۔“ کھڑگے نے وزیر اعظم سے کہا کہ نوجوانوں نے اس شرط پر اپنی تحریک واپس لی تھی کہ ان کے خلاف کوئی کارروائی نہیں کی جائے گی، لیکن اب آپ کی حکومت اپنے ہی وعدے سے پلٹ گئی ہے۔ کانگریس صدر نے مزید الزام عائد کیا کہ حکومت نوجوانوں کے سوشل میڈیا اکاؤنٹس بلاک کروا رہی ہے اور لڑکیوں کو ’ڈوکس‘ کیا جا رہا ہے۔ قابل ذکر ہے کہ ڈوکسنگ سے مراد کسی شخص کی ذاتی معلومات کو اس کی اجازت کے بغیر عوامی طور پر ظاہر کرنا ہے۔ ملکارجن کھڑگے نے مرکزی وزیر داخلہ امت شاہ کو بھی شدید تنقید کا نشانہ بنایا۔ انہوں نے الزام لگایا کہ امت شاہ میں اتنا تکبر ہے کہ انہوں نے پارلیمنٹ کے ایوان میں قدم تک نہیں رکھا اور جوابدہی سے متعلق بیان دینے سے فرار اختیار کرتے رہے۔ کھڑگے نے اپنی پوسٹ میں حکومت کو خبردار کرتے ہوئے کہا کہ اب ’فیس سیونگ‘ اور ’امیج پروٹیکشن‘ کے حربے نہیں چلیں گے، کیونکہ نوجوان حکومت کی حقیقت جان چکے ہیں۔ وہ پی ایم مودی کو مخاطب کرتے ہوئے یہ بھی کہتے ہیں کہ ”تھوڑی سی بھی شرم بچی ہے تو امت شاہ کا استعفیٰ لیجیے۔“ کھڑگے کا یہ بیان ایسے وقت میں سامنے آیا ہے جب نیٹ پیپر لیک اور امتحان میں بے ضابطگیوں کے خلاف ملک بھر میں نوجوانوں کی تحریک کے دوران پولیس کارروائی کو لے کر حکومت اور اپوزیشن کے درمیان سیاسی کشیدگی برقرار ہے۔ اپوزیشن پارٹیاں طلبا کے خلاف پولیس کارروائی، مبینہ گرفتاریوں، ایف آئی آر اور سوشل میڈیا اکاؤنٹس کے خلاف اقدامات پر حکومت سے جواب طلب کر رہی ہیں۔

پھر ہوا پیپر لیک! اڈیشہ میڈیکل پی جی امتحان کا سوالنامہ واٹس ایپ پر آنے کی خبر سے نئی ہلچل، کانگریس نے کہا ’شرمناک‘

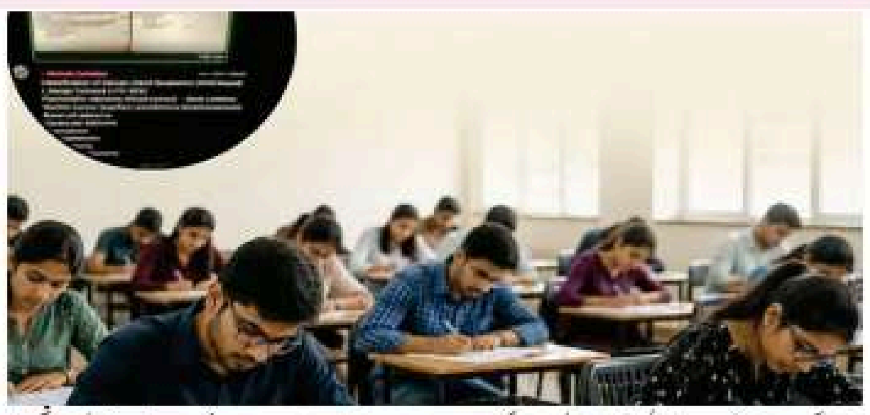

اڈیشہ 31 جولائی: نیٹ پیپر لیک اور امتحانات میں بے ضابطگی معاملہ پر مودی حکومت پہلے ہی کٹہرے میں کھڑی ہے، اب اڈیشہ میں پیپر لیک کے ایک نئے معاملہ نے ایک نئی ہلچل پیدا کر دی ہے۔ کانگریس نے تازہ پیپر لیک کی خبر سامنے آنے کے بعد مودی حکومت کو نہ صرف نشانے پر لیا ہے، بلکہ یہ بھی کہا کہ پورا سسٹم سویا ہوا ہے۔

کانگریس نے اپنے آفیشیل ’ایکس‘ ہینڈل پر ایک پوسٹ شیئر کی ہے، جس میں ہندی نیوز پورٹل ’خبر گاؤں‘ کی ایک خبر کا اسکرین شاٹ شیئر کیا گیا ہے۔ اس میں اسکرین شاٹ میں لکھا گیا ہے ’اڈیشہ میڈیکل پی جی امتحان کا پیپر لیک‘۔ ساتھ ہی یہ بھی لکھا ہوا ہے کہ ”امتحان کے دوران واٹس ایپ پر وائرل ہوا سوالنامہ“ اس اسکرین شاٹ کے ساتھ کانگریس نے لکھا ہے ”ایک اور پیپر لیک۔ خبر ہے کہ اڈیشہ میڈیکل پی جی امتحان کا پیپر لیک ہو گیا۔ ایم ڈی/ایم ایس کورس (26-2023 بیچ) میں جنرل سرجری تھیوری کا امتحان تھا، جس کا سوالنامہ واٹس ایپ پر سرکولیٹ ہو گیا۔“ اس میں مزید لکھا گیا ہے کہ ”جب ایک پرائیویٹ میڈیکل اسٹوڈنٹ تک یہ سوالنامہ پہنچا، تب جا کر کالج انتظامیہ کو پتہ چلا۔ اس سے قبل پورا سسٹم سویا ہوا تھا۔“

اس سوشل میڈیا پوسٹ میں کانگریس نے وزیر اعظم نریندر مودی پر براہ راست حملہ کرتے ہوئے لکھا ہے کہ ”ایک طرف نریندر مودی صرف ’ریل بازی‘ کرنے میں مصروف ہیں اور دوسری طرف پیپر لیک مافیا ’ڈبل انجن‘ حکومت کے سسٹم میں سیندھ ماری کر رہے ہیں۔ شرمناک۔“ اڈیشہ میں پیش آئے اس پیپر لیک واقعہ کے بعد مرکز کی مودی حکومت کے ساتھ ساتھ اڈیشہ کی بی جے پی حکومت بھی کٹہرے میں کھڑی ہو گئی ہے۔ حالانکہ بتایا جا رہا ہے کہ انتظامیہ نے اس پیپر لیک معاملہ کی تحقیقات فوری طور پر شروع کر دی ہے۔

میڈیا رپورٹس کے مطابق اڈیشہ یونیورسٹی آف ہیلتھ سائنسز (او یو ایچ ایس) نے پیپر لیک معاملہ کی جانچ شروع کر دی ہے۔ یونیورسٹی نے اسے سنگین سیکورٹی خامی مانتے ہوئے سبھی میڈیکل کالجوں کو محتاط رہنے کی ہدایت بھی دی ہے۔ معاملہ سامنے آنے کے بعد او یو ایچ ایس کے وائس چانسلر پروفیسر مانس رنجن ساہو نے میڈیکل کالجز کے پرنسپل کے ساتھ آن لائن میٹنگ کی، جس میں باقی امتحانات کے لیے سیکورٹی انتظامات مزید سخت کرنے کی ہدایت دی گئی ہے۔ کالج انتظامیہ کو امتحان مراکز پر نگرانی بڑھانے کی ہدایت بھی دی گئی ہے۔ موصولہ اطلاع کے مطابق اڈیشہ میں پیپر لیک کا واقعہ 27 جولائی کو اس وقت پیش آیا جب جنرل سرجری تھیوری کا امتحان چل رہا تھا۔ امتحان شروع ہونے کے تھوڑی دیر بعد ہی سوالنامہ کی تصویریں سوشل میڈیا اور واٹس ایپ گروپ میں دکھائی دینے لگیں۔ اس سے طلبا اور اساتذہ کے درمیان فکر بڑھ گئی ہے۔ کچھ طلبا کا کہنا ہے کہ سوالنامہ کی تصویر ایک واٹس ایپ گروپ کے ذریعہ شیئر کی گئی۔

امت شاہ کے خلاف اپوزیشن پارٹیوں نے پارلیمنٹ احاطہ میں کیا مظاہرہ، رام مندر چندہ چوری کے خلاف بھی اٹھائی آواز

نئی دہلی 31 جولائی: نیٹ پیپر لیک اور امتحانات میں بے ضابطگی کے خلاف طلبا تحریک نے مودی حکومت کو بری طرح پریشان کر رکھا ہے۔ طلبا تحریک تو مرکزی وزیر تعلیم دھرمیندر پردھان کے استعفیٰ کے بعد ختم ہو گئی ہے، لیکن کانگریس کی قیادت میں اپوزیشن پارٹیاں لگاتار طلبا کے ایشوز اٹھا رہی ہیں۔ خاص طور سے مظاہرین طلبا پر پولیس کے ذریعہ پیلیٹ گن کا استعمال کیے جانے پر مرکزی وزیر داخلہ امت شاہ نشانے پر ہیں۔ لوک سبھا اور راجیہ سبھا دونوں ایوانوں میں ہی اپوزیشن لیڈران پیلیٹ گن استعمال کیے جانے سے متعلق امت شاہ کا بیان چاہتے ہیں، لیکن وہ ایوان میں حاضر ہی نہیں ہو رہے۔

اس معاملہ میں آج اپوزیشن پارٹیوں کے اراکین پارلیمنٹ نے پارلیمنٹ احاطہ میں زوردار مظاہرہ کیا۔ اپوزیشن اراکین پارلیمنٹ نے ’امت شاہ پارلیمنٹ سے غائب کیوں؟‘ لکھا ہوا بینر لے کر طلبا کی آواز بلند کی اور امت شاہ سے پیلیٹ گن پر جواب دینے کا مطالبہ کیا۔ کانگریس نے اپنے ’ایکس‘ ہینڈل پر اس احتجاجی مظاہرہ کی کچھ تصویریں اور ویڈیوز شیئر کی ہیں۔ ایک سوشل میڈیا پوسٹ میں کانگریس نے لکھا ہے کہ ”امت شاہ پارلیمنٹ سے غائب کیوں؟ یہ سوال نہ صرف اپوزیشن بلکہ پورا ملک پوچھ رہا ہے۔ طلبا پر کی گئی بربریت کے بارے میں وزیر داخلہ امت شاہ کو جواب دینا ہوگا۔“ ساتھ ہی یہ بھی لکھا گیا ہے کہ ”اگر وہ ایسا نہیں کرتے تو نریندر مودی فوراً انہیں وزیر داخلہ کے عہدہ سے برخاست کریں۔“

اپوزیشن اراکین پارلیمنٹ نے پارلیمنٹ احاطہ میں ایک دیگر اہم ایشو ’رام مندر چندہ چوری‘ معاملہ پر بھی اپنا احتجاج درج کرایا۔ اپوزیشن پارٹیوں کے اراکین پارلیمنٹ کا کہنا ہے کہ چندہ چوری کرنے والوں کے خلاف سخت سے سخت کارروائی کی جانی چاہیے، کیونکہ اس حرکت نے کروڑوں لوگوں کے جذبات کو ٹھیس پہنچائی ہے۔ کانگریس نے اپنی ایک سوشل میڈیا پوسٹ میں ’چڑھاوا چور، گدی چھوڑ‘ کا نعرہ پیش کرتے ہوئے برسر اقتدار طبقہ کو سخت تنقید کا نشانہ بنایا ہے۔ کانگریس نے لکھا ہے کہ ”رام مندر میں بی جے پی-آر ایس ایس نے ’چندہ چوری‘ کر ملک کے کروڑوں رام بھکتوں کی عقیدت سے کھلواڑ کیا ہے۔ یہ گناہ عظیم ہے۔“ غور کرنے والی بات یہ ہے کہ اپوزیشن اراکین پارلیمنٹ نے چندہ چوری کے خلاف بے حد انوکھے طریقے سے احتجاجی مظاہرہ کیا ہے۔ شیئر کردہ ویڈیو میں دیکھا جا سکتا ہے کہ چندہ باکس لے کر بیٹھے شخص کو راہل گاندھی چندہ دیتے ہیں، اور وہ شخص چندہ کو اپنے پاس رکھنے کی کوشش کرتا ہے۔

پارلیمنٹ احاطہ میں آج ہوئے ان احتجاجی مظاہروں میں راجیہ سبھا میں حزب اختلاف کے قائد ملکارجن کھڑگے اور لوک سبھا میں حزب اختلاف کے قائد راہل گاندھی سمیت کئی سرکردہ سیاسی لیڈران موجود تھے۔ پرینکا گاندھی، ببو یادو اور ڈمپل یادو بھی ان مظاہروں میں پیش پیش نظر آئے۔ کچھ تصویروں میں پرینکا گاندھی ’چندہ باکس‘ میں کچھ چندہ دیتی ہوئی بھی نظر آ رہی ہیں، جو کہ ’چندہ چوری‘ سے متعلق کیے گئے ڈرامہ کا ایک حصہ تھا۔ بعد میں چندہ والا یہ باکس سنیاسی بنے ببو یادو کے پاس پہنچا جو مزاحیہ انداز میں مبینہ طور پر چندہ چوری کرتے ہوئے دکھائی دیے۔

17 دنوں میں ہی کانپور-لکھنؤ ایکسپریس وے کو دوسری بار مرمت کی ضرورت پڑ گئی، کانگریس-سماجوادی پارٹی حملہ آور

کانپور 31 جولائی: کانپور-لکھنؤ ایکسپریس وے کو شروع ہوئے ابھی چند ہی روز ہوئے ہیں، اور جگہ جگہ ٹوٹ پھوٹ کی خبریں سامنے آنے لگی ہیں۔ کچھ دنوں پہلے ہی اس ایکسپریس وے پر ایک جگہ مرمت کا کام انجام دیا گیا تھا، اور اب 17 دنوں کے اندر ایک بار پھر مرمت کی ضرورت پڑ گئی ہے۔ 4,200 کروڑ روپے کی لاگت سے بنائے گئے اس ایکسپریس وے کا 2 ہفتے پہلے ہی افتتاح ہوا تھا۔ جمعرات کو کانپور-لکھنؤ ایکسپریس وے پر مرمت کا ایک اور دور چلا، جس میں سڑک کے خراب حصے کو کاٹ کر دوبارہ بنایا گیا۔ متاثرہ حصہ پر مرمت کا کام کرنے کے لیے کئی افسران اور سڑک بنانے والی مشینیں تعینات کی گئیں۔ خراب حصے کو ہٹا دیا گیا اور سڑک کی سطح کو دوبارہ بنایا گیا تاکہ اس پر گاڑیاں آسانی سے چل سکیں۔

مرمت کا یہ کام کانپور سے لکھنؤ جانے والی لین پر، لکھنؤ سے تقریباً 22 کلومیٹر پہلے کیا گیا ہے، جہاں ٹیمیں سڑک پر کام کرتی نظر آئیں۔ اس ایکسپریس وے کے افتتاح کے بعد سے ہی کچھ مقامات پر سڑک کی سطح خراب ہونے اور پھسلن کی شکایات ملی ہیں، جس کے بعد اصلاحی اقدامات کیے گئے۔ اس معاملے پر اپوزیشن پارٹیاں کانگریس اور سماجوادی پارٹی بی جے پی حکومت پر حملہ آور بھی نظر آ رہی ہیں۔

بہر حال، تازہ مرمتی کام پر ردعمل ظاہر کرتے ہوئے نیشنل ہائی وے اتھارٹی آف انڈیا (این ایچ اے آئی) نے کہا کہ احتیاطی مرمت باقاعدہ آپریشن اور مینٹیننس (او اینڈ ایم) سرگرمیوں کا حصہ ہے۔ این ایچ اے آئی نے بتایا کہ ایکسپریس وے 15 سال کی ’ڈیفیکٹ لائبلیٹی پیریڈ‘ (ڈی ایل پی) کے تحت آتا ہے۔ اس مدت کے دوران مرمت اور اصلاح کا کام کرنے کی ذمہ داری کانٹریکٹر کی ہوتی ہے۔ تازہ مرمت کا کام متاثرہ حصے کو درست کرنے اور ایکسپریس وے پر گاڑیوں کی آمد و رفت کو ہموار بنانے کے لیے کیا گیا ہے۔

دلچسپ بات یہ ہے کہ گزشتہ ہفتہ بھی 63 کلومیٹر طویل اور 4,200 کروڑ روپے کی لاگت سے بنائے گئے کانپور-لکھنؤ ایلیویٹیڈ ایکسپریس وے کی مرکزی سڑک کا ایک حصہ بارش کے باعث دھنس گیا تھا۔

بین الاقوامی

شیخ حسینہ کو ہتھیار ڈالنے کا موقع نہیں دیا جائے گا: بنگلہ دیشی وزیر قانون

ڈھاکہ 31 جولائی: بنگلہ دیش کے وزیر قانون ایم اسد الزماں نے کل یعنی 30 جولائی کو کہا کہ سابق وزیر اعظم شیخ حسینہ کو بنگلہ دیش میں قدم رکھتے ہی گرفتار کر لیا جائے گا۔ انہوں نے کہا کہ شیخ حسینہ کو ہندوستان سے واپسی کے بعد براہ راست عدالت میں سرینڈر کرنے کا موقع نہیں دیا جائے گا۔ شیخ حسینہ نے ایک دن پہلے نیوز ایجنسی کو انٹرویو میں یہ کہا تھا کہ اپنی جان کو لاحق خطرات کے باوجود وہ دسمبر تک اپنے ملک واپس آنے کے لیے پرعزم ہیں۔

شیخ حسینہ نے کہا تھا، ”مجھے قتل کیا جا سکتا ہے، مجھے گرفتار کیا جا سکتا ہے، مجھے جیل بھیجا جا سکتا ہے... میں اپنے انجام سے پوری طرح واقف ہوں۔“ پھر بھی، میں واپس جانا چاہتی ہوں کیونکہ میرے لوگ مجھے بلا رہے ہیں۔‘ اس ماہ کے شروع میں، اس کے مزید انٹرویوز منظر عام پر آئے، جن میں یہ بات سامنے آئی کہ وہ اس سال کے آخر تک اپنی پارٹی کے ساتھیوں کے ساتھ بنگلہ دیش واپسی کے امکان پر بات کر رہی ہیں۔

اسد الزماں نے کہا کہ شیخ حسینہ کو واپس آنے کا حق ہے لیکن قانون اپنا راستہ اختیار کرے گا اور ہم قانون کی خلاف ورزی پر کچھ نہیں کریں گے۔ وزیر ایم اسد الزماں نے کہا، ’موت کی سزا سنائے جانے کے باوجود، اگر وہ وطن واپس آنا چاہتی ہے اور قانون کے مطابق بنگلہ دیشی شہری کے طور پر ہتھیار ڈالنا چاہتی ہے، تو اسے ایسا کرنے سے پہلے ہی گرفتار کیا جا سکتا ہے۔ ہم قانون کی طرف سے ہمیں دیا گیا حق استعمال کریں گے‘۔

جب ان سے پوچھا گیا کہ عبوری حکومت کی جانب سے ان کا پاسپورٹ منسوخ کرنے کے بعد وہ کیسے واپس آ سکتی ہیں، وزیر اسد الزمان نے کہا، ’یہ ان کا مسئلہ ہے، میرا نہیں۔‘ انہوں نے مزید کہا، ’جب بھی وہ علاقے میں داخل ہوں گی، میں قانون کے ذریعے مجھے دیا گیا حق استعمال کروں گا۔‘ شیخ حسینہ کی حکومت اگست 2024 میں بنگلہ دیش میں طلباء کی زیر قیادت سڑکوں پر ہونے والے پرتشدد مظاہروں کے بعد گر گئی، جس کے بعد حسینہ ہندوستان فرار ہو گئیں۔

’آپریشن تھنڈر‘ نے امریکی بحریہ کو بنا دیا نابینا، ایران نے بحرین میں موجود نیویگیشن سسٹم کو اڑانے کا کیا دعویٰ

ایران 31 جولائی: مشرق وسطیٰ میں جاری کشیدگی کے درمیان ایران نے دعویٰ کیا ہے کہ اس نے بحرین میں ایک اہم امریکی فوجی اڈہ پر کامیاب حملہ کیا ہے۔ تہران کے مطابق یہ حملہ ’آپریشن تھنڈر‘ کے تحت کیا گیا ہے۔ دراصل امریکی بحریہ کے پانچویں بیڑے کا ہیڈکوارٹر بحرین میں ہے، اس لیے ایران کا دعویٰ عالمی سطح پر موضوع بحث بن گیا ہے۔ حالانکہ امریکہ نے ابھی تک ان دعووں کی تصدیق نہیں کی ہے۔ میڈیا رپورٹس کے مطابق امریکی سنٹرل کمانڈ (سینٹ کام) نے جنوبی ایران میں آئی آر جی سی کے درجنوں ٹھکانوں پر جوابی حملوں کا ذکر کیا ہے، جس سے حالات ایک بار پھر انتہائی کشیدہ ہوتے دکھائی دے رہے ہیں۔ بحرین، اردن اور ایران کے کئی علاقوں میں حملوں کی خبروں نے پورے خطہ میں جنگ کا خوف پیدا کر دیا ہے۔ جو دعویٰ ایران نے کیا ہے، وہ محض فوجی دعویٰ نہیں ہے بلکہ طویل مدت سے جاری امریکہ-ایران کشیدگی کا نیا باب ثابت ہو سکتا ہے۔

ایرانی فوج کے ایک شعبہ کا کہنا ہے کہ ’عرش‘ نامی جدید ڈرون کا استعمال کرتے ہوئے شیخ عیسیٰ ایئربیس کو نشانہ بنایا گیا۔ یہ ایئربیس بحرین میں موجود ہے، جو کہ امریکی فوج کے لیے بہت اہم تصور کیا جاتا ہے۔ ایران کا کہنا ہے کہ حملہ میں بجلی جنریٹر، نیویگیشن سسٹم اور ایڈمنسٹریٹو امدادی عمارتوں کو نقصان پہنچایا گیا ہے۔ کچھ رپورٹس اور سوشل میڈیا میں اس حملہ کو ’امریکی بحریہ کو نابینا کر دینے‘ اور ’نیویگیشن سسٹم کو تباہ کرنے‘ کی شکل میں پیش کیا گیا ہے، لیکن اصل ایرانی بیان میں عرش ڈرون کے ذریعہ ان اہداف کو نشانہ بنانے کی بات کہی گئی ہے۔ ایران اسے حالیہ امریکی حملوں کا جواب قرار دے رہا ہے۔

ایران نے دعویٰ کیا ہے کہ جدید دفاعی نظام اور مضبوط سیکورٹی کے باوجود اس کے ڈرون کامیاب رہے۔ شیخ عیسیٰ ایئربیس کو امریکی جاسوسی طیاروں کا اہم مرکز اور ہیلی کاپٹر و ڈرون رکھ رکھاؤ کا بڑا مرکز بتایا گیا ہے۔ یہ دعویٰ ’آپریشن تھنڈر‘ (یا تھنڈر بولٹ) کے 26ویں مرحلہ کی شکل میں پیش کیا گیا ہے۔ اس سے قبل بھی ایرانی فوج اور آئی آر جی سی نے بحرین، اردن اور کویت کے امریکی ٹھکانوں پر ڈرون حملوں کے کئی دعوے کیے تھے۔ ان دعووں میں ایندھن ٹینک، گودام، بیرک اور رڈار سسٹم کو نشانہ بنانے کی بات کہی جاتی رہی ہے۔ اس تعلق سے امریکہ یا بحرین نے کبھی بھی بڑے نقصان کی تصدیق نہیں کی۔

غزہ سے اسرائیلی فوج بھی ہٹے گی اور حماس اسلحہ بھی چھوڑے گا، ٹرمپ نے تاریخی معاہدہ کا کیا اعلان

ایران 31 جولائی: مشرق وسطیٰ میں ایران کے ساتھ جنگ کے درمیان امریکی صدر ڈونالڈ ٹرمپ نے غزہ سے متعلق تاریخی معاہدے کا اعلان کر دیا ہے۔ ٹرمپ نے غزہ میں امن لانے کے لیے 20 نکاتی منصوبے کی بات کی ہے، جس میں غزہ سے اسرائیلی فوج کی واپسی اور حماس کے اسلحہ چھوڑنے کا ذکر شامل ہے۔ میڈیا رپورٹس کے مطابق ٹرمپ کے اس منصوبے پر حماس نے تو رضامندی ظاہر کر دی ہے، لیکن اسرائیل کی جانب سے کوئی ردعمل سامنے نہیں آیا ہے۔ ایسے میں سوال اٹھتا ہے کہ کیا اسرائیلی وزیر اعظم بنجامن نیتن یاہو ٹرمپ کے اس منصوبے کو مانیں گے؟ وائٹ ہاؤس کا یہ اعلان جمعرات کو امریکہ کی ثالثی میں ہونے والے جنگ بندی معاہدے کے تقریباً 9 ماہ بعد آیا ہے۔ اسرائیل اور حماس کے درمیان بات چیت کافی حد تک دوسرے مرحلے پر عمل درآمد کو لے کر رکی ہوئی تھی، جس میں حماس کا اسلحہ چھوڑنا اور غزہ کی تعمیر نو میں شامل ہونا ہے۔ ٹرمپ نے سوشل میڈیا پر اعلان کرتے ہوئے کہا کہ ”یہ معاہدہ احتیاط سے طے کیے گئے مراحل میں نافذ کیا جائے گا۔“ انہوں نے مزید کہا کہ ”جیسے ہی اسلحہ چھوڑنے کا عمل مکمل ہو جائے گا، اسرائیلی فوج بھی پیچھے ہٹ جائے گی، اور انٹرنیشنل اسٹیبلائزیشن فورس ایک نئی فلسطینی پولیس فورس کے ساتھ مل کر غزہ کو وہاں کے باشندوں اور پڑوسیوں کے لیے محفوظ بنانے کی ذمہ داری سنبھالے گی۔“ ڈونالڈ ٹرمپ کے 20 نکاتی جنگ بندی منصوبے میں ایران کی حمایت یافتہ مسلح تنظیم سے اپنے اسلحے حوالے کرنے اور سرنگوں کے اپنے وسیع نیٹورک کو ختم کرنے کا مطالبہ کیا گیا ہے۔ اس میں اسرائیلی فوج کا غزہ سے انخلا، ایک نئی ٹیکنوکریٹک فلسطینی حکومت کا قیام، ایک اسٹیبلائزیشن فورس کی تعیناتی اور 2 سال سے زیادہ عرصے تک جاری رہنے والی جنگ کے بعد بری طرح متاثرہ فلسطینی علاقے کی تعمیر نو بھی شامل ہے۔ لیکن حماس نے اپنے اسلحوں پر بات چیت کرنے سے پہلے ابتدائی مرحلے پر عمل درآمد پر زور دیا تھا۔ گروپ کے بانی منشور میں اسرائیل کے خلاف اسلحوں کے ساتھ جنگ کی بات کی گئی ہے۔ حماس اپنے اسلحوں کے ذخیرے، جس میں راکٹ، اینٹی ٹینک میزائل اور دھماکہ خیز مواد شامل ہیں اور جو اس کی شناخت کا اہم حصہ ہیں، کو چھوڑنا نہیں چاہتا۔ تاہم حماس نے اس ماہ کے آغاز میں اعلان کیا تھا کہ اس نے غزہ میں اپنی حکومت تحلیل کر دی ہے اور جنگ بندی معاہدے کے تحت اقوام متحدہ کی حمایت یافتہ ایک تکنیکی کمیٹی کو اقتدار سونپنے کی تیاری کر رہا ہے۔

ایران پر حملوں میں امریکہ کا ساتھ دینے والے ممالک کو سخت جواب دیں گے: پاسداران انقلاب

تہران: سپاہ پاسداران انقلاب اسلامی (آئی آر جی سی) نے ایران کے خلاف امریکی حملوں اور ان میں معاونت کرنے والے ممالک کو سخت نتائج سے خبردار کرتے ہوئے کہا ہے کہ اگر انہوں نے اپنا رویہ تبدیل نہ کیا تو انہیں بھرپور اور فیصلہ کن جواب دیا جائے گا۔

آئی آر جی سی کے شعبۂ تعلقات عامہ نے جمعرات کو جاری ہونے والے ایک بیان میں مغربی ایشیا اور اس سے باہر امریکہ کے اتحادی ممالک کو متنبہ کیا کہ وہ ایران کے خلاف کسی بھی قسم کی فوجی یا سیاسی معاونت سے گریز کریں، بصورت دیگر انہیں ایرانی جوابی کارروائی کا سامنا کرنا پڑ سکتا ہے۔

بیان میں کہا گیا کہ ایران کے عزم اور دفاعی صلاحیت نے دشمن کے منصوبوں کو ناکام بنا دیا ہے۔ آئی آر جی سی نے یہ بھی دعویٰ کیا کہ آبنائے ہرمز کے جنوب میں غیر محفوظ بحری راستے سے گزرنے کی کوشش کرنے والے دو آئل ٹینکروں میں دھماکے ہوئے، جن میں سے ایک میں آگ لگنے کے بعد دونوں جہاز واپس لوٹ گئے۔ ایران کی سرکاری خبر رساں ایجنسی کے مطابق اس واقعے کے بعد بحری جہاز اپنا سفر جاری نہ رکھ سکے۔

آبنائے ہرمز میں امریکی سرگرمیوں پر ردعمل ظاہر کرتے ہوئے آئی آر جی سی نے کہا کہ یہ اہم آبی گزرگاہ ایران کے دائرۂ اختیار میں ہے اور اس پر مکمل کنٹرول ایران کا ہے۔ بیان میں کہا گیا کہ ایران ہزاروں کلومیٹر دور سے آنے والی کسی بھی بیرونی طاقت کو اس علاقے میں مداخلت کی اجازت نہیں دے گا۔

سپاہ پاسداران نے مزید کہا کہ جب تک سمندری سرگرمیوں میں امریکی حکام کی دھمکیوں اور مداخلت کا خاتمہ نہیں ہوتا، آبنائے ہرمز کو بحری آمد و رفت کے لیے نہیں کھولا جائے گا۔ اس نے ایک بار پھر امریکہ کی حمایت کرنے والے ممالک کو خبردار کیا کہ اگر ان کا رویہ برقرار رہا تو انہیں سخت کارروائی کا سامنا کرنا پڑے گا۔

آبنائے ہرمز دنیا کی اہم ترین توانائی گزرگاہوں میں شمار ہوتی ہے، جو خلیج فارس کو خلیج عمان اور بحیرہ عرب سے ملاتی ہے۔ اسی راستے سے خلیجی ممالک کا بڑی مقدار میں خام تیل اور مائع قدرتی گیس عالمی منڈیوں تک پہنچتی ہے، اس لیے یہاں کشیدگی عالمی توانائی کی ترسیل پر بھی اثر انداز ہو سکتی ہے۔

☆☆

ملک میں ہر سال 10 ہزار سے زائد کسانوں کی خودکشی، ذمہ دار کون؟

سرفراز احمد قاسمی
حیدرآباد

پچھلے دنوں شہر حیدرآباد کے علاقے شمس آباد کے قریب بہادر گوڑہ گاؤں میں مجوزہ بلیٹ ٹرین ہب کے لیے 1650 ایکڑ اراضی کی باڑبندی کے دوران، پیدا ہونے والی کشیدگی ایک بار پھر اس بنیادی سوال کو سامنے لے آئی ہے کہ کیا ترقیاتی منصوبوں کو مقامی لوگوں کے حقوق اور معاشی تحفظ کو نظرانداز کر کے آگے بڑھایا جاسکتا ہے؟ یہ کیسی حکومت ہے جو عوام کے بنیادی حقوق اور انکے معاشی تحفظ کا بالکل کوئی خیال نہیں رکھنا چاہتی؟ آخر یہ کیسی ترقی ہے جو عوامی مفاد سے پرے ہے؟ پھر ایسی ترقی کا کیا مطلب ہوسکتا ہے؟ ترقی ہر ریاست کی اہم ضرورت ہے لیکن اگر اس کی قیمت کسانوں کے روزگار اور سماجی استحکام کی صورت میں ادا کی جائے تو یہ ترقی اپنے مقصد سے کوسوں دور ہوجاتی ہے، پھر ایسی ترقی کا کوئی مطلب نہیں رہ جاتا، مرکزی حکومت کی جانب سے حیدرآباد کو پونے (مہاشٹرا) چنئی (تامل ناڈو) اور بنگلور (کرناٹک) یعنی تین ریاستوں سے جوڑنے والی تیز رفتار ریل راہداری منصوبے، مستقبل کے ہندوستان کی جدید انفراسٹرکچر پالیسی کا اہم حصہ ہیں، اسی منصوبے کے تحت شمس آباد کے راجیو گاندھی بین الاقوامی ایئرپورٹ کے قریب، بلیٹ ٹرین ہب قائم کرنے کی تجویز پیش کی گئی ہے۔ بلا شبہ ایسے منصوبے، سرمایہ کاری، روزگار اور اقتصادی ترقی کے نئے مواقع پیدا کرتے ہیں لیکن ان کی کامیابی کا انحصار اس بات پر بھی ہے کہ متاثرہ آبادی کو کس حد تک اعتماد میں لیا جاتا ہے؟ بہادر گوڑہ کے کسانوں کا موقف ہے کہ اگرچہ ان کے پاس اراضی کی ملکیت کے سرکاری دستاویزات نہیں ہیں لیکن وہ برسوں سے اس زمین پر کاشتکاری کرتے آرہے ہیں اور یہی ان کی روزی روٹی کا واحد ذریعہ ہے۔ دوسری جانب سرکاری ادارے، خصوصا ریونیو محکمہ اور ہائیڈرا سرکاری ریکارڈ کی بنیاد پر اس زمین کو سرکاری ملکیت قرار دے رہے ہیں۔ یہ قانونی تنازع اپنی جگہ اہم ہے لیکن اس سے بھی زیادہ اہم سوال ان درجنوں خاندان کے مستقبل کا ہے جو پچھلے کئی دہائیوں سے اس زمین اور اسکی کاشت کاری پر انحصار کرتے رہے ہیں، تشدد، جھڑپیں، گرفتاریاں اور احتجاج کسی مسئلے کا پائیدار حل نہیں ہوتے۔ اگر مظاہرین نے قانون ہاتھ میں لیا تو یہ قابل مذمت ہے لیکن ریاستی اداروں کی ذمہ داری بھی ہے کہ وہ طاقت کے استعمال سے پہلے بات چیت اور اعتماد سازی کو ترجیح دیں۔ ترقیاتی منصوبوں میں، عوامی رضامندی اور شفافیت ہی دیرپا کامیابی کی ضمانت ہوتی ہے۔ حکومت اگر واقعی اس منصوبے کو عوامی مفاد کا منصوبہ سمجھتی ہے تو اسے چاہیے کہ وہ متاثرہ کسانوں کے لیے منصفانہ، معاوضہ، متبادل زمین یا مناسب بعض آباد کاری کا جامع پیکج پیش کرے۔ صرف یہ کہنا کہ یہ سرکاری زمین ہے، اس سے سرکار کی ذمہ داری ہرگز ختم نہیں ہوسکتی، یہ ان لوگوں کے معاشی نقصان کا ازالہ نہیں کرسکتا، جنھوں نے برسوں اس زمین کو قابل کاشت بنایا اور اپنی زندگی اس سے وابستہ رکھی، ایک عرصے تک اسکے پاس رہی، محنت، جدوجہد، جانفشانی کی یہ کیسی قیمت ہے جو انھیں ادا کرنی پڑرہی ہے؟ کیا حکومت اپنی مرضی سے جب اور جس وقت چاہے گی اسطرح کی زمین اپنے قبضے میں لیکر اسکیم بنائے گی اور عوام کے دکھ درد کا کوئی خیال نہیں کیا جائے گا؟ آخر یہ کیسے ملک میں ہم لوگ رہ رہے ہیں؟ جہاں عوام، غریب، مزدور اور کسانوں کے خوابوں کو پیروں تلے روندا جارہا ہے، غریبوں کی ساری کمائی ایک جھٹکے میں ہوا ہورہی ہے۔ اوپر کے اس واقعے سے یہ سبق بھی ملتا ہے کہ ہندوستان میں زمین کے ریکارڈ کو جدید اور شفاف بنانے کی ضرورت پہلے سے کہیں زیادہ بڑھ گئی ہے، زمین کی ملکیت اور استعمال سے متعلق ابہام اکثر ایسے تنازعات کو جنم دیتے ہیں، اسلئے ضرورت ہے کہ ملک بھر کے گوشے گوشے میں زمین کے ریکارڈ کو جدید اور شفاف بنایا جائے، اس سے متعلق کاغذات کے لئے شفافیت برتی جائے تاکہ زمین سے متعلق ملکیت اور اسکے استعمال میں جو ابہام رہتا ہے وہ ختم ہو، صرف زمین کی ملکیت اور اسکے استعمال کا مسئلہ ہی غور طلب نہیں ہیں بلکہ کئی دیگر ایسے مسائل ہیں جو فوری حل طلب ہیں اور پیچیدہ ہوتے جارہے ہیں، موسمی تبدیلی اور فصلوں کو نقصانات کے نتیجے میں ملک میں کسانوں کی خودکشی کے واقعات کوئی نئی بات نہیں ہے، مرکزی و ریاستی حکومتوں کی جانب سے کسانوں اور زرعی شعبے کی بھلائی کے بلند بانگ دعوے تو کیے جاتے ہیں لیکن حکومت کی جانب سے جاری کیے جانے والے اسکیمات کے فوائد حقیقی کسانوں تک نہیں پہنچ پارہے ہیں، اسکی کیا وجہ ہے؟ ایک رپورٹ کے مطابق گزشتہ ایک دہے کے دوران ملک میں ہرسال 10 ہزار سے زائد کسان خودکشی کررہے ہیں، گزشتہ چند برسوں میں کسانوں کی خودکشی کے واقعات میں ہرسال معمولی فرق دیکھا گیا۔ 2015 میں 12602 کسانوں نے خودکشی کی تھی، اسکے بعد کے برسوں میں خودکشی کرنے والے کسانوں کی تعداد میں کمی واقع ہوئی ہے اور 2024 میں 10546 کسانوں کی خودکشی کے واقعات منظر عام پر آئے، زرعی شعبے کے ماہرین کا کہنا ہے کہ معاشی دباؤ، فصلوں کو نقصان، قرض اور غیر متوقع موسمی حالات کے نتیجے میں کسان ہرسال بھاری نقصانات کا سامنا کررہے ہیں، حکومتوں کی جانب سے قرض معافی کا اعلان کیا جاتا ہے لیکن اسکیم سے استفادہ کے لیے سخت شرائط کے سبب چھوٹے اور متوسط کسان قرض کی ادائیگی کے پوزیشن میں نہیں ہوتے اور فائنانس کے بڑھتے دباؤ کے نتیجے میں وہ خودکشی پر مجبور ہورہے ہیں، قومیائے ہوئے بینکوں اور کوآپریٹو بینک کی جانب سے قرض کی ادائیگی کے لیے قانونی طریقہ سے دباؤ بنایا جاتا ہے۔ حالانکہ ہرسال 10 ہزار کسانوں کی خودکشی کے سرکاری اعداد وشمار پر ماہرین کو شبہات ہیں، ان کا کہنا ہے کہ کئی ایسے واقعات ہیں جو عہدے داروں کے علم میں آنے کے باوجود، انہیں خودکشی کے زمرے میں شامل نہیں کیا جاتا، دیہی سطح پر زرعی شعبے کے لیے ایک مستحکم امدادی نظام اور فصلوں کے مناسب معاوضے کو یقینی بناتے ہوئے، زرعی شعبے کو خوشحال بنایا جاسکتا ہے، زرعی شعبے کو مفت برقی سربراہی کے باوجود کسانوں کے معاشی بوجھ میں کوئی خاص کمی نہیں آئی ہے۔ سوال یہ ہے کہ جب اتنی بڑی تعداد میں پورے ملک میں کسانوں کی خودکشی ہورہی ہے اور وہ اپنی جان سے ہاتھ دھورہے ہیں تو آخر اس کا ذمہ دار کون ہے؟ اور حکومت اس سلسلے میں کیا اقدام کررہی ہے؟ کیا حکومت کی یہ ذمہ داری نہیں ہے کہ وہ اس طرح کے حالات سے نمٹنے کے لیے جنگی خطوط پر کام کرے اور لوگوں کی زندگیوں کے تحفظ کو یقینی بنائے آخر اتنی بڑی تعداد میں کسانوں کی خودکشی کا ذمہ دار کون ہے؟ کئی ریاستوں میں آج بھی کسان سڑکوں پر ہیں، مدھیہ پردیش کے بھوپال اور دیگر کئی شہروں سے یہ خبر آرہی ہے کہ وہاں کسان سڑکوں پر ہیں سراپا احتجاج ہیں۔ سوال یہ ہے کہ آخر انکے مسائل کب حل ہونگے؟ کسان آندولن تحریک کے دوران 700 سے زائد کسانوں نے خودکشی تھی۔ حکومت نے کسانوں سے کیے گئے وعدے پورے نہیں کیے، جن میں فصلوں کی کم از کم امدادی قیمت (MSP) کی قانونی ضمانت اور کسانوں کی آمدنی دوگنی کرنے کے مطالبات ہنوز تشنہ طلب ہیں، اگرچہ حکومت نے ایم ایس پی کی شرح میں باقاعدہ اضافہ اور کسان سمان ندھی جیسی اسکیمیں جاری رکھی ہیں۔ لیکن حکومتی اقدامات اور دعوے بڑا فرق نظر آتا ہے، حکومت ہرسال فصلوں کی پیداواری لاگت سے کم از کم 50 فیصد زیادہ منافع کے تحت ایم ایس پی میں اضافہ کرتی ہے۔ پی ایم کسان سمان ندھی کے ذریعے کسانوں کے بینک اکاؤنٹ میں براہ راست مالی امداد منتقل کی جاتی ہے۔ زرعی بجٹ میں اضافہ اور خوراک کے غلے کی پیداوار میں ریکارڈ بہتری آئی ہے۔ یہ حکومت کا دعوی ہے جبکہ کسان تنظیمیں ایم ایس پی پر خریداری کی قانونی ضمانت کا مطالبہ کررہی ہیں، جو اب تک منظور نہیں ہوا۔ 2020۔2021 کی کسان آندولن تحریک کے دوران حکومت نے جو وعدے (جیسے قرض معافی اور سوامی ناتھن کمیشن کی سفارشات پر عمل) کیے تھے، وہ اب تک پورے نہیں کیے گئے، متنازع زرعی قوانین 2021ء میں واپس لینے کا حکومت نے اعلان کیا تھا اور باضابطہ طور پر اسے پارلیمنٹ سے منسوخ کردیا گیا تھا۔ 19 نومبر 2021ء کو وزیراعظم نریندر مودی نے قوم سے خطاب میں تینوں زرعی قوانین واپس لینے کا اعلان کیا تھا۔ پھر 29 نومبر 2021ء کو پارلیمنٹ کے دونوں ایوانوں (لوک سبھا اور راجیہ سبھا) سے فارم لاز ریپیل بل 2021 پاس کرکے ان قوانین کو منسوخ کردیا تھا۔ لیکن اسکے باوجود کسانوں کے یہاں کچھ نہیں بدلا اور اسی لئے خودکشی کا سلسلہ رکا نہیں ہے اب بھی جاری ہے۔ عالمی ادارے کی ایک رپورٹ کے مطابق دنیا کی ہر ایک لاکھ آبادی میں سے 12 لوگ خودکشی کرتے ہیں، عام طور پر سمجھا یہی جاتا ہے کہ خودکشی کم لوگ کرتے ہیں، شاید یہی وجہ ہے کہ اس کے خلاف کوئی بڑی عالمگیر تحریک نہیں چلائی جارہی ہے، جبکہ کرونا وائرس کے بعد کئی ملکوں کی اقتصادی حالت خستہ ہوئی ہے، بڑی تعداد میں لوگوں کو بے روزگار ہونا پڑا ہے، جسکی وجہ سے خودکشی کرنے والوں کی تعداد بھی بڑھی ہے، حالات کی سنگینی کو دیکھتے ہوئے، حال ہی میں کچھ سال پہلے برطانیہ اور جاپان نے باضابطہ طور پر وزیر تنہائی بنادیا ہے تاکہ وہ لوگوں کو تنہائی سے بچائے، ان کے خودکشی کرنے کی وجوہات کا پتہ لگاکر ان وجوہات کو ختم کریں اور لوگوں کو اپنے قیمتی زندگی کی اہمیت کا احساس دلائیں، جاپانی حکومت نے اپنا پہلا وزیر تنہائی مقرر کیا ہے، وزیر تنہائی کی اہمیت ہر ملک کے لیے اس لیے بھی نظر آتی ہے کیونکہ خودکشی کرنے والوں کی تعداد کرونا کی آمد سے پہلے ہی اچھی خاصی تھی، مہذب دنیا کا ایک ڈراؤنا سچ یہ بھی ہے کہ ہر 40 سیکنڈ میں خودکشی کے ایک سے زائد واقعات رونما ہوتے ہیں، ورلڈ ہیلتھ آرگنائزیشن نے کئی سال قبل ایک رپورٹ جاری کی تھی، اس رپورٹ کو 10 سال کے ریسرچ کے بعد تیار کیا گیا تھا، ریسرچ کرنے والوں نے پوری دنیا سے اس کے لیے اعداد وشمار یکجا کیے تھے اور انہیں کی بنیاد پر ورلڈ ہیلتھ آرگنائزیشن نے یہ چونکانے والی بات کہی تھی کہ دنیا میں ہر 40 سیکنڈ میں ایک سے زائد آدمی خودکشی کرلیتا ہے، ورلڈ ہیلتھ آرگنائزیشن کے لیے 10 سال تک ریسرچ کرنے کے بعد ریسرچ کرنے والوں نے اندازہ لگایا تھا کہ پوری دنیا میں ہرسال تقریبا 000,800 لوگ خودکشی کرتے ہیں، 15 سے 29 سال کی عمر کے لوگوں کی موت کی ایک دوسری وجہ خودکشی ہے، چنانچہ برطانیہ میں خودکشی کے خلاف مہم چلانے والے جونی بنجامن کی اس بات سے عدم اتفاق کی کوئی گنجائش نہیں ہے کہ اس سلسلے میں عوام میں زیادہ بیداری ہونی چاہیے، اسکولوں میں بھی اس سلسلے میں زیادہ تعلیم دی جانی چاہیے، مگر ان باتوں کے ساتھ گھر میں بہتر ماحول رکھنا ضروری ہے، بچوں سے محبت کرنی چاہیے مگر انہیں زیادہ حساس نہیں بننے دینا چاہیے، زیادہ حساس بچے باتوں کو جلدی دل پر لیتے ہیں، ان کے لیے چھوٹی باتیں بھی بڑی بن جاتی ہیں، آرگنائزیشن کی رپورٹ سے یہ بات بھی سامنے آئی تھی کہ دنیا بھر میں ہونے والی خودکشی کی مجموعی تعداد میں سے تین چوتھائی خودکشی کم یا متوسط آمدنی والے ملکوں کے لوگ کرتے ہیں، امیر ملکوں میں عورتوں کے مقابلے تین گنا زیادہ مرد خودکشی کرتے ہیں، اس کے باوجود ورلڈ ہیلتھ آرگنائزیشن کی خودکشی کی روک تھام کے لئے صرف 28 ملکوں میں ہی قومی سطح پر اسٹریٹیجی موجود ہے لیکن دنیا بھر کے ملکوں کی مجموعی تعداد کو دیکھتے ہوئے یہ تعداد برائے نام ہے، خودکشی کی روک تھام کے لیے محلے واری سطح پر سوشل ایکٹیوسٹ کو بھی اپنی ذمہ داریاں ادا کرنی چاہیے، سماجی تنظیموں کو بھی اپنے پلیٹ فارم سے لوگوں کی ذہن سازی اور شعور بیدار کرنے کی ضرورت ہے کہ یہ زندگی اللہ کی جانب سے عطا کی گئی بہت بڑی امانت ہے، اس لیے اس دنیا کی چھوٹی چھوٹی معمولی چیزوں سے متاثر ہوکر اپنی زندگی کو ختم کرنا اور جان سے ہاتھ دھو بیٹھنا کسی بھی طرح مناسب نہیں ہے، ہرحال میں جان کا تحفظ ہونا چاہئے یہ ہر شخص کی بنیادی ذمہ داری اور اخلاقی فریضہ ہے، کسانوں سمیت اسٹوڈینٹس، مہنگائی اور بے روزگاری وغیرہ سے متاثر ہونے والے لوگوں کی بڑی تعداد خودکشی کررہی ہے اور ایسے لوگوں کی تعداد بڑھتی جارہی ہے جو یقینا افسوسناک ہے، سوال پھر یہی ہے کہ ان واقعات اور حوادث کا ذمہ دار کون ہے؟ کیا کوئی اسکی ذمہ داری قبول کرے گا؟

رابطہ: 8099695186
(مضمون نگار، معروف صحافی، کالم نویس اور سیاسی تجزیہ نگار ہیں)
sarfarazahmedqasmi@gmail.com

ندائے جمعہ اور بندہ مؤمن کی کامیابی

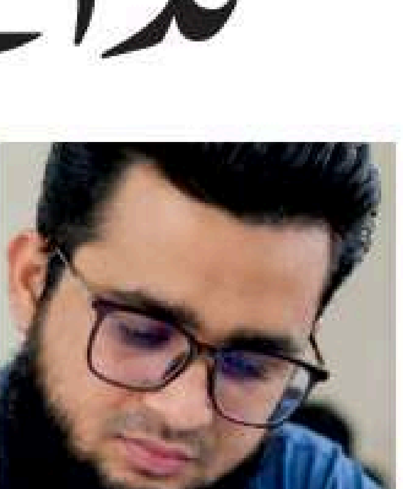

افتخار احمد قادری

ہفتے کے سات دنوں میں جمعہ ایک ایسا دن ہے جسے اللہ تعالی نے اپنی خاص رحمتوں، برکتوں اور سعادتوں کے لیے منتخب فرمایا۔ یہ وہ دن ہے جس کے طلوع ہوتے ہی فضاؤں میں ایک روحانی کیفیت جنم لیتی ہے، مساجد آباد ہونے لگتی ہیں، اذانوں کی دل نشین صدائیں ایمان والوں کے دلوں کو اپنی طرف کھینچتی ہیں اور بندہ مؤمن دنیا کی بے شمار مصروفیات کے باوجود اپنے رب کی بارگاہ میں حاضری کو اپنی سب سے بڑی سعادت سمجھتا ہے۔ جمعہ کے دن کو اسلام نے عبادت کا دن نہیں بلکہ امت مسلمہ کی اجتماعی زندگی، دینی شعور، روحانی تربیت اور اخلاقی اصلاح کا عظیم ذریعہ قرار دیا ہے۔ اس دن کی حقیقت یہ نہیں کہ مسلمان دو رکعت نماز ادا کرکے واپس اپنی دنیاوی مصروفیات میں مشغول ہو جائیں بلکہ اس کا اصل پیغام یہ ہے کہ انسان پورے ہفتے کی غفلتوں کا محاسبہ کرے، اپنے ایمان کو تازگی بخشے، اپنے اعمال کا جائزہ لے اور اللہ تعالی سے اپنے تعلق کو مزید مضبوط بنائے۔ قرآن کریم میں جمعہ کے لیے خصوصی حکم نازل ہوا کہ جب نماز جمعہ کی اذان دی جائے تو اللہ کے ذکر کی طرف دوڑ پڑو اور خرید وفروخت کو چھوڑ دو۔ یہ حکم اس حقیقت کو نمایاں کرتا ہے کہ دنیا کی ہر تجارت، ہر کاروبار اور ہر مشغولیت اس وقت ثانوی حیثیت اختیار کر جاتی ہے جب رب کائنات اپنے بندوں کو اپنے دربار میں حاضر ہونے کی دعوت دیتا ہے۔ جمعہ دراصل بندگی کا وہ اعلان ہے جس میں انسان یہ ثابت کرتا ہے کہ اس کی زندگی کا اصل مرکز اللہ تعالی کی رضا ہے۔ ایک مسلمان جب کاروبار بند کرتا ہے، دکان کا شٹر گراتا ہے، دفتر سے اجازت لیتا ہے یا اپنی دوسری مصروفیات کو مؤخر کرتا ہے تو وہ عملی طور پر یہ پیغام دیتا ہے کہ دنیاوی منفعت سے بڑھ کر اللہ تعالی کی اطاعت اس کے نزدیک زیادہ قیمتی ہے۔ یہی وہ جذبہ ہے جو ایک عام انسان کو بندہ مؤمن کے مقام تک پہنچاتا ہے۔ رسول اکرم ﷺ نے جمعہ کے دن کو تمام دنوں کا سردار قرار دیا۔ احادیث میں اس دن کی بے شمار فضیلتیں بیان ہوئی ہیں۔ اسی دن حضرت آدم علیہ السلام کی تخلیق ہوئی، اسی دن انہیں جنت میں داخل کیا گیا، اسی دن زمین پر تشریف لائے اور اسی دن قیامت بھی قائم ہوگی۔ گویا انسان کی ابتدا بھی جمعہ سے وابستہ ہے اور اس کی آخری منزل کا اعلان بھی اسی دن ہوگا۔ اس حقیقت پر غور کیا جائے تو معلوم ہوتا ہے کہ جمعہ صرف ایک ہفتہ وار عبادت نہیں بلکہ پوری انسانی تاریخ سے جڑا ہوا دن ہے۔ اس دن کا خوب صورت پہلو مسلمانوں کا اجتماعی اجتماع ہے۔ اسلام نے رنگ، نسل، زبان، دولت اور منصب کی تمام تفریقیں مٹا کر ایک ہی صف میں کھڑا ہونے کا درس دیا۔ مسجد کی صفوں میں نہ کوئی امیر اپنی دولت پر فخر کرسکتا ہے اور نہ کوئی غریب اپنی تنگ دستی پر شرمندہ ہوتا ہے۔ نہ کسی منصب دار کی کرسی باقی رہتی ہے اور نہ کسی مزدور کی مشقت اس کے مقام کو کم کرتی ہے۔ سب ایک ہی رب کے سامنے جھکتے ہیں، ایک ہی امام کی اقتدا کرتے ہیں اور ایک ہی قبلے کی طرف رخ کرکے اپنی بندگی کا اظہار کرتے ہیں۔ یہی منظر اسلامی مساوات کی سب سے روشن تصویر ہے۔ بدقسمتی سے آج بہت سے مسلمانوں کے نزدیک جمعہ صرف ایک رسمی عبادت بنتا جارہا ہے۔ لوگ آخری لمحے میں مسجد پہنچتے ہیں، خطبہ جمعہ کو سننے کے بجائے آپس میں گفتگو کرتے رہتے ہیں، موبائل فون استعمال کرتے ہیں یا مسجد کے باہر وقت گزارتے ہیں۔ حالانکہ خطبہ جمعہ محض چند رسمی جملوں کا نام نہیں بلکہ امت کی فکری اور اخلاقی تربیت کا عظیم ذریعہ ہے۔ خطیب جب قرآن وسنت کی روشنی میں معاشرے کے مسائل پر گفتگو کرتا ہے تو دراصل وہ لوگوں کی اصلاح، بیداری اور دینی رہنمائی کا فریضہ انجام دے رہا ہوتا ہے۔ اگر مسلمان توجہ سے خطبہ سننے کی عادت اپنالیں تو یقیناً ان کی فکری زندگی میں مثبت تبدیلی پیدا ہوسکتی ہے اور اس دن صفائی، طہارت اور حسن ظاہر کا بھی دن ہے۔ اسلام نے اس دن غسل کرنے، بہترین لباس پہننے، خوشبو لگانے اور پاکیزگی کا اہتمام کرنے کی تعلیم دی ہے۔ اس سے معلوم ہوتا ہے کہ اسلام صرف باطن کی اصلاح پر زور نہیں دیتا بلکہ ظاہر کی پاکیزگی کو بھی عبادت کا حصہ قرار دیتا ہے۔ جب ایک مسلمان صاف ستھرے لباس میں، خوشبو سے معطر ہوکر مسجد کی طرف جاتا ہے تو وہ دراصل اپنے رب کے حضور ادب واحترام کے ساتھ حاضری دیتا ہے۔ اس دن درود پاک کی کثرت، تلاوت قرآن، ذکر ودعا اور استغفار کی خصوصی ترغیب دی گئی ہے۔ جمعہ کی ساعت قبولیت ایسی عظیم نعمت ہے جس میں بندہ مؤمن اپنے رب کے حضور جو جائز دعا کرتا ہے اللہ تعالی اسے قبول فرماتا ہے۔ اہل ایمان اس دن کو محض ایک تعطیل یا آرام کا دن نہیں سمجھتے بلکہ اسے اپنی روحانی ترقی کا بہترین موقع تصور کرتے ہیں۔ آج کے مادہ پرستانہ ماحول میں جمعہ کا پیغام پہلے سے کہیں زیادہ اہم ہوگیا ہے۔ انسان مشین بنتا جارہا ہے، تعلقات کمزور ہورہے ہیں، عبادت سے غفلت بڑھ رہی ہے اور دنیا کی دوڑ نے دلوں کو بے سکون کردیا ہے۔ ایسے حالات میں جمعہ ہر ہفتے انسان کو یاد دلاتا ہے کہ اس کا اصل سرمایہ بینک بیلنس نہیں بلکہ ایمان ہے، اس کی اصل کامیابی دنیا کی شہرت نہیں بلکہ اللہ تعالی کی رضا ہے اور اس کی اصل منزل عارضی دنیا نہیں بلکہ آخرت کی دائمی زندگی ہے۔ جمعہ کی اذان جب فضا میں گونجتی ہے تو حقیقت میں یہ صرف نماز کی دعوت نہیں ہوتی بلکہ غفلت سے بیداری، گناہوں سے توبہ، نفرت سے محبت، خودغرضی سے ایثار اور دنیا پرستی سے خدا پرستی کی دعوت ہوتی ہے۔ جو شخص اس پکار کو دل کی گہرائی سے قبول کرتا ہے، وہ اپنے کردار میں بھی تبدیلی محسوس کرتا ہے، اپنے اخلاق میں بھی نرمی پیدا کرتا ہے اور اپنی زندگی کو بھی شریعت کے مطابق ڈھالنے کی کوشش کرتا ہے۔ یہی وہ تبدیلی ہے جو بندہ مؤمن کی حقیقی کامیابی کی بنیاد بنتی ہے۔ دراصل یہ دن اس حقیقت کا اعلان کرتا ہے کہ مسلمان ایک ایسی امت ہے جس کی بنیاد صرف عقیدے پر نہیں بلکہ اجتماعیت، اخوت اور باہمی خیر خواہی پر قائم ہے۔ ہفتے میں ایک مرتبہ ایک ہی شہر، ایک ہی محلے اور ایک ہی بستی کے لوگ ایک ہی مسجد میں جمع ہوتے ہیں، ایک دوسرے کی خیریت دریافت کرتے ہیں، اپنے معاشرے کی صورت حال سے آگاہ ہوتے ہیں اور ایک دوسرے کے دکھ درد میں شریک ہونے کا جذبہ تازہ کرتے ہیں۔ اگر اس اسلامی نظام کی روح کو سمجھ لیا جائے تو معاشرے میں تنہائی، بے حسی اور باہمی نفرت کی جگہ محبت، تعاون اور بھائی چارے کی فضا قائم ہوسکتی ہے۔ افسوس! کہ آج بہت سے مسلمان جمعہ کی روح سے دور ہوتے جارہے ہیں۔ بعض لوگ اسے صرف ایک رسمی فریضہ سمجھتے ہیں، بعض کے لیے یہ محض ہفتہ وار تعطیل کا آغاز ہے اور کچھ ایسے بھی ہیں جو کاروبار اور دنیاوی مفادات کو نماز پر ترجیح دیتے ہیں۔ حالانکہ ایک سچا مؤمن جانتا ہے کہ رزق کے دروازے اللہ تعالی کھولتے ہیں، کاروبار میں برکت بھی اسی کے اختیار میں ہے اور عزت و کامیابی بھی اسی کے ہاتھ میں ہے۔ جو بندہ اللہ تعالی کے حکم کو مقدم رکھتا ہے تو اللہ تعالی اس کے لیے ایسی راہیں پیدا فرمادیتا ہے جن کا وہ تصور بھی نہیں کرسکتا۔ یاد رکھیں کہ جمعہ کی برکت صرف مسجد کی چاردیواری تک محدود نہیں رہتی بلکہ اس کے اثرات انسان کی پوری زندگی پر مرتب ہوتے ہیں۔ جو شخص اس دن اخلاص کے ساتھ عبادت کرتا ہے، وہ اپنے گھر میں بھی نرمی، اپنے کاروبار میں بھی دیانت، اپنے معاملات میں بھی انصاف اور اپنے اخلاق میں بھی خوش مزاجی پیدا کرنے کی کوشش کرتا ہے۔ اسلام کا مطلوب یہی ہے کہ عبادت کا اثر کردار پر نمایاں ہو، کیونکہ وہ نماز ہی کیا جو انسان کو برائی سے نہ روکے اور وہ جمعہ ہی کیا جس کے بعد انسان کی زندگی میں کوئی مثبت تبدیلی پیدا نہ ہو۔ یہ قابل غور ہے کہ جمعہ کا خطبہ ہمیشہ مسلمانوں کو انفرادی عبادت کے ساتھ اجتماعی ذمہ داریوں کی بھی یاد دہانی کراتا ہے۔ اس میں تقوی کی تلقین، حقوق العباد کی اہمیت، ظلم سے بچنے، سچ بولنے، امانت داری اختیار کرنے اور معاشرے میں امن ومحبت کو فروغ دینے کا درس دیا جاتا ہے۔ گویا ہر جمعہ مسلمانوں کے لیے ایک اخلاقی درس گاہ بھی ہے جہاں انہیں یاد دلایا جاتا ہے کہ وہ صرف اپنے لیے نہیں بلکہ پوری انسانیت کے لیے خیر وبھلائی کا ذریعہ بنیں۔ موجودہ دور میں جبکہ مادیت نے انسانی قدروں کو کمزور کردیا ہے، رشتے مفادات کے تابع ہوتے جارہے ہیں، نوجوان بے شمار فکری اور اخلاقی چیلنجز کا سامنا کررہے ہیں اور معاشرہ اضطراب کا شکار ہے ایسے وقت میں جمعہ کا پیغام پہلے سے کہیں زیادہ اہم ہوجاتا ہے۔ یہ دن انسان کو اپنے رب سے جوڑتا ہے، اسے اپنی ذمہ داریوں کا احساس دلاتا ہے، اس کے دل میں آخرت کی فکر پیدا کرتا ہے اور اسے یاد دلاتا ہے کہ دنیا کی ہر کامیابی عارضی ہے جبکہ حقیقی کامیابی اللہ تعالی کی رضا حاصل کرنے میں ہے۔ لہذا! اس دن وقت کی قدر کیجئے، نماز کے لیے بروقت مسجد پہنچئے، خطبہ خاموشی سے سنیں، ذکر ودعا میں مشغول رہیں اور عبادت کے ہر لمحے کو غنیمت جانیں دراصل وقت کی صحیح قدر شناسی ہے۔ جو قومیں وقت کی اہمیت کو سمجھ لیتی ہیں وہ ترقی کی منزلیں طے کرتی ہیں، اور جو وقت کو ضائع کردیتی ہیں وہ زوال کا شکار ہو جاتی ہیں۔ اسلام نے عبادت کے ذریعے بھی ہمیں نظم وضبط اور وقت کی پابندی کا سبق دیا ہے۔ اگر ہر مسلمان یہ عہد کرلے کہ جمعہ صرف ایک دن کی عبادت نہیں بلکہ آئندہ پورے ہفتے کی اصلاح کا آغاز ہے تو یقیناً اس کی انفرادی اور اجتماعی زندگی میں نمایاں انقلاب آسکتا ہے۔ مساجد آباد ہوں گی، گھروں میں دینی ماحول پیدا ہوگا، تجارت میں دیانت داری بڑھے گی، زبانیں جھوٹ، غیبت اور بہتان سے محفوظ ہوں گی، نوجوان کردار کی پختگی اختیار کریں گے اور معاشرہ امن وسکون کا گہوارہ بننے لگے گا۔ یہی وہ مقاصد ہیں جن کے لیے اسلام نے جمعہ کو خصوصی اہمیت عطا فرمائی ہے۔ آج ضرورت اس بات کی ہے کہ ہم جمعہ کو صرف ایک عبادت کے طور پر نہ دیکھیں بلکہ اسے اپنی زندگی کا ہفتہ وار احتساب سمجھیں۔ ہم اپنے دل سے پوچھیں کہ گزشتہ جمعہ سے آج تک ہم نے اللہ تعالی کے کتنے احکام پر عمل کیا، کتنے گناہوں سے توبہ کی، کتنے لوگوں کے حقوق ادا کیے، کتنے مظلوموں کی مدد کی، کتنی بار سچ کا ساتھ دیا اور کتنی مرتبہ اپنے نفس کی خواہشات پر قابو پایا۔ اگر ہر جمعہ یہ محاسبہ ہماری عادت بن جائے تو ہماری زندگی کا رخ خود بخود بدلنے لگے گا۔ بندہ مؤمن کی کامیابی نہ دولت کی فراوانی میں پوشیدہ ہے نہ شہرت کی بلندی میں اور نہ اقتدار کی طاقت میں بلکہ اس کی اصل کامیابی اس بات میں ہے کہ جب اللہ تعالی کی طرف سے جمعہ کی پکار بلند ہو تو وہ ہر دوسری آواز پر اس آواز کو ترجیح دے، اپنے رب کے حضور عاجزی سے حاضر ہو، دل میں اخلاص، زبان پر ذکر، آنکھوں میں خشیت اور کردار میں تقوی پیدا کرے۔ ایسا انسان دنیا میں بھی عزت پاتا ہے، معاشرے میں بھی اعتماد حاصل کرتا ہے اور آخرت میں بھی اللہ تعالی کی رحمت کا امیدوار بنتا ہے۔

٭ کریم گنج، پورن پور، پیلی بھیت، یوپی
iftikharahmadquadri@gmail.com

☆☆☆

حاجی پور کی ایک ادبی دوپہر

سلمان غنی

بہار کے شہروں میں حاجی پور کی ایک منفرد حیثیت ہے۔ پٹنہ کے شمال میں واقع یہ شہر اپنے جغرافیہ سے زیادہ اپنی تاریخ اور تہذیبی روایتوں کے حوالے سے پہچانا جاتا ہے۔ کہا جاتا ہے کہ اس کا نام حاجی الیاس شاہ کے نام پر رکھا گیا تھا۔ ضلع ویشالی کی سرکاری ویب سائٹ بھی اس کی تائید کرتی ہے۔ 7 جون کو اسی حاجی پور میں ڈاکٹر محمد ظفیر الدین انصاری (سابق صدر شعبہ اردو ایل این متھلا یونی ورسٹی دربھنگہ) کی کتاب "ادبی نگارشات" کے اجرا کی تقریب میں شرکت کا موقع ملا۔ اس تقریب میں پٹنہ اور بہار کے علمی وادبی حلقوں کی متعدد معروف شخصیات موجود تھیں۔ پروگرام کا وقت صبح دس بجے مقرر تھا۔ لیکن ادب اور وقت کی دوستی ہمیشہ سے کمزور رہی ہے۔ چنانچہ پروگرام کا آغاز تقریباً گیارہ بجے ہوا اور اختتام ڈھائی بجے۔ جون کی تیز گرمی کے باوجود تمام سامعین آخر تک بیٹھے رہے۔ آج کے دور میں، جب چند سکنڈ کی ویڈیو بھی پوری دیکھنا لوگوں کے لیے مشکل ہوگیا ہے، ایک خالص ادبی تقریب میں گھنٹوں تک جمے رہنا یقیناً ادب سے محبت کی علامت ہے۔ اس تقریب

کی صدارت بی آر اے بہار یونیورسٹی کے سابق صدر شعبہ اردو اور معروف اسکالر ڈاکٹر فاروق احمد صدیقی نے کی۔ ان کی موجودگی نے اس چھوٹی مگر باوقار محفل کو علمی وقار بخشا۔ حاجی پور کے ادبی پروگراموں سے میرا تعلق کوئی نیا نہیں۔ بچپن میں والد صاحب جب ایسی تقریبات میں جاتے تو میں بھی ضد کر کے ساتھ ہو لیتا تھا۔ میں ان کے ساتھ ایسی کئی ادبی پروگرام میں شریک ہوا۔ اس زمانے میں ادب، تنقید، تحقیق، مشاعرہ اور رسم اجرا جیسے الفاظ میرے لیے تقریباً ایک ہی معنی رکھتے تھے۔ لمبی تقریروں کے دوران میں دن بھر کرسی پر پہلو بدلتے ہوئے واپسی کے سفر کا انتظار کرتا رہتا تھا۔ وقت گزرا تو احساس ہوا کہ انہی محفلوں نے لاشعوری طور پر اتنا کچھ سکھایا جو شاید کئی کتابوں کے پڑھنے کے بعد بھی نہیں سیکھ پاتا۔ ڈاکٹر ظفیر الدین انصاری صاحب کے کتاب کے اجرا کی تقریب میں میری شرکت غیر متوقع تھی۔ تقریب سے ایک دن پہلے والد صاحب نے کہا کہ فخر الدین عارفی صاحب، اسلم جاوداں صاحب اور عتیق الرحمن شعبان صاحب کے ساتھ حاجی پور جانا ہے، اگر وقت ہو تو گاڑی لے کر ہم لوگوں کے ساتھ چلو۔ چنانچہ اس مرتبہ میں "ڈرائیور" کی حیثیت سے اس پروگرام میں شریک ہوا۔ لیکن میرے لئے یہ اعزاز سے کم نہیں تھا کہ میری گاڑی میں بیٹھی شخصیتوں میں سے ہر ایک اپنی جگہ ایک مکمل ادبی انجمن تھا۔ حاجی پور پہنچنے پر پروگرام کے روح رواں جناب انوار الحسن وسطوی، جنہیں ہم انوار چچا کہتے ہیں، نے حسب روایت خلوص اور اپنائیت سے ہمارا استقبال کیا۔ ان کی محبت نے یہ احساس ہی نہیں ہونے دیا کہ میں اس سفر میں ڈرائیور کی حیثیت سے آیا ہوں۔ وہاں موجود تمام لوگوں نے بھی اپنی بے پناہ محبتیں نچھاور کیں۔ پروگرام بہت عمدہ اور کامیاب رہا اور ماضی کی یادیں تازہ ہوگئیں۔

باپ کی محبت اور شفقت

ریاض فردوسی

عزیز تر مجھے رکھتا ہے وہ رگ جاں سے
یہ بات سچ ہے مرا باپ کم نہیں ماں سے
طاہر شہیر

اللہ تعالی نے انسان کو بے شمار نعمتوں سے نوازا ہے، جن میں والدین کا وجود سب سے بڑی نعمتوں میں شمار ہوتا ہے۔ ماں کی محبت اپنی جگہ بے مثال ہے، لیکن باپ کی محبت اور شفقت بھی کسی سے کم نہیں۔ باپ وہ عظیم ہستی ہے جو اپنی خواہشات، آرام اور آسائش کو قربان کر کے اپنی اولاد کے بہتر مستقبل کی بنیاد رکھتا ہے۔ وہ اپنی اولاد کی خوشی میں اپنی خوشی تلاش کرتا ہے اور ان کی کامیابی کو اپنی زندگی کی سب سے بڑی کامیابی سمجھتا ہے۔ اگرچہ باپ اکثر اپنے جذبات کا اظہار کم کرتا ہے، مگر اس کا ہر عمل، ہر محنت اور ہر قربانی اس کی بے لوث محبت کا ثبوت ہوتی ہے۔

باپ کی شخصیت کا مقام!

باپ خاندان کا ستون ہوتا ہے۔ وہ گھر کا محافظ، رہنما اور کفیل ہوتا ہے۔ اس کی ذمہ داری صرف گھر کے اخراجات پورے کرنا نہیں بلکہ اپنی اولاد کی اخلاقی، دینی، تعلیمی اور معاشرتی تربیت بھی کرنا ہوتی ہے۔ ایک اچھا باپ اپنی اولاد کو صرف بہترین تعلیم ہی نہیں دیتا بلکہ انہیں اچھے اخلاق، سچائی، دیانت داری، محنت اور انسانیت کا درس بھی دیتا ہے۔

باپ کی شخصیت بچوں کے لیے ایک عملی نمونہ ہوتی ہے۔ بچے اپنے والد کے کردار، گفتگو، عادات اور طرز زندگی سے بہت کچھ سیکھتے ہیں۔ اگر باپ ایماندار، محنتی اور ذمہ دار ہو تو اکثر اولاد بھی انہی خوبیوں کو اپنانے کی کوشش کرتی ہے۔

باپ کی محبت کی انفرادیت!

باپ کی محبت خاموش مگر گہری ہوتی ہے۔ وہ ہر وقت اپنی اولاد کے مستقبل کے بارے میں سوچتا رہتا ہے۔ وہ گرمی، سردی، بارش اور دھوپ کی پروا کیے بغیر محنت کرتا ہے تاکہ اس کے بچوں کو کسی چیز کی کمی محسوس نہ ہو۔ بہت سے باپ اپنی ضروریات کو پس پشت ڈال کر اپنے بچوں کی خواہشات پوری کرتے ہیں۔ وہ خود پرانے کپڑے پہن لیتے ہیں لیکن اپنے بچوں کے لیے نئے کپڑے خریدتے ہیں۔ وہ اپنی پسندیدہ چیزیں چھوڑ دیتے ہیں تاکہ ان کے بچے اچھی تعلیم حاصل کرسکیں، بہتر علاج کرا سکیں اور خوشحال زندگی گزار سکیں۔ یہی قربانیاں باپ کی بے لوث محبت کا سب سے بڑا ثبوت ہیں۔

باپ کی شفقت!

شفقت صرف نرمی کا نام نہیں بلکہ حفاظت، رہنمائی، اصلاح اور حوصلہ افزائی کا مجموعہ ہے۔ ایک شفیق باپ اپنی اولاد کو غلط راستے سے بچانے کی کوشش کرتا ہے۔ وہ ان کی غلطیوں پر انہیں سمجھاتا ہے، ان کی اصلاح کرتا ہے اور زندگی کے نشیب وفراز سے نمٹنے کا حوصلہ دیتا ہے۔ بعض اوقات باپ کی سختی بچوں کو ناگوار محسوس ہوتی ہے، لیکن حقیقت میں اس سختی کے پیچھے بھی محبت اور خیر خواہی چھپی ہوتی ہے۔ وہ نہیں چاہتا کہ اس کی اولاد غلط فیصلوں کی وجہ سے نقصان اٹھائے، اس لیے وہ انہیں نظم وضبط، وقت کی پابندی اور ذمہ داری کا احساس دلاتا ہے۔

باپ کی قربانیاں!

باپ کی زندگی قربانیوں سے بھری ہوتی ہے۔ وہ دن رات محنت کرتا ہے تاکہ اس کا خاندان سکون سے زندگی گزار سکے۔ وہ اپنی صحت، آرام اور خواہشات کو نظرانداز کر کے اپنے بچوں کی تعلیم، علاج اور بہتر مستقبل کے لیے جدوجہد کرتا ہے۔ کئی مرتبہ باپ اپنی اولاد کی اعلیٰ تعلیم کے لیے قرض لیتا ہے یا اضافی کام کرتا ہے۔ بعض والدین اپنی زندگی بھر کی جمع پونجی صرف اس لیے خرچ کر دیتے ہیں تاکہ ان کے بچے کامیاب اور باوقار زندگی گزار سکیں۔ ان قربانیوں کا صحیح اندازہ اکثر اولاد کو اس وقت ہوتا ہے جب وہ خود والدین بنتی ہے۔

اسلامی تعلیمات میں باپ کا مقام!

اسلام نے والدین، خصوصاً باپ کے احترام پر بہت زور دیا ہے۔ قرآن کریم میں اللہ تعالی نے متعدد مقامات پر والدین کے ساتھ حسن سلوک کا حکم دیا ہے۔ رسول اللہ ﷺ نے بھی والدین کی خدمت کو عظیم عبادت قرار دیا ہے۔ باپ اپنی اولاد کی تربیت، کفالت اور تعلیم کا ذمہ دار ہے، جبکہ اولاد پر لازم ہے کہ وہ اپنے والد کا احترام کرے، ان کی اطاعت کرے اور بڑھاپے میں ان کی خدمت کرے۔

(باقی آئندہ)

Aawami news Kolkata
Also published from Ranchi & Patna
Saturday, 1st August 2026

روزنامہ عوامی نیوز کولکاتا
سنیچر، یکم/اگست ۲۰۲۶ء

کامن ویلتھ گیمز 2026: نیرج چوپڑا کے ساتھ ساتھ ہندوستان کے لیش ویر اور روہت بھی جویلین تھرو کے فائنل میں پہنچے

31/جولائی: نیرج چوپڑا کے ساتھ ساتھ ہندوستان کے روہت یادو اور لیش ویر سنگھ نے بھی کامن ویلتھ گیمز 2026 میں مینز جویلین تھرو کے فائنل مقابلے کے لیے کوالیفائی کرلیا ہے۔ سابق اولمپک چمپئن نیرج چوپڑا نے کامن ویلتھ گیمز 2026 میں اپنی مہم کی شروعات پہلے دور میں 76.28 میٹر کے تھرو کے ساتھ کی۔ نیرج نے دوسری کوشش میں 79.61 میٹر دور جویلین پھینکا۔ چوپڑا نے اپنے 79.61 میٹر کے بہترین تھرو کے ساتھ پانچویں مقام پر رہتے ہوئے آسانی سے فائنل میں جگہ بنالی۔ نیرج چوپڑا کے ساتھ ساتھ ہندوستان کے روہت یادو (78.37 میٹر) اور لیش ویر سنگھ (78.36 میٹر) نے بھی شاندار کارکردگی کا مظاہرہ کرتے ہوئے بالترتیب نواں اور دسواں مقام حاصل کر فائنل کے لیے کوالیفائی کیا۔ دوسری جانب پاکستان کے ارشد ندیم اپنی ابتدائی کوشش کے بعد کارکردگی میں بہتری نہیں لا سکے اور 78.63 میٹر کے تھرو کے ساتھ ساتویں مقام پر رہتے ہوئے آگے بڑھے۔ کوالیفائنگ دور میں سری لنکا کے رومیش پاتھیرا گو 82.84 میٹر کے تھرو کے ساتھ ٹاپ پر رہے، جبکہ گریناڈا کے اینڈرسن پیٹرس (81.29 میٹر)، جنوبی افریقہ کے ڈوو اسمٹ (80.64 میٹر) اور انگلینڈ کے بین ایسٹ (80.38 میٹر) نے بالترتیب دوسرا، تیسرا اور چوتھا مقام حاصل کیا۔ ان کے علاوہ آسٹریلیا کے کیمرون میک اینائز (78.91 میٹر، چھٹا)، بہاماس کے کیشون اسٹریچن (78.60 میٹر، آٹھواں)، ٹرینیڈاڈ اینڈ ٹوباگو کے کیشورن والکاٹ (78.26 میٹر، گیارہواں) اور نائجیریا کے چنچیرم نامدی (75.27 میٹر) بھی بارہویں کھلاڑی کی فہرست میں جگہ بنا کر فائنل میں داخل ہونے میں کامیاب رہے۔ واضح رہے کہ نیرج چوپڑا لمبے وقفے کے بعد کامن ویلتھ گیمز میں واپسی کر رہے ہیں۔ اس سے قبل وہ آخری بار 2018 کے گولڈ کوسٹ کامن ویلتھ گیمز میں اترے تھے، جہاں انہوں نے 86.47 میٹر کے شاندار تھرو کے ساتھ گولڈ میڈل اپنے نام کیا تھا۔ حالانکہ چوٹ کی وجہ سے وہ برمنگھم کھیلوں میں حصہ نہیں لے پائے تھے۔ اس بار گلاسگو کامن ویلتھ گیمز کے فائنل میں جگہ بنانے کے لیے آٹومیٹک کوالیفکیشن مارک 84 میٹر طے کیا گیا تھا۔ کوالیفائنگ راؤنڈ میں ہر کھلاڑی کو 3 مواقع ملے۔

انڈیا اور سری لنکا کے درمیان 2 ٹسٹ سیریز گوتم گمبھیر کے لئے اہم
گل کی قیادت والی ٹیم میں جڈیجہ، سراج، پراسیدھ اور سارنش جین شامل

ممبئی، 31/جولائی: 15/اگست سے انڈیا اور سری لنکا کے درمیان جو دو ٹسٹ سیریز ہونے جارہا ہے اس سیریز کا سلسلہ ورلڈ ٹسٹ چمپئن شپ سے ہے لیکن اس دو ٹسٹ سیریز میں کوچ گوتم گمبھیر کو وہی اختیارات بھی حاصل رہیں گے جو پہلے تھے، اس پر بی سی سی آئی عنقریب فیصلہ لینے والی ہے اور بہت ممکن ہے وہ فیصلہ گوتم گمبھیر کی انا پرستی کو ٹھیس پہنچائے۔ سوموار کے روز سلیکشن کمیٹی نے 15 ممبروں پر مشتمل ٹیم برائے دورہ سری لنکا کا اعلان کردیا ہے جس میں ہر ممکنہ طور پر تجربہ کار کھلاڑیوں کو ترجیح دی گئی ہے۔ ویسے آف اسپین آل راؤنڈر سارنش جین واحد نیا کھلاڑی ہے جسے چیک قرار دیا گیا ہے۔ اس وقت انڈیا کا نمبر ورلڈ ٹسٹ چمپئن شپ کی کیٹگری میں پانچواں ہے جبکہ آسٹریلیا، جنوبی افریقہ، نیوزی لینڈ اور بنگلہ دیش اس وقت انڈیا سے اوپر ہیں انڈیا کو ابھی سری لنکا اور اس کے بعد نیوزی لینڈ کے خلاف سیریز جیتنے کے بعد بورڈر۔ گواسکر سیریز کے 5 ٹسٹ میچوں کی سیریز میں جیتنا ہوگا۔ گزشتہ سال انڈیا نے انگلینڈ کے خلاف چار ٹسٹ میچوں کی سیریز 2-2 سے ڈرا کیا تھا جبکہ ہوم سیریز میں جنوبی افریقہ کے خلاف اسے 2۔صفر سے شکست ہوگئی تھی۔ انڈیا کو ٹسٹ ہوم سیریز میں یکے بعد دیگرے جنوبی افریقہ اور نیوزی لینڈ کے مقابلے میں شکست کا منہ دیکھنا پڑا تھا اور اس وقت ہیڈ کوچ گوتم گمبھیر کا فیوچر ڈارک ہوسکتا ہے اگر سری لنکا کے مقابلے میں انڈیا کو بھلے ہی 1۔صفر سے شکست کا منہ دیکھنا پڑا تو گوتم گمبھیر کے معاملے کو بھی بی سی سی آئی بہت ہی گمبھیرتا سے لے گی اور بہت ممکن ہے بورڈر۔ گواسکر سیریز سے پہلے وی وی ایس لکشمن کو ہیڈ کوچ کی شکل میں پیش کرکے بی سی سی آئی کریڈٹ لینے کی کوشش کرے۔ ویسے تو اس وقت تک وقت بدل چکا ہوگا۔ البتہ جو ٹیم اس وقت سری لنکا کے خلاف دو ٹسٹ سیریز کے لئے منتخب کی گئی ہے وہ ٹیم یقیناً کارنامہ انجام دے سکتی ہے۔ ٹیم کھلاڑی حسب ذیل ہیں:
شبھمن گل (کپتان)، کے ایل راہل (ڈپٹی) رشبھ پنت (وکٹ کیپر)، یشسوی جیسوال، سائی سدرشن، دھروجیوریل (وکٹ کیپر)، رویندر جڈیجہ، کلدیپ یادو، مانو سوتھر، جسپریت بمراہ، محمد سراج، پراسیدھ کرشنا، گرنور برار، دیودت پڈیکل اور سارنش جین۔

'ونڈے عالمی کپ 2027' کے لیے وینیو کا اعلان، افریقہ کے 12 شہروں میں کھیلے جائیں گے مقابلے

31/جولائی: انٹرنیشنل کرکٹ کونسل (آئی سی سی) نے 'ونڈے عالمی کپ 2027' کے لیے میزبان شہروں اور اسٹیڈیمز کا باضابطہ اعلان کر دیا ہے۔ کرکٹ کا سب سے باوقار ٹورنامنٹ اس بار جنوبی افریقہ، زمبابوے اور نمیبیا کی مشترکہ میزبانی میں کھیلا جائے گا۔ 24 سال بعد ونڈے عالمی کپ کی میزبانی ایک بار پھر افریقی براعظم کو ملی ہے۔ اس سے قبل 2003 میں عالمی کپ کا انعقاد جنوبی افریقہ، زمبابوے اور کینیا نے مل کر کیا تھا۔ اب 2027 میں افریقہ ایک بار پھر دنیا کے سب سے بڑے کرکٹ ٹورنامنٹ کا استقبال کرنے کے لیے تیار ہے۔

30 جولائی کو جوہانسبرگ میں منعقدہ ایک شاندار تقریب میں آئی سی سی نے عالمی کپ کے لیے 12 وینیوز کے ناموں کا اعلان کیا۔ اس موقع پر جنوبی افریقہ کے سابق کپتان گریم اسمتھ، سابق تیز گیند باز مکایا اینٹینی، سابق بلے باز ہاشم آملہ، موجودہ کپتان ٹیمبا بوما، مایہ ناز تیز گیند باز کگیسو رباڈا، زمبابوے کے سابق کپتان ہیملٹن مساکادزا اور نمیبیا کے سابق کھلاڑی روڈولف جانسن وین وورین بھی موجود تھے۔

عالمی کپ 2027 میں سب سے زیادہ مقابلے جنوبی افریقہ کے 8 اسٹیڈیمز میں کھیلے جائیں گے۔ دی گئی جانکاری کے مطابق وانڈررز اسٹیڈیم (جوہانسبرگ)، سپر اسپورٹ پارک (سینچورین)، نیولینڈز (کیپ ٹاؤن)، کنگزمیڈ (ڈربن)، سینٹ جارج پارک (گکیبرہا)، مانگاؤنگ اوول (بلوم فونٹین)، بولینڈ پارک (پرل) اور بفیلو پارک (کوگومپوٹی) عالمی کپ میچوں کی میزبانی کریں گے۔ زمبابوے میں 3 میدانوں کا انتخاب کیا گیا ہے۔ ان میں ہرارے اسپورٹس کلب (ہرارے)، کوئنز اسپورٹس کلب (بلاوایو) اور فالوموسی-اواتونیا انٹرنیشنل کرکٹ اسٹیڈیم (وکٹوریا فالز) شامل ہیں۔ نمیبیا میں ہونے والے مقابلے ونڈہوک میں واقع نمیبیا کرکٹ گراؤنڈ میں کھیلے جائیں گے۔

اس موقع پر آئی سی سی کے چیئرمین جے شاہ نے کہا کہ عالمی کپ کا افریقہ واپس آنا عالمی کرکٹ کے لیے انتہائی خاص لمحہ ہے۔ انہوں نے کہا کہ "24 سال بعد اس باوقار ٹورنامنٹ کا افریقہ واپس آنا کرکٹ کے لیے تاریخی لمحہ ہے۔ ہمیں پورا یقین ہے کہ جنوبی افریقہ، زمبابوے اور نمیبیا اپنی مہمان نوازی، جذبے اور متنوع ثقافت کے ذریعے دنیا کو یادگار عالمی کپ دیں گے۔"

قابل ذکر ہے کہ آئی سی سی نے اس بار عالمی کپ کے فارمیٹ میں بھی بڑی تبدیلی کی ہے۔ اس عالمی کپ میں مجموعی طور پر 57 مقابلے کھیلے جائیں گے اور ٹورنامنٹ 3 مراحل میں منعقد ہوگا۔ سب سے پہلے سپر سیریز ہوگی، جس میں آئی سی سی رینکنگ میں 12ویں، 13ویں اور 14ویں مقام پر رہنے والی 3 ٹیمیں راؤنڈ رابن فارمیٹ میں کھیلیں گی۔ ان میں سے صرف ایک ٹیم مرکزی ٹورنامنٹ میں جگہ بنائے گی۔ اس کے بعد 12 ٹیموں کو 2 گروپوں میں تقسیم کیا جائے گا۔ دونوں گروپوں میں 6-6 ٹیمیں ہوں گی اور ہر ٹیم اپنے گروپ کی دیگر ٹیموں کے خلاف کھیلے گی۔ گروپ مرحلے کے بعد دونوں گروپوں کی سرفہرست 3-3 ٹیمیں اور ساتویں نمبر پر رہنے والی ٹیم سپر-7 مرحلے میں پہنچیں گی۔ یہاں 21 مقابلے کھیلے جائیں گے۔ سپر-7 کی پوائنٹس ٹیبل میں سرفہرست 4 ٹیموں کو سیمی فائنل کا ٹکٹ ملے گا۔ پہلے مقام پر رہنے والی ٹیم چوتھے مقام پر رہنے والی ٹیم سے مقابلہ کرے گی، جبکہ دوسرے اور تیسرے مقام پر رہنے والی ٹیمیں دوسرے سیمی فائنل میں آمنے سامنے ہوں گی۔

محمڈن کے کوچ معراج الدین داؤد کی کوچنگ نے ٹیم کے اندر نئی روح پھونک دی ہے

کولکاتا، 31/جولائی: محمڈن اسپورٹنگ نے کلکتہ پریمیر فٹ بال میں ابھی تک بہترین بلکہ غیر معمولی کارکردگی کا مظاہرہ کیا ہے جس کا سارا کریڈٹ ٹیم کے کوچ معراج الدین داؤد کو جاتا ہے جنہوں نے اپنی بہترین کوچنگ کے ذریعہ محمڈن کے کھلاڑیوں کے اندر غیر معمولی قوت بخش دی ہے اس وقت ٹیم میں چند بہترین فارورڈز جیسے لالریم سانگا، فردین علی ملا وغیرہ بے حد کامیاب ہیں اور ساتھ ہی اسرافیل دیوان بھی بہترین اسکورر ثابت ہوا ہے، چونکہ کلکتہ پریمیئر ڈویژن لیگ میں کوئی بھی ٹیم غیر ملکی کھلاڑیوں کو لے کر نہیں کھیل سکتی اور سبھی ٹیمیں اپنے دیسی بوائز کی مدد سے کھیل رہی ہیں اور اے آئی ایف ایف کے صدر کلیان چوبے نے یہ قانون اس لئے بنایا تھا کہ بغیر غیر ملکی کھلاڑیوں سے کھیلتے ہوئے انہی ٹیموں سے جن کی تعداد 26 ہے اور جسے دو گروپوں میں بانٹا گیا ہے تو انہی ٹیموں کی نمائندگی کے ذریعہ انڈین ٹیم کے کھلاڑی ابھر کر سامنے آئیں گے۔

اس وقت پریمیئر ڈویژن میں 26 ٹیمیں ہیں اور انہیں دو گروپوں میں منقسم کیا گیا ہے، اس لئے محمڈن نے جو چار میچ اب تک کھیلے ہیں تو اسے ابھی مزید آٹھ میچ اور بھی کھیلنے ہوں گے۔ محمڈن گروپ بی میں ہے اور اس کے ساتھ ایرین، بھوانی پور، ریلوے ایف سی کو رکھا گیا ہے جب کہ گروپ اے میں ایسٹ بنگال اور موہن بگان کی ٹیمیں ہیں اور ان دونوں کے درمیان جونیئر ڈربی اگلے ہفتے 15/ سے پہلے کھیل لئے جائیں گے، البتہ سنئیروں نے سنئیر ڈربی میں جو ڈورنڈ کپ کا افتتاحی میچ تھا اس میں موہن بگان کو سہل عبدالصمد کے فیصلہ کن گول کی بدولت کامیابی مل چکی ہے جب کیالیان نصیری نے دو کھلاڑیوں سے ڈربلنگ کرکے گیند کو کراس کیا تھا اور اسی گیند پر سہل عبدالصمد نے شاٹ مار کر جیت کا گول اسکور کرلیا تھا۔ ایسٹ بنگال نے بھی پریمیئر ڈویژن لیگ میں اپنے گروپ اے سے پہلے چار میچوں میں چار جیت رجسٹرڈ کیے ہیں جب کہ موہن بگان نے بھی چار میچ کھیلے لیکن ایک میچ ڈرا کیا لیکن لیگ ٹیبل میں گروپ اے میں وہ دوسرے نمبر پر ہے۔

محمڈن اسپورٹنگ نے بھی اب تک چار میچ کھیلے جس میں واری کے ساتھ میچ 1-1 گول سے ڈرا کیا اور بقیہ تین میچ جیت لئے ہیں۔ واری کے ساتھ محمڈن کے میچ میں واری نے محمڈن کو آؤٹ کلاس کردیا تھا اگر محمڈن کا اسرافیل دیوان پنالٹی کے ذریعہ گول برابر نہ کردیتا تو اس میچ میں محمڈن کی شکست یقینی تھی۔ محمڈن نے ریٹبو کلب کو 3-1، ایرین کلب کو 3-1 اور سروچی سنگھ کو دو گول نل سے شکست دی ہے۔ محمڈن کے بہترین کھیل کی وجہ سے میدان کی رونق واپس لوٹ آئی ہے اور چاروں طرف گیلریاں بھری ہوئی نظر آتی ہیں اور محمڈن کی اس کامیابی کا پورا کریڈٹ کوچ معراج الدین داؤد کو جاتا ہے۔

Published and Printed by Prem Shankar for AAWAMI NEWS, 30, Chittaranjan Avenue, 4th Floor, Kolkata - 700012 Printed at Saraswati Print Factory Pvt. Ltd. - 789, Chowbhaga West, Near Chaina Mandir, Kolkata- 700105, Editor-Prem Shankar, News Editor : Khurshid Akhter Farazi, - RNI No. WBURD/2014/56804
پرنٹر و پبلیشر شری پریم کے ذریعہ 30، چترنجن ایونیو، چوتھی منزل، کولکاتا-12، سرسوتی پرنٹ فیکٹری پرائیوٹ لمیٹیڈ- 789، چوبھاگا ویسٹ نزد: چائنا مندر، کولکاتہ- 105 سے شائع۔ ایڈیٹر: پریم شنکر، نیوز ایڈیٹر: خورشید اختر فرازی۔ (پی آر بی ایکٹ کے تحت خبروں کے انتخاب کے لئے جوابدہ) RNI WBURD/2014/56804